آج کی حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے لئے ہمارے یہاں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو بہت میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا اس کو کوئی چیز ایسی نہیں مل سکتی تھی جس سے یہ اپنے کپڑے دھو کر صاف کرلیتا؟'' (نسائی)

روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 242, Tuesday- 01 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۴۲ ❁ منگل ،یکم ستمبر،۲۰۲۶ء، ۱۸ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

سندھ آبی معاہدہ: 'یہ عدالت کے دائرۂ اختیار میں نہیں

عالمی عدالت کا فیصلہ ہندوستان نے کیا نامنظور

ہیگ میں موجود 'پرمانٹ کورٹ آف آربیٹریشن' نے پیر کے روز کہا کہ ہندوستان کو پاکستان کے ساتھ پانی کی تقسیم کے اس معاہدے کی پابندی کرنی چاہیے، جسے اس نے کشیدگی کے باعث روک دیا تھا۔ ہندوستان نے سندھ آبی معاہدہ پر ہیگ میں واقع 'پرمانٹ کورٹ آف آربیٹریشن' کے فیصلہ کو مسترد کر دیا ہے۔ ہندوستان نے اس عدالت کو ہی 'غیر قانونی طریقے سے تشکیل کردہ' قرار دیا اور کہا کہ اس کے فیصلہ سے ہندوستان کے خودمختار اقدامات یا جاری منصوبوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ سندھ آبی معاہدہ کو روک کر رکھنے کا ہندوستان کا فیصلہ نافذ رہے گا۔ وزارت خارجہ نے ثالثی کر رہی ایجنسی کے اس فیصلہ کو مسترد کر دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ معاہدہ اب بھی نافذ ہے اور ہندوستان سے جموں و کشمیر میں ایک پن بجلی منصوبے پر کام محدود کرنے کو کہا گیا تھا۔ عالمی بینک کی قیادت میں ہونے والی اس سماعت کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہوئے ہندوستان نے کہا کہ نام نہاد 'کورٹ آف آربیٹریشن' کے پاس ہندوستان کے خودمختار فیصلوں پر کوئی فیصلہ سنانے کا دائرۂ اختیار نہیں ہے۔ وزارت خارجہ نے یہ بھی کہا کہ ''سندھ آبی معاہدے کو معطل رکھنے کا ہندوستان کا فیصلہ نافذ رہے گا۔'' قابل ذکر ہے کہ ہیگ میں موجود 'پرمانٹ کورٹ آف آربیٹریشن' نے پیر کے روز ہی کہا کہ ہندوستان کو پاکستان کے ساتھ پانی کی تقسیم کے اس معاہدے کی پابندی کرنی چاہیے، جسے اس نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کے باعث روک دیا تھا۔ ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ ہندوستان کو کشمیر کے علاقے میں بنائے جارہے ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ پر کام بھی محدود کرنا چاہیے۔ عدالت کے مطابق سندھ آبی معاہدہ پوری طرح نافذ ہے، کیونکہ ہندوستان کے پاس اس معاہدے کو ختم کرنے یا روکنے کی کوئی مناسب وجہ نہیں تھی۔ عدالت نے سماعت کے دوران واضح لفظوں میں کہا کہ عالمی بینک کی جانب سے مقرر کیا گیا ایک غیر جانب دار ماہر جولائی 2027 تک یہ طے کرے گا کہ ہمالیائی علاقے میں ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ کی تعمیر معاہدے کے مطابق ہے یا نہیں۔ پاکستان کا مطالبہ مانتے ہوئے عدالت نے کہا کہ غیر جانب دار ماہر کے فیصلے کے 90 دن بعد تک ہندوستان کو راتلے ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ میں مقررہ سطح سے اوپر ڈیم کی دیوار اور پاور ان ٹیک اسٹرکچر بنانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بعد ازاں ہندوستان نے اس عدالت کو ہی تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عدالت عالمی بینک کی جانب سے سندھ آبی معاہدہ کی شرائط کی 'واضح خلاف ورزی' کرتے ہوئے تشکیل دی گئی تھی۔ حکومت نے کہا کہ ''آج غیر قانونی طریقے سے تشکیل دی گئی نام نہاد 'کورٹ آف آربیٹریشن' نے سندھ آبی معاہدہ کے تحت عبوری اقدامات اور صورت حال سے متعلق ایک فیصلہ (ایوارڈ) جاری کیا ہے۔'' وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ ہندوستان اس عدالت کے نام نہاد فیصلے کو پوری طرح مسترد کرتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے اس نے اس غیر قانونی طریقے سے تشکیل دی گئی ادارے کے پہلے کے تمام فیصلوں کو سختی سے مسترد کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے واضح کیا کہ سندھ آبی معاہدہ کو کچھ وقت کے لیے روکنے کا ہندوستان کا فیصلہ اب بھی نافذ ہے۔ پہلگام حملہ کے بعد ہندوستان نے گزشتہ سال اپریل میں یہ معاہدہ روک دیا تھا۔ یہ معاہدہ پاکستان کے 80 فیصد کھیتوں کے لیے پانی کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ معاہدہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 19 ستمبر 1960 کو عالمی بینک کی ثالثی میں دستخط کیا گیا ایک اہم آبی تقسیم کا معاہدہ ہے۔ اس پر ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور پاکستان کے صدر ایوب خان نے دستخط کیے تھے۔

گوا نائٹ کلب آتشزدگی معاملہ: لوتھرا برادران کو خود سپردگی کی ہدایت

سپریم کورٹ نے برقرار رکھا ہائی کورٹ کا فیصلہ

گوا کے ارپورا میں واقع 'برچ بائی رومیولین' نائٹ کلب میں آتشزدگی کے واقعے کے معاملے میں سپریم کورٹ نے لوتھرا برادران کو 2 ہفتوں کے اندر سرینڈر کرنے کی ہدایت دی ہے۔ گوا کے ارپورا میں واقع 'برچ بائی رومیولین' نائٹ کلب میں آتشزدگی کے معاملے میں سپریم کورٹ نے لوتھرا برادران کو 2 ہفتوں کے اندر خود سپردگی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ واضح رہے کہ دسمبر 2025 میں اس نائٹ کلب میں آگ لگنے کی وجہ سے 25 افراد کی موت ہوگئی تھی۔ سپریم کورٹ نے پیر کے روز بامبے ہائی کورٹ کے اس حکم کو برقرار رکھا، جس میں نائٹ کلب کے تینوں مالکان (سوربھ لوتھرا، گورو لوتھرا اور اجے گپتا) کی ضمانت منسوخ کردی گئی تھی۔ ساتھ ہی جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس شیل ناگو کی بنچ نے سوربھ لوتھرا، گورو لوتھرا اور اجے گپتا کی جانب سے دائر اپیل خارج کر دیں۔ عدالت نے تینوں کو 2 ہفتوں کے اندر متعلقہ حکام کے سامنے خود سپردگی کرنے کی ہدایت دی۔ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے ٹرائل کورٹ سے الزامات طے کرنے کے عمل میں تیزی لانے کی بھی اپیل کی ہے۔ گوا کے میوسا کی ایڈیشنل سیشن عدالت نے پہلے تینوں کو ضمانت دے دی تھی۔ اجے گپتا کو 23 مارچ، جبکہ سوربھ اور گورو لوتھرا کو یکم اپریل کو ضمانت ملی تھی۔ گوا حکومت نے اس فیصلے کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ 19 اگست کو جسٹس نیلا گوکھلے نے ریاست کی اپیل منظور کرتے ہوئے تینوں کی ضمانت منسوخ کردی تھی۔ اس کے بعد ملزمین نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا، لیکن پیر کے روز اعلیٰ عدالت نے ان کی اپیلیں خارج کردیں۔ یہ معاملہ 6 دسمبر 2025 کی رات شمالی گوا کے ارپورا میں واقع نائٹ کلب آتشزدگی سے متعلق ہے۔ اس حادثے میں 25 افراد کی جان چلی گئی تھی۔ پولیس کی تفتیش میں الزام لگایا گیا کہ کلب کے پاس جائز حفاظتی منظوری نہیں تھی اور وہاں آگ بجھانے کے مناسب آلات بھی موجود نہیں تھے۔ پولیس کے مطابق ضروری حفاظتی اقدامات کے بغیر ایک انڈور فائر شو منعقد کیا گیا تھا، جس کے دوران آگ بھڑک اٹھی۔ تفتیش میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ ریستوراں جائز تجارتی لائسنس کے بغیر چلایا جارہا تھا۔ آگ لگنے کے چند گھنٹے بعد سوربھ اور گورو لوتھرا کے تھائی لینڈ فرار ہونے کی بات سامنے آئی تھی۔ بعد میں دونوں کو تھائی لینڈ سے ڈیپورٹ کر دیا گیا اور گوا پولیس نے انہیں گرفتار کیا۔ ملزمین کے خلاف 'بھارتی نیائے سنہتا' (بی این ایس) کے تحت غیر ارادی قتل، انسانی زندگی کو خطرے میں ڈالنے والے اقدامات اور آگ سے متعلق لاپروائی سمیت کئی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اس معاملے میں کلب کے دیگر شراکت داروں، مینیجر، ایونٹ منتظمین اور ملازمین کو بھی ملزم بنایا گیا۔

سپریم کورٹ نے دہرادون کے جم آپریٹر

محمد دیپک' کے خلاف درج مقدمے میں مزید کارروائی پر روک لگادی

سپریم کورٹ نے اتراکھنڈ ہائی کورٹ کے اس حکم پر بھی روک لگادی جس میں دیپک کو واقعہ سے متعلق ویڈیو یا پیغام سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے روکا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے دہرادون کے جم آپریٹر دیپک کمار (محمد دیپک) کے خلاف درج مجرمانہ معاملے میں مزید کارروائی پر روک لگا دی ہے۔ یہ معاملہ جنوری میں ایک مسلم دکاندار کے ساتھ مبینہ طور پر ہراسانی کے واقعہ سے متعلق ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے پیر کو محمد دیپک کی عرضی پر عبوری حکم جاری کیا۔ دوسری جانب سپریم کورٹ نے اس معاملے میں اتراکھنڈ حکومت سے بھی جواب طلب کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اتراکھنڈ ہائی کورٹ کے اس حکم پر بھی روک لگادی جس میں دیپک کو واقعہ سے متعلق ویڈیو یا پیغام سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے روکا گیا تھا۔ بنچ نے کہا کہ ''متعلقہ ایف آئی آر کی کارروائی اور ہائی کورٹ کے حکم کا اثر اور عمل رکا رہے گا۔'' رواں سال مارچ میں اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے ایک شکایت پر دیپک کے خلاف درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے سے انکار کردیا تھا۔ دیپک کا الزام ہے کہ وہ دکاندار کی مدد کے لیے پہنچے تھے لیکن بعد میں اسی کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ معاملہ رواں سال 26 جنوری کو پیش آئے ایک واقعہ سے متعلق ہے، جس میں بجرنگ دل کے کچھ کارکنان نے مبینہ طور پر ایک مسلم دکاندار کی جانب سے اپنی دکان کے نام میں 'بابا' لفظ استعمال کیے جانے پر اعتراض کیا تھا۔ 'محمد دیپک' کا کہنا ہے کہ وہ مبینہ طور پر پریشان کیے جارہے دکاندار کی مدد کے لیے موقع پر پہنچے تھے۔ اس کے بعد بجرنگ دل کے کچھ کارکنان کے ساتھ دیپک کی بحث ہوئی اور اس کے خلاف بھی مجرمانہ مقدمہ درج کرلیا گیا۔ اس کے بعد دیپک نے اپنے خلاف درج ایف آئی آر کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے مارچ میں مقدمہ منسوخ کرنے سے انکار کردیا تھا اور پولیس کو تحقیقات جاری رکھنے کی اجازت دی تھی۔ ہائی کورٹ نے دیپک کو سوشل میڈیا پر اس معاملے سے متعلق واقعات پر تبصرہ کرنے سے بھی روک دیا تھا، کیونکہ یہ خدشہ تھا کہ اس سے جاری پولیس تحقیقات میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی تھی۔ بعد میں دیپک نے سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔

ترنمول بل بورڈ تنازعہ معاملے میں

دہلی میں ایس آئی آر کی ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری، 47.7 لاکھ نام ہٹائے گئے

نئی دہلی: الیکشن کمیشن کی جانب سے ملک کی تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر کا عمل جاری ہے۔ اس کے تحت ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کیا جارہا ہے اور بڑی تعداد میں ایسے نام حذف کئے جارہے ہیں، جو مقررہ معیار پر پورے نہیں اترتے۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر کا مقصد کسی بھی اہل ووٹر کو فہرست سے باہر نہ رکھنا اور کسی بھی نااہل شخص کو ووٹر لسٹ میں شامل ہونے سے روکنا ہے۔ اسی سلسلے میں دہلی میں بھی ایس آئی آر کے تحت ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری کردی گئی ہے۔ سامنے آنے والے اعداد و شمار کے مطابق، دہلی کی ووٹر لسٹ سے تقریباً 47.7 لاکھ افراد کے نام حذف کئے گئے ہیں۔ دہلی کے چیف الیکشن آفیسر کے دفتر کی جانب سے جاری معلومات کے مطابق، ایس آئی آر کے تحت ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری کی گئی ہے۔ اس کارروائی کے دوران دہلی کے تقریباً 1.45 کروڑ رجسٹرڈ ووٹروں میں سے 47.7 لاکھ نام موجودہ فہرست سے ہٹا دیئے گئے ہیں۔ حکام کے مطابق، ایس آئی آر کے بعد جاری کی گئی ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں تقریباً 97.5 لاکھ ووٹروں کے نام شامل ہیں۔ جن افراد کے نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں، انہیں اپنے نام دوبارہ شامل کرانے کیلئے دعویٰ پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ دہلی کے چیف الیکشن آفیسر کے مطابق، ایسے افراد 30 ستمبر تک فارم-6 اور ضروری دستاویزات کے ساتھ اپنے دعوے داخل کر سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے تازہ شیڈول کے مطابق، موصول ہونے والے دعووں اور اعتراضات کی جانچ کی جائے گی۔ اس کے بعد نوٹس جاری کرنے اور دعووں کے تصفیے کا عمل 29 اکتوبر تک جاری رہے گا۔ حکام کے مطابق، دعووں اور اعتراضات کے تصفیے کے بعد دہلی میں ایس آئی آر کے تحت حتمی ووٹر لسٹ 4 نومبر کو جاری کی جائے گی۔ اس فہرست میں ان افراد کے نام شامل کئے جائیں گے، جو مقررہ عمل کے تحت اہل پائے جائیں گے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق دہلی میں ایس آئی آر کے دوران گھر گھر جا کر اینیومریشن فارم تقسیم کرنے، ووٹروں کی معلومات جمع کرنے اور انہیں ڈیجیٹلائز کرنے کا عمل 30 جون کو شروع ہوا تھا، جو 17 اگست کو مکمل ہوا۔ اس پورے عمل کے دوران دہلی کے مجموعی 1,45,10,299 ووٹروں میں سے تقریباً 67.18 فیصد ووٹروں کے فارم ڈیجیٹلائز کئے گئے۔ باقی تقریباً 47.7 لاکھ ووٹروں کو 'غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ، ڈپلیکیٹ اور دیگر' (اے ایس ڈی ڈی او) زمروں میں رکھا گیا ہے۔

دہلی ایس آئی آر: ڈرافٹ لسٹ میں 47 لاکھ ووٹرس کے نام چھوٹے، اوکھلا-تغلق آباد میں سب سے کم فارم بھرے گئے

الیکشن کمیشن کے مطابق ایس آئی آر ڈرافٹ فہرست میں نام نظر نہ آنے پر ووٹرس کے پاس اسے درست کرانے کا موقع رہے گا۔ 31 اگست سے 30 ستمبر 2026 تک دعوے اور اعتراضات درج کرائے جاسکتے ہیں۔ دہلی میں 17 اگست کو مکمل ہوئے ایس آئی آر کے تیسرے مرحلہ کے بعد الیکشن کمیشن نے ڈرافٹ لسٹ جاری کردیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق دہلی میں 1.45 کروڑ ووٹرس میں سے 16.67 فیصد یعنی 5.97 لاکھ ووٹرس کے فارم ڈیجیٹائز ہوئے ہیں۔ دہلی کی تغلق آباد اور اوکھلا اسمبلی حلقوں میں سب سے کم فارم ڈیجیٹائز ہوئے ہیں۔ سامنے آئی جانکاری کے مطابق راجدھانی دہلی کے مجموعی ووٹرس میں تقریباً 47 لاکھ 56 ہزار ووٹرس کے نام چھوٹ گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق دہلی کے ووٹرس شائع کیے گئے ڈرافٹ الیکٹورل رول میں اپنا نام سرکاری ویب سائٹ ceodelhi.gov.in پر چیک کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ووٹرس اپنے رجسٹریشن کی صورت حال جاننے اور دیگر خدمات کے لیے الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ووٹرس سروس پورٹل یا ووٹر ہیلپ لائن ایپ 'ای سی نیٹ' کا بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں دہلی چیف الیکشن کمشنر کی ویب سائٹ پر دہلی کا ضلع، اسمبلی حلقہ اور زبان منتخب کر کے کیپچا ڈالنے کے بعد ڈرافٹ کی پی ڈی ایف چیک کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ صرف اپنا نام دیکھنا چاہتے ہیں تو ایپک نمبر، ریاست کا نام منتخب کرنے کے بعد کیپچا ڈال کر چیک کرسکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر ڈرافٹ فہرست میں نام نظر نہ آنے پر ووٹرس کے پاس اسے درست کرانے کا موقع رہے گا۔ دی گئی جانکاری کے مطابق 31 اگست سے 30 ستمبر 2026 تک دعوے اور اعتراضات درج کرائے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی اہل ووٹر کا نام چھوٹ گیا ہے تو وہ فارم-6 بھر کر نام شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ یہ درخواست آن لائن یا آف لائن، دونوں طریقوں سے دی جاسکتی ہے۔ کمیشن نے یہ بھی بتایا کہ ووٹرس کے دعوے اور اعتراضات موصول ہونے کے بعد ان کی جانچ کی جائے گی۔ دہلی کی حتمی ووٹر لسٹ 4 نومبر 2026 کو شائع کی جائے گی۔

دہلی: بس میں ۱۶ رسالہ لڑکی سے اجتماعی عصمت دری، ڈرائیور، کنڈکٹر گرفتار

بس سلیپر ہونے اور اس میں پردے لگے ہونے کی وجہ سے کسی بھی راہ گیر کو بس کے اندر کا منظر دکھائی نہیں دیا تھا۔

پری چوک سے کشمیری گیٹ تک بس نے تقریباً 47 کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ بس سلیپر ہونے اور اس میں پردے لگے ہونے کی وجہ سے کسی بھی راہ گیر کو بس کے اندر کا منظر دکھائی نہیں دیا تھا۔ دہلی کے کشمیری گیٹ علاقے میں ایک سلیپر بس میں 16 سالہ لڑکی کے ساتھ مبینہ طور پر اجتماعی عصمت دری کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ اس معاملے میں پولیس نے بس کے ڈرائیور اور کنڈکٹر کو گرفتار کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق یہ واقعہ 4 اگست کی رات پیش آیا تھا۔ فی الحال پولیس نے معاملے میں بس کے ڈرائیور کلدیپ اور کنڈکٹر سندیپ کو گرفتار کیا ہے۔ متاثرہ اتر پردیش کے ضلع مین پوری کی رہنے والی ہے اور 11 ویں جماعت کی طالبہ ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق طالبہ اہل خانہ سے ناراض ہو کر بغیر بتائے گھر سے نکل گئی تھی اور نوئیڈا میں رہنے والے اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جارہی تھی۔ شدید بارش اور اندھیرے کی وجہ سے طالبہ غلطی سے گریٹر نوئیڈا کے پری چوک پر اتر گئی۔ اسی دوران ایک خالی سلیپر بس وہاں سے گزری۔ طالبہ نے بس کو رکنے کا اشارہ کیا، جس کے بعد بس رک گئی۔ ڈرائیور اور کنڈکٹر نے اسے نوئیڈا سیکٹر-63 جانے کی بات کہہ کر بس میں بٹھا لیا۔ الزام ہے کہ بس چلنے کے کچھ دیر بعد کنڈکٹر نے متاثرہ کے ساتھ نازیبا حرکت شروع کردی۔ متاثرہ کے مطابق اس کے بعد ڈرائیور اور کنڈکٹر نے اس کے ساتھ عصمت دری کی اور مخالفت کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ ملزمان متاثرہ کو دیر رات کشمیری گیٹ بس اڈے کے قریب رنگ روڈ پر اتار کر فرار ہو گئے۔ خوف زدہ طالبہ نے کشمیری گیٹ پولیس سے رابطہ کر کے پورے واقعے کی اطلاع دی۔ پولیس نے دونوں ملزمان کو تیمار پور کی ایک بس پارکنگ سے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے واقعے میں استعمال ہونے والی سلیپر بس کو ضبط کر لیا ہے اور اس کی فرانزک جانچ کرائی جارہی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق بس میں خرابی آنے کے بعد ملزمان اسے سورج پور کی ورکشاپ میں مرمت کے لیے لے گئے تھے۔ بس کی مرمت کے بعد ڈرائیور اور کنڈکٹر خالی بس لے کر تیمار پور جا رہے تھے۔ اسی دوران انہیں گریٹر نوئیڈا کے پری چوک پر طالبہ ملی۔ پری چوک سے کشمیری گیٹ تک بس نے تقریباً 47 کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ بس سلیپر ہونے اور اس میں پردے لگے ہونے کی وجہ سے کسی بھی راہ گیر کو بس کے اندر کا منظر دکھائی نہیں دیا تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

کوشامبی کے پٹاخہ گودام میں زوردار دھماکہ
کئی مکانات منہدم، ۷ /افراد جاں بحق

دھماکہ والی جگہ پر اب بھی پٹاخے پھٹ رہے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ جائے وقوع کے قریب نہیں جا پا رہے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کا کام بہت احتیاط کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اتر پردیش کے کوشامبی میں پٹاخہ گودام میں زوردار دھماکہ سے افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ جائے وقوع پر ہی 7 لوگوں کی موت ہوگئی۔ کئی لوگ زخمی بھی بتائے جا رہے ہیں۔ معاملہ کوشامبی اور پریاگ راج بارڈر پر تھانہ پپری اور پورامفتی علاقہ کی سرحد کے قریب 'آدتیہ' نام سے آپریٹ کیے جارہے پٹاخہ گودام کا ہے۔ پیر کی صبح تقریباً 11 بجے یہاں زوردار دھماکہ ہونے سے علاقے میں دہشت پھیل گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دھماکہ کی زد میں آکر آس پاس کے کئی مکانات کے متاثر یا منہدم ہونے کی خبر ہے۔ حادثہ کے بعد جائے وقوع پر ہنگامہ برپا ہوگیا اور فوری طور پر پولیس کو اس کی خبر دی گئی۔ پولیس و انتظامیہ کے افسران حادثہ والی جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور ساتھ ہی راحت رسانی کی ٹیمیں بھی حالات پر قابو پانے میں مصروف ہیں۔ فی الحال انتظامیہ کی طرف سے مہلوکین و زخمیوں کی تعداد کی آفیشیل تصدیق کا انتظار کیا جارہا ہے، حالانکہ میڈیا رپورٹس میں 7 ہلاکتوں کی اطلاع دی گئی ہے۔ دونوں اضلاع کے افسران موقع پر پہنچ کر راحت و بچاؤ کے کاموں پر نظر بنائے ہوئے ہیں۔ آس پاس کے گاؤں کے لوگ بھی موقع پر پہنچ چکے ہیں اور ملبہ ہٹانے میں مدد کررہے ہیں۔ جہاں دھماکہ ہوا ہے، وہاں کئی گھر زمیں دوز ہو چکے ہیں۔ ملبہ ہٹا کر دبے ہوئے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بتایا یہ بھی جارہا ہے کہ دھماکہ والی جگہ پر اب بھی پٹاخے پھٹ رہے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ جائے وقوع کے قریب نہیں جا پا رہے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کا کام بہت احتیاط کے ساتھ کر رہی ہیں۔ کوشامبی ضلع کے ضلع مجسٹریٹ اور ایس پی بھی موقع پر پہنچ چکے ہیں۔ اس حادثہ میں درجن بھر سے زیادہ لوگوں کے جھلسنے اور ملبہ میں دبنے کی خبر ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لائسنس میں 10 کلو سے زیادہ بارود رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے، لیکن اتنا بڑا دھماکہ ہونے سے اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ کثیر مقدار میں بارود رکھا گیا تھا۔ اگر گاؤں کے پاس اس طرح پٹاخہ فیکٹری یا گودام آپریٹ کیا جارہا تھا تو یہ سنگین جانچ کا موضوع ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق دھماکہ اتنا تھا کہ تقریباً 2 کلومیٹر تک اس کی گونج سنائی پڑی۔

یوپی اور بہار سمیت ۱۸ ریاستوں میں شدید بارش اور طوفان کا الرٹ

محکمۂ موسمیات نے اڈیشہ اور چھتیس گڑھ کے کچھ مقامات پر انتہائی شدید بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ حالانکہ دہلی-این سی آر میں 31 اگست کو موسم گرم اور نسبتاً خشک رہنے کا امکان ہے۔ محکمۂ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے 31 اگست کو کئی ریاستوں میں موسلادھار بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ اڈیشہ اور چھتیس گڑھ کے کچھ مقامات پر انتہائی شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ حالانکہ دہلی-این سی آر میں 31 اگست کو موسم گرم اور نسبتاً خشک رہنے کا امکان ہے۔ آسمان ابر آلود اور زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 35 سے 37 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہ سکتا ہے۔ اس دوران جنوب مغربی ہوائیں 25 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے چل سکتی ہیں۔ یکم ستمبر سے دہلی میں بارش کے لیے حالات بہتر ہونے کا امکان ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق کئی علاقوں میں ہلکی بارش ہوسکتی ہے، جبکہ دوپہر سے شام کے درمیان گرج چمک اور آسمانی بجلی گرنے کا امکان ہے۔ 2 ستمبر کو دہلی کے باشندوں کو گرمی سے راحت مل سکتی ہے۔ آسمان پر بادل چھائے رہنے کے ساتھ کئی مقامات پر ہلکی اور بعض مقامات پر درمیانی بارش ہوسکتی ہے۔ اس دوران گرج چمک کے ساتھ آسمانی بجلی گرنے کا بھی خدشہ ہے۔ درجۂ حرارت 32 سے 34 ڈگری سیلسیس تک رہ سکتا ہے۔ محکمۂ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق اتراکھنڈ اور اروناچل پردیش میں 31 اگست کو بہت زیادہ بارش ہوسکتی ہے۔ مشرقی اور شمال مشرقی ہندوستان کے کئی حصوں میں شدید ترین بارش ہوسکتی ہے۔

ایرانی افواج نے متحدہ عرب امارات میں امریکی اڈے کو نشانہ بنایا اور امریکی ڈرون مار گرایا

ایرانی خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق، ایرانی فوج نے اس حملے میں اڈے پر موجود امریکی فوجی اہلکاروں اور ہیلی کاپٹروں کی رہائش گاہوں کو نشانہ بنایا

ایران کی مہر نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی (آئی آر جی سی) نے آبنائے ہرمز کے اوپر میزائل فائر کر کے ایک امریکی ایم کیو-۹ ریپر (Reaper) ڈرون کو مار گرایا، جس کے نتیجے میں وہ خلیج کے پانیوں میں گر کر تباہ ہوگیا۔ یہ پیش رفت اتوار کے روز جزیرہ لارک پر دو ایرانی لانچرز پر امریکی حملوں کے بعد سامنے آئی ہے۔ ایرانی فوج نے پیر کے روز بیان دیا ہے کہ اس نے ایران کے جزیرہ لارک پر امریکی حملے کے جواب میں متحدہ عرب امارات کے المنہاد ایئر بیس پر تعینات امریکی فوجیوں اور ہیلی کاپٹروں پر درجنوں دھماکہ خیز ڈرونز سے حملہ کیا ہے۔ ایرانی خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق، ایرانی فوج نے اس حملے میں اڈے پر موجود امریکی فوجی اہلکاروں اور ہیلی کاپٹروں کی رہائش گاہوں کو نشانہ بنایا، جو غیر ملکی افواج کیلئے ایک اہم لاجسٹک اور فضائی نقل و حمل کا مرکز ہے۔ فوج نے مزید جوابی کارروائی کا عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کارروائی اتوار کے روز امریکی حملے میں پاسداران انقلاب کے ارکان اور شہریوں کی ہلاکت کے جواب میں کی گئی ہے۔ علیحدہ طور پر، ایران کی مہر نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی (آئی آر جی سی) نے آبنائے ہرمز کے اوپر میزائل فائر کر کے ایک امریکی ایم کیو-۹ ریپر (Reaper) ڈرون کو مار گرایا، جس کے نتیجے میں وہ خلیج کے پانیوں میں گر کر تباہ ہوگیا۔ یہ پیش رفت اتوار کے روز جزیرہ لارک پر دو ایرانی لانچرز پر امریکی حملوں کے بعد سامنے آئی ہے جو ایک امریکی اہلکار کے مطابق جولائی کے آخر کے بعد سے ایرانی سرزمین پر پہلے امریکی حملے تھے۔ ان حملوں میں مبینہ طور پر آبنائے ہرمز میں سمندری بارودی سرنگیں لے جانے والے راکٹ داغنے کیلئے تیار کئے جانے والے سسٹمز کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ آئی آر جی سی نے بتایا کہ اس حملے میں متعدد اہلکار اور عام شہری ہلاک یا زخمی ہوئے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے پیر کے روز بیان دیا کہ تہران جنگ کی تلاش میں نہیں ہے لیکن ''کسی بھی جارحیت کے سامنے کبھی خاموش نہیں بیٹھے گا۔'' شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہی اجلاس میں شرکت کیلئے بشکیک روانگی سے قبل گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر دوبارہ حملہ کیا گیا تو ایران ''جارحیت پسندوں کو فیصلہ کن جواب'' دے گا۔ انہوں نے کہا کہ ''خطے میں عدم استحکام اور بدامنی کسی بھی ملک کے مفاد میں نہیں ہے اور یہ ہر ایک کیلئے چیلنج بن جائے گی۔'' امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اتوار کے روز مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے تیار کردہ ایک ویڈیو شیئر کیا جس میں ایران کے جزیرہ خارگ کی تصوراتی تباہی کو دکھایا گیا ہے اور ٹروتھ سوشل (Truth Social) پر لکھا: ''جزیرہ خارگ کے پرزے پرزے اڑا دیئے گئے!!! صدر ڈی جے ٹی۔'' شپ ٹریکنگ فرم کیپلر (Kpler) اور کنسلٹنسی اینرجی اسپیکٹس (Energy Aspects) کے مطابق، جزیرہ خارگ، جو عام طور پر ایران کی خام تیل کی برآمدات کا تقریباً ۹۰ فیصد حصہ سنبھالتا ہے، ۳۱ جولائی سے غیر فعال ہے۔ سیٹلائٹ تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے لوڈنگ برتھ طویل عرصے سے خالی پڑے ہیں۔ اتوار کو نشر کئے گئے فاکس نیوز کے ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ایران کو کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ انہوں نے ایرانی قیادت کو ''انتہائی پرتشدد، برے لوگ'' قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر تہران کو جوہری ہتھیار مل جاتا تو وہ اسے استعمال کر چکا ہوتا۔

لال باغ پریل تنازع سوشل میڈیا پر نفرت پھیلانے والوں پر کارروائی ہوگی

یکطرفہ کارروائی کی تردید ایڈیشنل پولیس کمشنر سینٹرل ریجن وکرم دیشمانے سے مسلم نمائندہ وفد کی ملاقات، کریٹ سومیا اور نتیش رانے کی اشتعال انگیزیوں پر پابندی عائد ہو، ایم آئی ایم لیڈر وارث پٹھان کا مطالبہ

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ممبئی لال باغ پریل میں فرقہ وارانہ تناؤ کے بعد حالات پرامن ضرور ہے لیکن کشیدگی ہنوز برقرار ہے آج مسلم نمائندہ وفد نے لال باغ پریل کے معاملہ میں یکطرفہ کارروائی سے متعلق اضطراب و بے چینی سے متعلق ایڈیشنل پولیس کمشنر سینٹرل ریجن وکرم دیشمانے سے ملاقات کر کے انہیں حالات سے باخبر کیا اور کہا کہ جس طرح سے سوشل میڈیا پر ممبئی شہر میں ماحول خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے اس واقعہ کے بعد حالات خراب کرنے کیلئے فرقہ پرست عناصر نہ صرف یہ کہ سوشل میڈیا پر افواہ اور گمراہ کن پروپیگنڈے کر رہے ہیں بلکہ فرقہ مخصوص کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر سینٹرل ریجن وکرم دیشمانے نے مسلم وفد کو یقین دلایا ہے کہ لال باغ پریل واقعہ کے بعد اب حالات پرامن ہے اور امن وامان کے قیام کیلئے سبھی کو جہت مسلسل اور کوشش کرنی چاہئے جبکہ اس کی تردید کی کہ پولیس نے جانبدارانہ رویہ اختیار نہیں کیا ہے بلکہ جو بھی فساد برپا کرنے کے الزام میں ملوث ہے انہیں گرفتار کیا جارہا ہے اس معاملہ میں 3 سے 4 ایف آئی آر درج کرلی گئی ہے انہوں نے مزید کہا کہ یکطرفہ کارروائی نہیں کی گئی ہے دوسرے جانب سے بھی لوگوں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں انہوں نے کہا کہ لال باغ پریل تناؤع کے بعد سوشل میڈیا پر بھی نظر رکھی جارہی ہے اور سوشل میڈیا پر ماحول خراب کرنے والوں پر بھی کارروائی کی جارہی

ہے۔ خلافت کمیٹی کے چیئرمین سرفراز آرزو نے کہا کہ لال باغ پریل کے بعد جو یکطرفہ کارروائی کا الزام عائد کیا جارہا تھا اس کی تردید ایڈیشنل پولیس کمشنر وکرم دیشمانے نے کی ہے انہوں نے کہا کہ جو بھی قصوروار ہے انہیں گرفتار کیا جارہا ہے کیس کی تفتیش جاری ہے سرفراز آرزو نے پولیس انتظامیہ سے درخواست کی ہے کہ امن وامان کو مکدر کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے کیونکہ ممبئی میں امن وامان کی بقاء کیلئے یہ ضروری ہے اس کے ساتھ ہی سرفراز آرزو نے کہا کہ فرقہ پرست عناصر بالخصوص نتیش رانے اور کریٹ سومیا اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن ان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ گئی ہے اس لئے ان پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ نفرتی پروپیگنڈہ کرنے والوں کے خلاف ایم آئی ایم کے سابق رکن اسمبلی وارث پٹھان نے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ جس طرح سے شہر میں ماحول خراب کرنے کی چند فرقہ پرست عناصر کوشش کر رہے ہیں نتیش رانے اور کریٹ سومیا کے خلاف بھی نفرت پیدا پھیلانے کا معاملہ درج کرنے کا مطالبہ پٹھان نے کیا ہے انہوں نے کہا کہ ممبئی پولیس نے حالات کو فوری طور پر کنٹرول کرتے ہوئے نظم ونسق برقرار رکھا ہے اس کے ساتھ ہی جو کارروائی کی جارہی ہے وہ قانون کے مطابق ہی ہورہی ہے اس میں کسی بھی قسم کی کوئی جانبداری کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ اس وفد میں شامل ممبئی امن کمیٹی کے صدر فرید شیخ نے کہا کہ آئندہ گنپتی کا تہوار ہے ایسے میں ہمیں بھائی چارگی کے قیام کیلئے کوشاں رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ فرقہ پرست عناصر اس میں نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ ہم اتحاد کے ساتھ ممبئی میں رہتے ہیں اور یہی اتحاد ہماری طاقت ہے اس اہم میٹنگ میں سماجی خادم ایم اے خالد ایم آئی ایم کے کارپوریٹر س ضمیر قریشی۔ جمیعتہ علماء کے سراج خان سمیت دیگر بھی موجود تھے۔ بدھ، 26 اگست 2026 کی رات عید میلادالنبی کے جلوس سے واپسی کے دوران لال باغ- پریل کے لکشمی کاٹیج علاقے میں بائیک سواروں اور مقامی لوگوں کے درمیان نعرے بازی اور موٹر سائیکلوں کی تیز آوازوں کو لے کر زبانی بحث ہوئی، جو بعد میں تصادم اور مبینہ پتھراؤ میں تبدیل ہوگئی۔ ممبئی پولیس نے فوری مداخلت کر کے صورتحال پر قابو پایا۔ اس معاملے میں بھوئی واڑا اور کالا چوکی پولیس اسٹیشنوں میں تین الگ الگ ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور تین افراد کے خلاف نامزد مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔

شیوسینا مہاراشٹر کے ۴۸ رپھنسے ہوئے
سیاحوں کو نیپال سے بحفاظت گھر واپس لے آئی

ممبئی: نیپال میں شدید سیلاب اور سیلاب کے بعد پھنسے ہوئے مہاراشٹر کے سیاحوں کو بحفاظت واپس لانے کے لیے شیوسینا کی جانب سے ایک خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ شیوسینا کے سینئر لیڈر ایکناتھ شندے اور ایم پی ڈاکٹر شریکانت شندے کی رہنمائی میں اور نوجوان لیڈر راہل کنال کی قیادت میں ایک ریسکیو ٹیم نیپال میں راحت اور بچاؤ کی کارروائیاں کر رہی ہے۔ شیوسینا کے ترجمان سنجے نروپم نے بتایا کہ اس مہم کے تحت مہاراشٹر کے 48 سیاحوں کو بحفاظت ہندوستان واپس لایا گیا ہے۔ اس گروپ میں ناسک ضلع کے پیٹھ تعلقہ کے 11 طلبہ شامل ہیں۔ نروپم نے بالاصاحب بھون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران یہ معلومات دی۔ انہوں نے بتایا کہ راہول کنال کی قیادت میں شیوسینا کی ایک ٹیم گزشتہ چار دنوں سے نیپال میں موجود ہے، جو مہاراشٹر کے پھنسے ہوئے سیاحوں سے رابطہ کر رہی ہے اور ان کی مدد کر رہی ہے۔ کیلاش مانسرور یاترا پر جانے والے 37 سیاحوں کو 29 اگست کو بحفاظت پونے لایا گیا تھا۔ انہیں بس کے ذریعے کھٹمنڈو سے گورکھپور پہنچایا گیا اور پھر پونے لے جایا گیا۔ اسی طرح ناسک کے پیٹھ تعلقہ کے 11 طلبہ بھی نیپال میں پھنسے ہوئے تھے۔ شیوسینا کی ٹیم نے سوشل میڈیا کے ذریعے ان سے رابطہ کیا، کھانا اور ادویات فراہم کیں اور ناسک میں ان کی بحفاظت واپسی کا بندوبست کیا۔ اس گروپ کے طلباء میں شبھم شندے، اومکار شندے، آیوش شندے، روپیش بونگے، وشال شندے، کرن شندے، آکاش کاتودکر، روہت شندے، ابھیشیک پوار، اور ارجن شندے شامل ہیں۔ نروپم نے بتایا کہ ممبئی کے 66 سیاح، بشمول ڈاکٹر چتلے، نیپال میں ابھی تک لاپتہ ہیں۔ شیوسینا کی ریسکیو ٹیم ان سب سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دو قوموں کے درمیان سرحدیں ہوسکتی ہیں لیکن انسانیت کوئی سرحد نہیں جانتی۔ اسی جذبے کے ساتھ شیوسینا نیپال میں پھنسے مہاراشٹر کے لوگوں کی مدد کر رہی ہے۔ اس سے قبل، پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد، شیوسینا نے مہاراشٹر کے تقریباً 600 سیاحوں کو بحفاظت واپس لانے میں مدد کی تھی جو وہاں پھنسے ہوئے تھے۔ اویسی کو بابر سنجے نروپم کے لیے اپنی محبت ترک کردینی چاہیے۔ سنجے نروپم نے اے آئی ایم آئی ایم کے رہنما اسدالدین اویسی کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں مغلوں کے دور میں ہونے والے مظالم کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ نروپم نے مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرتے ہوئے کہا کہ ایودھیا میں شری رام جنم بھومی پر بابری مسجد کی تعمیر ایک تاریخی دھبہ تھا، جسے اب ہٹا دیا گیا ہے۔ نروپم نے ریمارک کیا کہ اویسی کو بابر سے اپنا پیار چھوڑ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ محمود غزنی اور محمد غوری جیسے حملہ آوروں نے ہندوستان پر حملہ کیا اور سومناتھ مندر کو بھی لوٹ لیا۔ اس کے باوجود، ہندوستان آج افغانستان کی تعمیر نو میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

مالیگاؤں بس اسٹینڈ کے قریب
کنٹینر کی زد میں آکر ۷۰ رسالہ بزرگ خاتون جاں بحق

مالیگاؤں: (نامہ نگار) شہر کے مصروف ترین علاقوں میں شمار ہونے والے بس اسٹینڈ کے قریب فلائی اوور پل کے نیچے اتوار کی صبح پیش آنے والے ایک دلخراش سڑک حادثے نے پورے علاقے کو غم وصدمے میں مبتلا کردیا، جہاں ایک 70 سالہ بزرگ خاتون تیز رفتار کنٹینر گاڑی کی زد میں آکر جان کی بازی ہار گئیں۔ حادثے کی خبر پھیلتے ہی علاقے میں کہرام سا مچ گیا اور کچھ ہی دیر میں جائے حادثہ پر لوگوں کا ہجوم جمع ہوگیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ افسوسناک حادثہ صبح

تقریباً 10 بجے بس اسٹینڈ کے قریب فلائی اوور کے نیچے اس وقت پیش آیا جب بزرگ خاتون سڑک عبور کر رہی تھیں۔ اسی دوران وہاں سے گزرنے والا ایک کنٹینر انہیں اپنی زد میں لے گیا۔ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ خاتون کو انتہائی سنگین چوٹیں آئیں اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گئیں۔ ایک معمر خاتون کا یوں اچانک سڑک حادثے میں جان سے چلے جانا نہ صرف ان کے اہل خانہ کے لیے ناقابلِ تلافی صدمہ ہے بلکہ شہر کے ان مصروف راستوں پر بڑھتے ہوئے ٹریفک کے خطرات پر بھی ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔ حادثے کے فوری بعد علاقے میں افراتفری کی صورتحال پیدا ہوگئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور امدادی عملہ جائے حادثہ پر پہنچا، موقع کا جائزہ لیا گیا اور حادثے کے اسباب سے متعلق ابتدائی تحقیقات شروع کردی گئیں۔ سماجی کارکن شفیق اینٹی کرپشن کے مطابق پولیس نے ضروری کارروائی کا آغاز کردیا ہے، جبکہ متوفیہ کے اہل خانہ کو بھی حادثے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اس افسوسناک واقعے کے بعد مقامی شہریوں میں شدید غم و غصے کے ساتھ ساتھ اپنی جان و مال کے تحفظ کے حوالے سے تشویش بھی بڑھ گئی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ کسمبا روڈ سمیت شہر کے متعدد مصروف راستوں پر بڑی اور بھاری گاڑیوں کی مسلسل آمدورفت ٹریفک کے لیے سنگین خطرہ بنتی جارہی ہے۔ خصوصاً ایسے مقامات جہاں پیدل چلنے والوں کی تعداد زیادہ ہو، وہاں بھاری گاڑیوں کی آمدورفت کسی بھی وقت بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ کسمبا روڈ پر بڑی اور بھاری گاڑیوں کی آمدورفت کے معاملے کا فوری طور پر جائزہ لیا جائے اور ضرورت کے مطابق ان کی انٹری پر پابندی یا مخصوص اوقات میں آمدورفت کا نظام نافذ کیا جائے، تاکہ عام شہریوں خصوصاً بزرگوں، بچوں اور پیدل چلنے والوں کی زندگیوں کو محفوظ بنایا جاسکے۔ شہریوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ صرف حادثے کے بعد کارروائی کرنا کافی نہیں، بلکہ ایسے حادثات کی بنیادی وجوہات کا مستقل حل ضروری ہے۔ آگرہ روڈ اور کسمبا روڈ پر بڑھتے ہوئے ٹریفک دباؤ، سڑکوں کی محدود چوڑائی اور اطراف میں موجود تجاوزات کے باعث آمدورفت کا نظام مسلسل متاثر ہو رہا ہے۔

دھولیہ میں جمعیۃ علماء کا اہم تربیتی اجلاس، نسلِ نو کے
ایمان وعقیدے کے تحفظ کیلئے مکاتب دینیہ کو مضبوط بنانے پر زور

دھولیہ: (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام عائشہ مسجد، نیشنل اردو اسکول کے قریب دھولیہ میں جمعیۃ علماء کے عہدے داران وکارکنان کے لئے تربیتی اجلاس برائے دینی تعلیم کا انعقاد عمل میں آیا، جس کی صدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے فرمائی۔ جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، جس میں مکاتب دینیہ کے اساتذہ وذمہ داران، ائمۂ مساجد اور اہلِ علم کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مفتی سید محمد قاسم جیلانی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع دھولیہ) نے اجلاس کے اغراض ومقاصد پر موجودہ حالات میں مکاتب دینیہ کی ذمہ داریوں اور معاشرے میں دینی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت پر گفتگو کی۔ انہوں نے مکاتب کے اساتذہ اور ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ اپنے مکاتب کے مسائل اور ضروریات کو سامنے لائیں اور دینی تعلیم کے فروغ کے لیے باہمی تعاون اور اتحاد کے ساتھ کام کریں۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے موجودہ حالات میں نسلِ نو کے ایمان، عقیدہ اور دینی تشخص کے تحفظ کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج ہماری نئی نسل مختلف فکری، نظریاتی اور تہذیبی چیلنجز کی زد میں ہے۔ ایسے حالات میں دینی تعلیم اور مضبوط دینی تربیت ہی وہ مضبوط حصار ہے جو بچوں کو فکری و اعتقادی گمراہی سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان بچے تک بنیادی دینی تعلیم پہنچانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تحفظِ ایمان، تحفظِ ختم نبوت، ارتداد سے حفاظت اور عقیدۂ آخرت کی پختگی کے لیے علماء، ائمۂ مساجد، مکاتب کے معلمین اور ذمہ داران کو متحد ہو کر منظم اور عملی جدوجہد کرنا ہوگی۔ حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے مکاتب دینیہ کو مزید مضبوط، منظم اور مؤثر بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مکتب صرف قرآنِ کریم پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ بچوں کے ایمان، عقیدہ، اخلاق اور دینی کردار کی تعمیر کا بنیادی ادارہ ہے۔ اگر ابتدائی عمر ہی میں

بچوں کی صحیح دینی تربیت کا اہتمام کیا جائے تو انہیں مستقبل کے بہت سے فکری اور اخلاقی فتنے سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ مولانا مختار احمد مدنی صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ سراج العلوم دھولیہ) نے اپنے خطاب میں دینی تعلیم کی اہمیت، مکاتب دینیہ کے بنیادی کردار اور بچوں کی صحیح دینی تربیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی عمر میں دی جانے والی دینی تعلیم بچے کی پوری زندگی کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے، اس لیے مکاتب کے نظام کو مضبوط، منظم اور معیاری بنانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اجلاس میں مکاتب دینیہ کے اساتذہ وذمہ داران، ائمۂ مساجد، علماء کرام اور متعلقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں ضلع دھولیہ کے جملہ عہدے داران سمیت عبدالاحد بھائی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع دھولیہ، حاجی غفران سیٹھ (نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع دھولیہ) مولانا انیس اظہر ملی (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناسک) مولانا آصف شعبان صاحب (صدر جمعیۃ علماء مالیگاؤں) قاری اخلاق احمد جمالی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مالیگاؤں) و دیگر اراکین شریک تھے۔

ممبئی لال باغ پریل فرقہ وارانہ تشدد پر
ویڈیو سازی کیس میں خالد ماموں کو ضمانت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی لال باغ فرقہ وارانہ تناؤ کے معاملہ میں ویڈیو سازی کے معاملہ میں خالد ماموں کو مجسٹریٹ کو ممبئی کی مقامی عدالت نے ۲۵ ہزار روپیہ کے ذاتی مچلکہ پر مشروط ضمانت دیدی ہے اس سے قبل خالد ماموں کو نفرت پھیلانے کے کیس میں گرفتار کیا گیا تھا اور ایک دن کے ریمانڈ پر بھیج دیا گیا آج عدالتی کارروائی کے دوران پہلے ماموں کو عدالتی تحویل میں بھیجا گیا اور اب ۲۵ ہزار کے ذاتی مچلکہ اور ضمانت دار کے طور پر ضمانت دیدی گئی ہے ممبئی لال باغ پریل میں فرقہ وارانہ تنازع کے بعد خالد ماموں کے خلاف پولس نے بی این ایس کی دفعات ۲۹۹، ۱۹۲، ۳۵۱-۲-۳۵۲ کے تحت کیس درج کرلیا ہے یہ شکایت وکیل راج جیبند رشراف نے درج کروائی تھی سوشل میڈیا پر خالد ماموں نے لال باغ پریل فرقہ وارانہ تشدد اور مسلم نوجوانوں کو نشانہ بنانے کے معاملہ میں متنازع بیان جاری کیا تھا جس کے بعد پولس نے قلابہ سے خالد ماموں کو نفرتی ویڈیو تیار کرنے اور دو فرقوں میں نفرت پیدا کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے انہیں ایک دن کا ریمانڈ پر رکھنے کا حکم دیا گیا تھا ممبئی میں جس طرح سے لال باغ پریل کے معاملہ میں نفرتی عناصر ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اتنا ہی نہیں سوشل میڈیا پر نفرت کا بازار گرم ہے خالد ماموں پر نفرتی ویڈیو جاری کرنے کے معاملہ میں پہلی کارروائی کی گئی ہے کیا اب پولس مزید ایسے نفرتی ویڈیو پر کارروائی کرے گی اور ویڈیو سے جو ماحول خراب کیا جارہا ہے اس پر پولس نے اب تک کیا کارروائی کی ہے یہ دیکھنا ہوگا فی الوقت خالد ماموں نے ویڈیو تیار کر کے معافی بھی مانگ لی ہے پولس اس معاملہ میں مزید تفتیش کر رہی ہے جبکہ پولس کارروائی پر اب یہ سوال اٹھایا جارہا ہے کہ جب سوشل میڈیا پر اتنے نفرتی ویڈیو موجود ہے تو صرف ایک ویڈیو پر شکایت کے بعد فوری کارروائی کی گئی بقیہ ویڈیو پر اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں؟ اس معاملہ میں پولس نے بیشتر ویڈیو کو حذف بھی کیا ہے اس کے ساتھ ہی پولس سوشل میڈیا پر نظر بھی رکھ رہی ہے۔ آج ایک دن بعد خالد ماموں کو عدالت نے ضمانت دے کر راحت دیدی ہے۔

مالیگاؤں: ایک اور اسکول انتظامیہ کے خلاف مقدمہ درج

مستقل نوکری کا جھانسہ، لاکھوں کی مبینہ دھوکہ دھی کا الزام

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں سمیت مہاراشٹر کے تعلیمی شعبے میں مبینہ بدعنوانی اور غیر قانونی تقرریوں کے الزامات کے درمیان شہر کی ایک اور اسکول انتظامیہ کے خلاف مقدمہ درج ہونے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ٹہرے میں واقع سماتا سیکنڈری و ہائر سیکنڈری اسکول کے ٹرسٹی اور ان کے بیٹے پر مستقل ٹیچر کی ملازمت دلانے کے نام پر لاکھوں روپے لینے اور تقرری نہ دینے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں چھاؤنی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ پولس کے مطابق سوئیگاؤں کے رہائشی 38 سالہ امول سالنکہ کی شکایت کے مطابق دسمبر 2015 میں ان کے چچازاد ماموں کی وساطت سے ان کی ملاقات مذکورہ اسکول کے ٹرسٹی سے ہوئی تھی۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ اس وقت ٹرسٹی اور ان کے بیٹے نے اسکول میں استاد کی مستقل ملازمت دلانے کے عوض تین لاکھ روپے کا مطالبہ کیا، جس کے بعد رقم ادا کی گئی اور انہیں انگریزی مضمون پڑھانے کے لیے اسکول سے جوڑ دیا گیا۔ شکایت کے مطابق رقم ادا کرنے کے باوجود انہیں کوئی باضابطہ تقرری نامہ نہیں دیا گیا۔ الزام ہے کہ 2015 سے 2024 تک تقریباً نو برس تک ان سے اسکول میں تدریسی کام لیا گیا، لیکن اس دوران انہیں مبینہ طور پر کوئی باقاعدہ معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔ شکایت کنندہ نے الزام عائد کیا ہے کہ تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ ان سے ٹرسٹی کی ذاتی گاڑی چلانے، گھریلو کام کاج اور اسکول کے پروگراموں کی فوٹوگرافی جیسے کام بھی کروائے گئے۔ اس طرح طویل عرصے تک کام لینے کے باوجود انہیں مستقل ملازمت یا تقرری نامہ نہیں دیا گیا۔ شکایت کے مطابق 2019 میں ضلعی سطح پر تعلیمی افسر کے پاس ملازمت کا پروپوزل بھیجنے کے نام پر مزید 30 ہزار روپے بھی لیے گئے۔ بعدازاں 2021 میں اسکول کے بعض اساتذہ کے ریٹائر ہونے کے بعد جب مستقل ملازمت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو مبینہ طور پر مزید سات لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ شکایت کنندہ کے مطابق اتنی رقم دینے سے معذوری ظاہر کرنے پر ان کے ساتھ مبینہ طور پر نامناسب اور ذلت آمیز رویہ اختیار کیا گیا۔ شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ تقرری نہ ملنے اور بیمار والد کے علاج کے لیے رقم کی ضرورت پیش آنے پر جب پہلے دی گئی رقم واپس مانگی گئی تو مبینہ طور پر ٹرسٹی اور ان کے بیٹے کی جانب سے گالی گلوچ اور دھمکی دی گئی۔ اس کے بعد متاثرہ شخص نے پولیس سے رجوع کیا۔ پولس نے شکایت کی بنیاد پر ٹرسٹی اور ان کے بیٹے کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 318(4)، 336(3)، 146، 351(2)، 352 اور 3(5) کے علاوہ شیڈولڈ کاسٹ اینڈ شیڈولڈ ٹرائبس (ایٹروسیٹیز پریونشن) ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش پولیس کی جانب سے کی جارہی ہے۔ واضح رہے کہ ان دنوں مہاراشٹر کے تعلیمی شعبے میں مبینہ غیر قانونی تقرریوں، شالارتھ آئی ڈی اور دیگر معاملات کو لے کر مختلف الزامات اور تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ مالیگاؤں میں بھی متعدد اسکول انتظامیہ کے خلاف مختلف نوعیت کے الزامات سامنے آچکے ہیں۔ ایسے میں ایک اور اسکول انتظامیہ کے خلاف مبینہ ملازمت فراڈ کا مقدمہ درج ہونے سے تعلیمی نظام کی شفافیت اور تقرری کے طریقۂ کار پر ایک بار پھر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ پولس کی جانب سے مقدمہ درج کیا جانا الزامات کی تفتیش کا ابتدائی مرحلہ ہے۔ معاملے میں عائد الزامات درست ہیں یا نہیں، اس کا حتمی تعین پولس تفتیش اور عدالتی کارروائی کے بعد ہی ہو سکے گا۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن میں تبادلوں کیلئے سیاسی سفارشات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) میونسپل کارپوریشن کے افسران اور ملازمین کے تبادلوں کے لیے سیاسی رہنماؤں کی سفارشات سے متعلق ایک سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ دستیاب فہرست میں 225 افسران اور ملازمین کے نام شامل ہیں، ان کے ساتھ وزراء، ایم ایل اے، ایم پی، ڈپٹی میئر اور کارپوریٹروں کے نام درج ہیں۔ یہ تفصیلی فہرست معلومات کے حق (آر ٹی آئی) کارکن انیل گلگلی کو سٹی انجینئر کے دفتر نے فراہم کی تھی۔ ان 225 افسران اور ملازمین سے منسلک سیاسی سفارشات کے ابتدائی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض سیاسی شخصیات کے نام بار بار سامنے آتے ہیں۔ ایکناتھ شندے کا نام سب سے زیادہ 10 مرتبہ آیا ہے۔ ان کے بعد رام داس اٹھاولے (9 بار سفارش کرتے ہیں، جبکہ گریش مہاجن اور کالی داس کولمبکر کا تذکرہ 7 بار آتا ہے۔ اسی طرح منگیش کڈلکر، انا بنسوڈے، اور تکارام کیٹ کے نام 6 بار ظاہر ہوتے ہیں۔ مرجی پٹیل اور دلیپ لانڈے کا تذکرہ پانچ پانچ بار کیا گیا ہے۔ دریں اثنا، نرہری زروال، سمیت وانکھیڈے، راہول شیوالے، پرکاش سروے، اندرانیل نائک، سنتوش بنگر، رام کدم، کسان کاتھور، اور بچو کڈو کے نام 4-4 بار سامنے آئے۔ مزید برآں، چندر شیکھر باونکولے، حسن مشرف، بھرت شیٹھ گوگاوالے، ادے سمنت، پرینے پھوکے، رویندر وائیکر، پرساد لاڈ، سنیل پربھو، مہیش ساونت، اور پروین دریکر کے نام 3-3 بار ذکر کیے گئے ہیں۔ آخر میں، پرتاپ راؤ جادھو، پنکجا منڈے، منگل پربھات لودھا، راؤ صاحب دانوے، سنجے گاڈمی، راہول نارویکر، جے کمار گور، اور ثنا ملک کے نام دو دو بار سامنے آئے۔ دریں اثنا، رویندر چوان، چندر کانت پاٹل، اور سنجے بنسوڑے کے نام ایک ایک بار سامنے آئے ہیں۔ اس فہرست پر تبصرہ کرتے ہوئے، معلومات کے حق (آر ٹی آئی) کارکن انیل گلگلی نے کہا، "میونسپل کارپوریشن کے اندر تبادلے انتظامی ضرورت، سنیارٹی، اور شفاف معیار کی بنیاد پر کیے جانے کی امید ہے۔ تاہم، ایک فہرست منظر عام پر آئی ہے جس میں 225 افسران اور ملازمین کے نام وزراء، ایم ایل اے، ایم پیز اور عوامی نمائندوں کے ناموں سے منسلک کیے گئے ہیں۔" گلگلی نے کہا کہ میونسپل کمشنر سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ موجودہ قواعد کے مطابق اس معاملے میں سیاسی دباؤ ڈالنے والے عہدیداروں کے خلاف تادیبی کارروائی کریں گے۔ اس فہرست میں اسسٹنٹ انجینئر (AE)، سب انجینئر (SE)، ایگزیکٹو انجینئر (EE) اور جونیئر انجینئر (JE) کے عہدوں پر فائز افسران اور ملازمین شامل ہیں۔ درج ذیل نام اور متعلقہ سیاسی سفارشات درج ذیل ہیں: رویندر گھاٹگے (سنتوش بنگر)؛ سنیل شیٹھے (پرکاش سروے، پرانے پھوکے)؛ دیپک ناگاسوگے (مرجی پٹیل)؛ گجیندر رکاکڑ (مہندر دلوی)؛ رویندر دریکر (انا بنسوڈے، پرکاش سرو)؛ انجلی دھورے (کشورا پا پاٹل)؛ سچن مینڈھے (ورشا گائیکواڑ)؛ پرشانت جگتاپ (اندرنیل نائک، حسن مشرف)؛ نیلیش پراب (منیشا چودھری، گریش مہاجن)؛ ہیمنت پنت (پروین دریکر)؛ پدماکر چوان (مکرند پاٹل)؛ وشال پاٹل (انا بنسودے)؛ پرکاش شنگارے (میگھنا بورڈیکر)؛ سندیپ گھوگرے (ڈاکٹر پنکج بھویر)؛ نارائن مینگھرے (سنتوش بنگر)؛ ساگر گائیکواڑ (سنجے دینا پاٹل)؛ راجندر راٹھوڑ (شیویندر راجے بھوسلے)؛ ہریش چوان (انا بنسودے)؛ چیتن پاٹل (رام کدم)؛ وینکٹیش اولے (بچو کڈو)؛ شبھم چوان (مرجی پٹیل)؛ نیہا نتن سانکھے (ادے سمنت)؛ پرساد دھوملے (رویندر وائیکر)؛ سنیل یمگر (مرجی پٹیل)؛ پرساد پوردھن (دھننجے گاڈگل)؛ ہرشل پمپل (کشن کاتھور)؛ [illegible] چودھری)؛ راہداس کاوڈکر (پرساد لاڈ)؛ [illegible] منیشا چودھری) [illegible] شامل ہیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟

ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع

روزانہ شائع ہونے والا پرنٹ اور ڈیجیٹل اخبار

تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم

آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مہاراشٹر: دلت شخص سے مارپیٹ، زبردستی گوبر کھلانے کا الزام؛ چھ 'گئو رکشکوں' پر معاملہ درج

مہاراشٹر کے جالنہ میں ایک دلت شخص کے ساتھ مبینہ طور پر مارپیٹ کرنے اور زبردستی گوبر کھلانے کے الزام میں چھ نام نہاد 'گئو رکشکوں' کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے

جالنہ: مہاراشٹر کے جالنہ میں ایک دلت شخص کے ساتھ مبینہ طور پر مارپیٹ کرنے اور زبردستی گوبر کھلانے کے الزام میں چھ نام نہاد 'گئو رکشکوں' کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ الزام ہے کہ ان لوگوں نے متاثرہ شخص پر خریدے گئے بیل کو ایک مسلم قصاب کو فروخت کرنے کا منصوبہ بنانے کا الزام لگایا تھا۔ معاملے میں اب تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کے جالنہ میں پولیس نے ایک دلت شخص کے ساتھ مبینہ طور پر مارپیٹ کرنے اور ان کے منہ میں زبردستی گوبر ٹھونسنے کے الزام میں چھ لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق، ملزمین نے متاثرہ شخص پر خریدے گئے بیل کو ایک مسلم قصاب کو فروخت کرنے کا منصوبہ بنانے کا الزام لگاتے ہوئے حملہ کیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ مئی کے مہینے میں پیش آیا تھا، لیکن متاثرہ شخص نے اس وقت شکایت درج کرائی، جب مبینہ حملے کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے لگا۔ تاہم، اس معاملے میں اب تک کسی کی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں شکایت کرنے والے پرمیشور سہاس ہوالے نے پولیس کو بتایا کہ وہ 23 مئی کو اپنے 11 سالہ بیٹے اور ایک واقف کار نارائن ماروتی کامبلے کے ساتھ دیول گاؤں راجا کی ہفتہ وار مویشی منڈی سے ایک بیل خرید کر جالنہ واپس آرہے

تھے۔ الزام ہے کہ کنہیا نگر علاقے میں ایک گروہ نے ان کی گاڑی کو روک لیا۔ اس کے بعد اس گروہ نے خود کو بجرنگ دل کا رکن اور گئو رکشک بتاتے ہوئے الزام لگایا کہ ہوالے اس بیل کو ایک مسلم قصاب کو فروخت کرنے جا رہے ہیں۔ ہوالے کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس الزام کی تردید کی اور بیل کی خریداری سے متعلق دستاویز بھی دکھائے۔ اس کے باوجود ملزمین نے ان کا نام اور ذات پوچھی، مبینہ طور پر ذات پر مبنی گالیاں دیں، ان کے ساتھ مارپیٹ کی اور زبردستی ان کے منہ میں گوبر بھر دیا۔ ہوالے نے پولیس کو بتایا کہ ملزمین نے ان کے نابالغ بیٹے کے منہ میں بھی زبردستی گوبر ڈالنے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے اس کی مخالفت کی۔ ان کے ساتھ موجود نارائن ماروتی کامبلے کے ساتھ بھی مبینہ طور پر گالی گلوچ اور مارپیٹ کی گئی، جبکہ ان کی گاڑی کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ شکایت کے مطابق، ملزمین میں سے ایک نے موبائل فون پر پورے واقعہ کا ویڈیو ریکارڈ کیا اور پولیس میں شکایت کرنے کی صورت میں ہوالے اور ان کے خاندان کو سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی دی۔ غور طلب ہے کہ اس واقعے کا ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر نشر ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد ہوالے نے گزشتہ 21 اگست کو جالنہ تحصیل پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ اس معاملے پر پولیس انسپکٹر سنتوش سابلے نے بتایا کہ شناخت کیے گئے چھ ملزمین کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 126(2) کے تحت غیر قانونی طور پر راستہ روکنے، دفعہ 115(2) کے تحت جان بوجھ کر جسمانی نقصان پہنچانے اور دفعہ 189(2) کے تحت غیر قانونی اجتماع کے علاوہ ایس سی ایس ٹی ایکٹ کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ وہیں، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس وکرم سالی نے پی ٹی آئی سے تصدیق کی ہے کہ ایف آئی آر درج کرلی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ معاملے کی تحقیقات ایک سب ڈویژنل پولیس افسر کر رہے ہیں اور اب تک کسی بھی ملزم کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

کولمبیا یونیورسٹی: سابق اسرائیلی فوجی کی فلسطین حامی بھیس میں مہم، شدید ردعمل

اس اقدام پر شدید ردعمل سامنے آیا، جبکہ ایک سابق اسرائیلی فوجی آدی کرنی کے خلاف غزہ میں مبینہ جرائم کے الزامات اور مختلف ممالک میں قانونی کارروائیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے

سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ویڈیوز اور ایک فیکلٹی رکن کے مطابق، سابق اسرائیلی فوجی منگل کو کولمبیا یونیورسٹی کے باہر فلسطینی حامی مظاہرین کا بھیس اختیار کر کے میز لگائے بیٹھے تھے۔ اسرائیل کے حامی غیر منافع بخش ادارے Frontline Advocates نے منگل کو ۱۱۶ ر براڈوے اور ویں اسٹریٹ کے داخلی دروازوں کے باہر ایک میز قائم کی۔ اس پر ایک سائن بورڈ لگا تھا جس پر لکھا تھا: ''ہم آئی ڈی ایف ہیں۔ ہم غزہ میں رہ چکے ہیں۔ ہم سے کچھ بھی پوچھیں۔'' یہ بات 'Spectator' کی جانب سے دیکھی گئی تصاویر سے سامنے آئی۔ فیکلٹی رکن اور سوشل میڈیا پر موجود ویڈیوز کے مطابق، گروپ میں شامل کچھ اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینی حامی مظاہرین کا روپ دھار رکھا تھا، انہوں نے کفایہ پہن رکھی تھی اور میز کے قریب فلسطینی پرچم لہرا رہے تھے۔ اس ادارے کی ویب سائٹ کے مطابق، یہ تنظیم سابق اسرائیلی فوجیوں اور اسرائیل کے حامی کارکنوں کے وفود کو پانچ ہفتوں کی تربیت کے بعد کالج کیمپسز اور عوامی مقامات پر بھیجتی ہے تا کہ وہ اسرائیل کی نمائندگی کریں۔ یہ گروپ اکثر اپنے ارکان کی راہ گیروں سے گفتگو اور ملاقاتوں کی ویڈیوز انسٹاگرام پر پوسٹ کرتا ہے۔ فیکلٹی رکن نے Spectator کو بتایا کہ وہ منگل کو تقریباً دوپہر ساڑھے بارہ بجے ان افراد کے پاس گئیں جو بظاہر فلسطینی حامی مظاہرین لگ رہے تھے۔ جب انہوں نے پوچھا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے تو مبینہ طور پر ان افراد نے اسرائیلی فوجیوں کو بلایا تا کہ وہ ان کے سوالات کا جواب دیں۔ فیکلٹی رکن کے مطابق، جب انہوں نے فوجیوں سے کہا کہ ان کے پاس کوئی سوال نہیں ہے تو فوجیوں نے ان کی ویڈیو بنانا شروع کر دی، انہیں گھیر لیا اور حزب اللہ، غزہ اور ان کے آبائی پس منظر سے متعلق 'اشتعال انگیز' سوالات پوچھنے لگے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس دوران ایک شخص، جس نے اسکی ماسک پہن رکھا تھا، ان کے قریب آیا۔ جب انہوں نے اس شخص سے پوچھا کہ وہ کون ہے تو فوجیوں نے مبینہ طور پر بتایا کہ وہ ان کی 'حفاظت' کیلئے موجود ہے۔ فیکلٹی رکن نے بدھ کو Spectator کو دیئے گئے ایک بیان میں لکھا، ''یہ صورتحال میرے لئے انتہائی پریشان کن تھی اور مجھے خود کو غیر محفوظ محسوس ہوا۔'' انہوں نے گروپ کی جانب سے ممکنہ انتقامی کارروائی کے خوف کے باعث اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی۔ فرنٹ لائن ایڈوکیٹس کے بانی اسٹیو کوہن نے انٹرویو پر رضامندی ظاہر کی، تاہم شرط رکھی کہ اشاعت سے قبل وہ مضمون پڑھیں گے۔ Spectator کی پالیسی کے تحت یہ شرط قبول نہیں کی گئی، جس کے بعد کوہن نے انٹرویو دینے سے انکار کر دیا۔ فرنٹ لائن ایڈوکیٹس کے ساتھ کولمبیا یونیورسٹی کے باہر موجود اسرائیل کی حامی کارکن کلوئی اسمتھ نے جمعرات کو Spectator کو بتایا کہ فوجیوں نے فلسطینی حامی مظاہرین کا بھیس اس لئے اختیار کیا تھا تا کہ راہ گیروں کی توجہ حاصل کی جا سکے اور انہیں میز پر موجود اسرائیل کے حامی کارکنوں سے بات کرنے کی طرف راغب کیا جائے۔ ان کے مطابق، گروپ نے یہ طریقہ اس وقت اختیار کیا جب پہلے دن بہت کم لوگ ان کی میز کے قریب آئے۔ فرنٹ لائن ایڈوکیٹس کی رکن اور سوشل میڈیا انفلوئنسر ''Jewish Jess'' نے جمعرات کو انسٹاگرام پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں کہا کہ گروپ کے دو ارکان نے فلسطینی حامی مظاہرین کا روپ اس لئے دھارا تھا تا کہ میز کے قریب سے گزرنے والے فلسطینی حامی افراد سے 'دوستی' کی جا سکے۔ انہوں نے اس حکمت عملی کو ایک 'جال' قرار دیا۔ ان اسرائیلی فوجیوں میں شامل آدی کرنی، جنہوں نے فلسطینی حامی مظاہر کا روپ اختیار کیا تھا، نے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو میں کہا: ''جب میں کفایہ پہنتا ہوں تو لوگ میری بات فلسطینی یا حماس کے دہشت گرد کی حیثیت سے زیادہ سنتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ آئی ڈی ایف کی بات سنیں۔'' کرنی نے انٹرویو کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ فرنٹ لائن ایڈوکیٹس کا نیویارک وفد کم از کم اتوار سے شہر کے مختلف احتجاجی مقامات کا دورہ کر رہا تھا۔ اس دوران گروپ نے کولمبیا یونیورسٹی، واشنگٹن اسکوائر پارک اور CUNY School of Law کے باہر میزیں لگائیں۔ گروپ نے اپنے ارکان کی لوگوں سے ملاقاتوں کی ویڈیوز انسٹاگرام پر پوسٹ کیں، تاہم جمعرات تک اس کا انسٹاگرام اکاؤنٹ []frontline_advocates بظاہر ہٹا دیا گیا تھا۔

شام کی فوج میں ایغور جنگجوؤں کی شمولیت پر چین برہم

دمشق اور بیجنگ کے تعلقات میں نئی کشیدگی

دمشق: شام کی نئی فوج میں ایغور جنگجوؤں کو شامل کرنے کے معاملے پر چین اور شامی حکومت کے درمیان اختلافات گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ بیجنگ کو خدشہ ہے کہ صدر احمد الشرع کی جانب سے غیر ملکی جنگجوؤں کو باقاعدہ فوجی ڈھانچے میں ضم کرنے کی پالیسی مستقبل میں چین کی قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ چینی سکیورٹی حلقوں کی سب سے بڑی تشویش ترکستان اسلامک پارٹی سے وابستہ ایغور جنگجوؤں کے بارے میں ہے۔ اطلاعات کے مطابق شام میں تقریباً 3,000 تجربہ کار ایغور جنگجو موجود ہیں اور بیجنگ کو خدشہ ہے کہ انہیں منظم فوجی یونٹس میں شامل کرنے اور شامی شہریت یا سرکاری دستاویزات دینے سے ان کی نقل و حرکت مزید آسان ہو سکتی ہے۔ شامی قیادت کا موقف مختلف ہے۔ دمشق غیر ملکی جنگجوؤں کے الگ الگ مسلح گروہوں کو ختم کر کے انہیں وزارت دفاع کے ماتحت لانا چاہتا ہے تا کہ ملک میں داخلی استحکام قائم کیا جا سکے اور مستقبل میں ان گروہوں کی بغاوت یا مسلح تصادم کے امکانات کم کیے جا سکیں۔ چین، تاہم، اس حکمت عملی کو مسئلے کا حل تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ بیجنگ کے سکیورٹی حلقوں کا خیال ہے کہ تنظیموں کو تحلیل کر کے ان کے جنگجوؤں کو فوج میں شامل کرنا محض ان کی شناخت تبدیل کرنے کے مترادف ہو سکتا ہے۔ چین چاہتا ہے کہ ایغور جنگجوؤں کے مسلح ڈھانچے مکمل طور پر ختم کیے جائیں اور انہیں غیر مسلح یا ملک بدر کیا جائے۔ بیجنگ کو یہ خدشہ بھی ہے کہ شام میں عسکری تجربہ حاصل کرنے والے ایغور جنگجو مستقبل میں سنکیانگ یا وسطی ایشیا میں چینی مفادات کے خلاف سرگرمیوں میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ ان جنگجوؤں کا کسی باقاعدہ ریاستی فوجی ڈھانچے کا حصہ بننا چین کے لیے مزید تشویش کا باعث ہے۔ اس اختلاف کے اقتصادی اثرات بھی سامنے آ سکتے ہیں۔ چین شام کی تعمیر نو میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری اور بیلٹ اینڈ روڈ منصوبوں میں شمولیت کو اپنے سکیورٹی خدشات کے حل سے جوڑ سکتا ہے۔ اس طرح ایغور جنگجوؤں کا معاملہ دمشق کے لیے صرف سلامتی کا مسئلہ نہیں بلکہ چین سے مستقبل کے اقتصادی اور سفارتی تعلقات کی راہ میں بھی بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ شام کے لیے چیلنج یہ ہے کہ وہ ان جنگجوؤں کو اپنے ریاستی نظام میں ضم کر کے داخلی استحکام چاہتا ہے، جبکہ چین انہیں اپنی سرحدوں سے دور موجود ایک ممکنہ سکیورٹی خطرے کے طور پر دیکھ رہا ہے۔ یہی بنیادی اختلاف آنے والے عرصے میں چین شام تعلقات کا ایک اہم امتحان بن سکتا ہے۔ شام کی نئی فوج میں ایغور (Uyghur) جنگجوؤں کی شمولیت اور انہیں اہم عہدے دیے جانے پر چین کی حکومت انتہائی برہم ہے، جس کے باعث دمشق اور بیجنگ کے تعلقات میں شدید کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

چین کے اعلیٰ ترین جنرل، جوائنٹ اسٹاف چیف کو اعلیٰ عسکری ادارہ سے برخاست کیا گیا

چین نے اپنے دو سینئر ترین فوجی افسران ژانگ یوشیا اور لیو ژینلی کو سینٹرل ملٹری کمیشن (سی ایم سی) سے ہٹا دیا ہے۔

بیجنگ: چین نے اپنے دو سینئر ترین فوجی افسران ژانگ یوشیا اور لیو ژینلی کو سینٹرل ملٹری کمیشن (سی ایم سی) سے ہٹا دیا ہے۔ یہ اقدام ان کے خلاف جنوری میں نظم و ضبط اور قانون کی مبینہ خلاف ورزیوں پر شروع کی گئی تحقیقات کے بعد کیا گیا ہے۔ ژانگ چینی فوج میں یونیفارم والے اعلیٰ ترین افسر تھے، جو صدر شی جن پنگ کی زیر صدارت سی ایم سی کے وائس چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ وہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے پولٹ بیورو کے رکن بھی ہیں۔ لیو سی ایم سی کے رکن اور اس کے جوائنٹ اسٹاف ڈیپارٹمنٹ کے چیف آف اسٹاف تھے۔ جنوری میں، ژی نے اچانک ژانگ اور لیو کو سات رکنی سی ایم سی سے ہٹا دیا تھا۔ ژانگ، جو فوجی درجہ بندی میں الیون کے بعد دوسرے نمبر پر تھے، کو صدر کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ چین متوازی طور پر کمیونسٹ پارٹی اور ریاستی مرکزی فوجی کمیشن کے ڈھانچے کو برقرار رکھتا ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے سنٹرل ملٹری کمیشن میں نہ تو ژانگ اور نہ ہی لی سے باضابطہ یا عوامی طور پر ان کے عہدوں سے ہٹایا گیا ہے۔ چینی وزارت دفاع کے ایک بیان میں ژانگ پر ''ڈسپلن اور قانون کی سنگین خلاف ورزیوں'' کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان کی برطرفی سی ایم سی کے ان آخری ارکان کے اخراج کی نشان دہی کرتی ہے جو ژی کی تازہ ترین تقرریوں سے قبل اعلیٰ فوجی ادارے کا حصہ تھے۔ سنٹرل ملٹری کمیشن میں 2022 میں ان کے مقرر کردہ تمام چھ کمانڈر اب عوام کی نظروں سے دور ہیں۔ ریاستی مرکزی فوجی کمیشن چین کے 1982 کے آئین کے تحت قائم کیا گیا تھا جو کہ ''مسلح افواج کی ہدایت کے لیے ذمہ دار ایک اہم سرکاری ادارہ ہے۔ جبکہ چینی کمیونسٹ پارٹی کا سینٹرل ملٹری کمیشن فوجی پالیسی سازی پر سیاسی سمت فراہم کرتا ہے، ریاستی سی ایم سی اہم فوجی اہلکاروں کی تقرریوں کی نگرانی کرتا ہے، پیپلز لبریشن آرمی کے مالی اور مادی وسائل کا انتظام کرتا ہے، ضابطے تیار کرتا ہے اور قوانین کو نافذ کرتا ہے۔ ریاستی سنٹرل ملٹری کمیشن کے چیئرمین کو مسلح افواج کا کمانڈر ان چیف بھی نامزد کیا جاتا ہے، جو پہلے کے انتظامات سے الگ ہوتا ہے جس میں یا تو ریاستی صدر یا پارٹی چیئرمین فوجی کمانڈ رکھتے تھے۔ عملی طور پر، تاہم، کمیونسٹ پارٹی کا ملٹری کمیشن ایک اہم ادارہ ہے جس کے ذریعے مسلح افواج پر سیاسی کنٹرول کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ژانگ اور لیو کو ہٹانا الیون کے تحت ایک مہم میں تازہ ترین ہے۔ 2025 میں، چینی کمیونسٹ پارٹی نے بدعنوانی کے الزامات کی 10 لاکھ سے زیادہ باضابطہ تحقیقات شروع کیں، جو کہ شی کے پہلی بار اقتدار میں آنے کے وقت ریکارڈ کی گئی تعداد سے تقریباً سات گنا زیادہ تھی۔ اس سال، پارٹی نے نو اعلیٰ جرنیلوں کو ملک بدر کر دیا جو کہ دہائیوں میں چینی فوج کے اندر سب سے بڑے عوامی کریک ڈاؤن میں سے ایک بن گیا۔

تبت اور نیپال میں ہونے والی تباہی میں ہلاکتوں کی تعداد 1000 کے قریب پہنچ گئی

کھٹمنڈو: تبت اور نیپال کے امدادی کارکنوں نے پیر کو لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی تلاش جاری رکھی جب کہ گیئرونگ پورٹ پر آفت زدہ علاقے کے مرکز تک سڑکوں کو دوبارہ کھولنے کی کوششیں ایک نازک مرحلے میں داخل ہو گئیں۔ چین کے سرکاری نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی نے رپورٹ کیا کہ ملک کے نیشنل ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، پیر کی صبح 9 بجے تک نیپال میں ہلاکتوں کی تعداد 903 ہو گئی تھی، جب کہ 247,4 لوگ اب بھی لاپتہ ہیں۔ چینی حکام نے اتوار کے روز کہا کہ سرحد کے اس طرف مرنے والوں کی تعداد 16 ہو گئی ہے، جبکہ ہفتے کی شام 6 بجے تک 546 لوگ لاپتہ ہیں۔ بدھ کو برف، سیلابی پانی اور چٹانوں کے بڑے پیمانے پر بڑھنے کے بعد مرنے والوں کی تعداد سرحد کے دونوں اطراف میں 1,000 کے قریب پہنچ رہی ہے اور آنے والے دنوں میں اس میں اضافہ متوقع ہے کیونکہ تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری رہیں گی۔ بگڑتا ہوا موسم اور مسلسل اور تیز بارش امدادی کارروائیوں کو مزید پیچیدہ بنا سکتی ہے اور ٹرانسپورٹ میں خلل ڈال سکتی ہے، ریاستی میڈیا ثانوی خطرات کے خلاف سخت چوکسی پر زور دیتا ہے۔ چائنا میٹرولوجیکل ایڈمنسٹریشن نے گیئرونگ کاؤنٹی میں اگلے تین دنوں میں مزید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔

بنگلہ دیش: پرتشدد جرائم میں اضافہ، عوام میں خوف و عدم تحفظ بڑھنے لگا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں قتل، ڈکیتی اور دیگر پرتشدد جرائم کے مسلسل واقعات نے ملک میں امن و امان کی صورتحال پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ حکومتی اور پولیس اقدامات کے باوجود مختلف علاقوں میں دن دہاڑے قتل اور لوٹ مار کے واقعات سامنے آ رہے ہیں، جس سے شہریوں میں عدم تحفظ بڑھ رہا ہے۔ حالیہ دنوں میں چار مختلف اضلاع میں الگ الگ واقعات کے دوران چار افراد کے قتل اور مزید چار لاشیں ملنے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک پولٹری تاجر، کیلے کا کاروبار کرنے والا شخص، زمین کے تنازعے میں مارا جانے والا نوجوان اور ایک آٹو رکشہ ڈرائیور شامل تھے۔ ایک دوسرے واقعے میں پارلیمنٹ کی عمارت کے قریب ڈاکوؤں کی جانب سے بیگ چھیننے کے دوران 56 سالہ اسکول پرنسپل رکشے سے گر کر ہلاک ہو گئیں۔ یہ واقعات رنگپور میں ایک ہی خاندان کے میاں بیوی اور ان کے دو بچوں کے قتل کے کچھ ہی عرصے بعد سامنے آئے ہیں، جس نے ملک میں بڑھتے ہوئے پرتشدد جرائم پر تشویش مزید بڑھا دی ہے۔ پولیس کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق رواں سال مارچ سے مئی کے درمیان کم از کم 915 قتل کے مقدمات درج کیے گئے۔ دوسری جانب بی این پی حکومت کے ابتدائی چھ ماہ کے دوران درج ہونے والے مجموعی فوجداری مقدمات میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 5.2 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ فروری کے قومی انتخابات کے بعد بی این پی حکومت سے توقع کی جا رہی تھی کہ وہ امن و امان کی بگڑتی صورتحال پر قابو پائے گی، تاہم حالیہ اعداد و شمار اور مسلسل جرائم نے حکومتی اقدامات کی مؤثریت پر سوالات اٹھا دیے ہیں۔ وزیر داخلہ نے بھی خبردار کیا ہے کہ جاری توانائی بحران، بجلی کی مشکلات اور صنعتی پیداوار پر اس کے اثرات امن و امان کی صورتحال کو مزید متاثر کر سکتے ہیں۔ پولیس کو کسی بھی مزید بگاڑ سے نمٹنے کے لیے چوکس رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ موجودہ صورتحال میں پولیس اصلاحات اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو زیادہ مضبوط، مؤثر اور جوابدہ بنانے کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔ شہریوں کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور پرتشدد جرائم کو معمول بننے سے روکنے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات ناگزیر ہیں۔

دادو کے کچے علاقے میں مسلح تصادم میں 8 افراد جاں بحق، 2 زخمی

دادو: پولیس کا کہنا ہے کہ چانڈیو کے دو گروپوں میں تصادم پرانی ذاتی دشمنی کی وجہ سے ہوا، وزیر اعلیٰ نے ملوث افراد کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا۔ دادو کے کچے کے علاقے میں دیرینہ تنازعہ پر چانڈیو برادری کے دو گروپوں کے درمیان مسلح تصادم میں آٹھ افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ یہ فائرنگ جلھو تھانے کی حدود میں واقع گاؤں شیخ گلاب میں ہوئی۔ واقعے کے بعد دادو کے ایس ایس پی ریٹائرڈ کیپٹن صدام حسین خاصخیلی کی ہدایت پر پولیس کی بھاری نفری علاقے میں روانہ کر دی گئی۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر صورتحال پر قابو پا لیا۔ خاصخیلی نے واقعہ کو پرانی ذاتی دشمنی کا نتیجہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ واقعے میں استعمال ہونے والا اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے اور پولیس ملوث افراد کی گرفتاری کے لیے چھاپے مار رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فائرنگ سے ہلاک ہونے والے آٹھ افراد کی شناخت فدا حسین، ذوالفقار عرف وطنی، محمد بچل، سلطان، منظور، ارشاد عرف حاجن، گلبہار اور دیدار چانڈیو کے نام سے ہوئی ہے۔ خاصخیلی نے مزید کہا کہ دو دیگر افراد غلام قادر چانڈیو اور ممتاز چانڈیو زخمی ہوئے جنہیں جائے وقوعہ سے ریسکیو کرنے کے بعد ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ مقتولین کی لاشوں کو ضروری قانونی کارروائی کے لیے اسپتال بھی پہنچایا گیا۔ حیدرآباد کے ڈی آئی جی طارق رزاق خان دھاریجو اور ایس ایس پی دادو نے پولیس کی بھاری نفری کو علاقے میں تعینات رہنے کی ہدایت کی ہے۔ پولیس نے کہا کہ علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے اور حالات کو قابو میں کر لیا گیا ہے۔ مزید کارروائی جاری ہے، پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ دریں اثناء وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے دادو کے گاؤں دانو چانڈیو میں ہلاکتوں کا نوٹس لیتے ہوئے قیمتی جانوں کے ضیاع پر دکھ اور غمزدہ خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

پی ٹی آئی کا عمران اور بشریٰ کے خلاف مقدمات واپس لینے کا مطالبہ

پشاور: اتوار کو پی ٹی آئی کی ایک مشاورتی کانفرنس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں پی ٹی آئی کے بانی عمران خان اور بشریٰ بی بی کے خلاف من گھڑت اور سیاسی بنیادوں پر مبنی مقدمات' واپس لینے، عدلیہ کی آزادی اور وقار کے تحفظ اور خیبر پختونخوا کے آئینی اور مالی حقوق کی فراہمی کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں صوبے کے انتخابی مینڈیٹ کا احترام، قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ کے تحت اس کے تین فیصد حصے کی ادائیگی، ضم شدہ اضلاع کے تئیں ریاست کے وعدوں کی تکمیل اور ان کسانوں کے لیے معاوضے کا بھی مطالبہ کیا گیا، جن کا دعویٰ تھا کہ گندم کے جاری بحران کی وجہ سے تقریباً 900 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ کانفرنس میں ملک بھر سے پی ٹی آئی رہنماؤں، اراکین قومی و صوبائی اسمبلی، سینیٹرز اور پارٹی کے دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ شرکاء نے موجودہ سیاسی صورتحال، آئین و قانون کی بالادستی، عدلیہ کی آزادی، خیبر پختونخوا کی صورتحال، ضم شدہ اضلاع کے حقوق، این ایف سی ایوارڈ میں صوبے کا حصہ اور گندم کے جاری بحران پر تبادلہ خیال کیا۔ قرارداد پی ٹی آئی کے مرکزی رہنما اسد قیصر نے پیش کی جسے شرکاء نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ عمران خان اور بشریٰ بی بی کے خلاف تمام مقدمات فوری طور پر واپس لیے جائیں اور سیاسی انتقام کا سلسلہ بند کیا جائے۔

بلوچستان کے علاقہ ماشکیل میں ایف سی کے مرکزی کیمپ پر حملہ

بلوچستان: بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری بیان میں کہا ہے کہ سرمچاروں نے 29 اگست 2026 کو دن کے ٹھیک ساڑھے تین بجے ماشکیل شہر پر ایک منظم، مربوط اور ہمہ جہتی گوریلا کارروائی کا آغاز کیا۔ شہر پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے سرمچاروں کو چھ دستوں میں تقسیم کیا گیا تھا، جنہوں نے پوزیشنیں سنبھال کر بیک وقت اپنے اپنے طے شدہ اہداف پر حملہ کر کے پورے شہر کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن کا آغاز کرتے ہوئے پہلے مرحلے میں سرمچاروں نے شہر کے تمام داخلی و خارجی راستوں پر ناکہ بندی کر کے اسنیپ چیکنگ کا عمل شروع کیا۔ اس دوران سرمچاروں کے ایک دستے نے کسٹم تھانے کو مکمل اپنے قبضے میں لے کر وہاں موجود تمام اہلکاروں کو حراست میں لے لیا۔ تھانے کو ریکارڈز سمیت نذر آتش کر دیا گیا اور کسٹم کی ایک گاڑی تنظیمی تحویل میں لے لی گئی۔ حراست میں لیے گئے اہلکاروں کو بعد ازاں باحفاظت رہا کر دیا گیا۔ ناکہ بندی کے دوران جب قابض فوج کی کمک نے اسی مقام پر پیش قدمی کی کوشش کی تو پہلے سے مستعد سرمچاروں نے ان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے 4 اہلکار موقع پر ہی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے، جس کے بعد دشمن پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے مرحلے میں سرمچاروں نے پولیس تھانے پر حملہ کر کے کامیابی سے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں موجود تمام اہلکاروں کو گرفتار کیا۔ تھانے میں موجود تمام اسلحہ اور حربی سامان کو اپنے تحویل میں لینے کے بعد سرمچاروں نے تھانے کو سرکاری ریکارڈز سمیت جلا دیا۔ تنظیم کی جنگی اصولوں اور بلوچیت کے تحت تمام گرفتار اہلکاروں کو باعزت محفوظ راستہ دیا گیا۔ اس کے بعد سرمچاروں نے تھانے میں خود پوزیشنیں سنبھال کر فرنٹیئر کور (ایف سی) کے مرکزی کیمپ پر حملہ شروع کر دیا۔ اس دوران فوج کے ایک کواڈ کاپٹر کو سرمچاروں نے فضا میں ہی نشانہ بنا کر مار گرایا۔ قابض فوج نے بوکھلاہٹ میں کئی مارٹر گولے فائر کیے جو اطراف کی شہری آبادی پر گر گئے۔ ترجمان نے کہا کہ تیسرے مرحلے میں سرمچاروں نے ماشکیل میں فرنٹیئر کور (ایف سی) کے مرکزی کیمپ کے مرکزی گیٹ کے قریب پوزیشنیں سنبھال کر حملہ کیا۔ کیمپ کے گیٹ کے قریب واقع دو سکیورٹی چوکیوں کو سرمچاروں نے ایل ایم جی، راکٹ لانچرز اور گرنیڈ لانچرز سے تباہ کر دیا، جس سے ایف سی کے 5 اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ادھر کمشنر ہاؤس کے قریب ایف سی کی ایک بکتر بند گاڑی سمیت تین گاڑیوں نے سرمچاروں کو گھیرنے کی کوشش کی، جسے ہمارے مستعد دستوں نے بروقت جوابی کارروائی سے ناکام بنا کر پسپا کر دیا۔ اس معرکے میں ایف سی کے مزید 3 اہلکار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

کھاد کا بحران بنگلہ دیش میں غربت کا خطرہ بڑھا سکتا ہے: عالمی بینک

عالمی بینک نے خبردار کیا ہے کہ بنگلہ دیش میں کھاد کی بروقت فراہمی متاثر ہونے سے چاول کی پیداوار میں کمی واقع ہو سکتی ہے

ڈھاکہ: عالمی بینک نے خبردار کیا ہے کہ بنگلہ دیش میں کھاد کی بروقت فراہمی متاثر ہونے سے چاول کی پیداوار میں کمی واقع ہو سکتی ہے، جس کے نتیجے میں خوراک کی قیمتیں بڑھنے اور مزید لاکھوں افراد کے غربت میں دھکیلنے کا خطرہ ہے۔ عالمی بینک کے مطابق ایران کے خلاف امریکی جنگ اور اس کے عالمی اثرات کے باعث 2026 میں بین الاقوامی کھاد کی قیمتوں میں تقریباً 30 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ رواں سال کی پہلی سہ ماہی میں ہی کھاد کی قیمتوں میں 12 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا جا چکا ہے۔ عالمی بینک نے گزشتہ ماہ ہنگامی بنیادوں پر کھاد درآمد کرنے کے لیے 30 کروڑ ڈالر کی مالی معاونت فراہم کی تھی۔ اس منصوبے کے تحت تقریباً 30 لاکھ چھوٹے اور معمولی کسانوں کو بروقت کھاد کی فراہمی یقینی بنانا مقصود ہے۔ یہ مالی معاونت موجودہ امان اور آئندہ بورو فصلوں کے لیے قلیل مدتی ہنگامی مدد کے طور پر دی گئی ہے، جبکہ بنگلہ دیش کی طویل مدتی کھاد کی ضروریات یا مستقل سبسڈی اس کا حصہ نہیں ہیں۔ بنگلہ دیش میں سالانہ تقریباً 66 لاکھ ٹن کھاد استعمال ہوتی ہے، جس میں تقریباً 75 فیصد حصہ چاول کی کاشت کا ہے۔ ملک اپنی کھاد کی 85 فیصد سے زیادہ ضروریات درآمدات کے ذریعے پوری کرتا ہے، جس کے باعث عالمی منڈی میں رسد متاثر ہونے کی صورت میں بنگلہ دیش کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ عالمی بینک کے مطابق مشرق وسطیٰ کے ممالک پر انحصار بھی اس صورتحال کو مزید حساس بناتا ہے۔ سعودی عرب نے 2025 میں بنگلہ دیش کو درکار ڈائی امونیم فاسفیٹ (DAP) کا تقریباً ایک تہائی فراہم کیا تھا۔ دوسری جانب بنگلہ دیش کی سات میں سے تین کھاد فیکٹریاں گیس کی قلت کے باعث بند ہیں، جس کی وجہ سے درآمدات مزید اہم ہو گئی ہیں۔ ممکنہ قلت سے بچنے کے لیے حکومت نے گزشتہ دو ہفتوں کے دوران مختلف اقسام کی 4 لاکھ 80 ہزار ٹن کھاد درآمد کرنے کی منظوری دی ہے۔ بنگلہ دیش میں امان کا سیزن جولائی سے اکتوبر جبکہ بورو کاشت اکتوبر سے اپریل تک جاری رہتی ہے۔ دونوں فصلیں ملک کی مجموعی چاول کی پیداوار کا 90 فیصد سے زیادہ فراہم کرتی ہیں اور ان کے لیے 43 لاکھ ٹن سے زائد کیمیائی کھاد درکار ہوتی ہے۔ عالمی بینک کا کہنا ہے کہ اگر کسانوں کو بروقت کھاد دستیاب نہ ہوئی تو وہ اس کے استعمال میں کمی کر سکتے ہیں، جس کا براہ راست اثر فصل کی پیداوار پر پڑے گا۔ چونکہ چاول بنگلہ دیش کے گھریلو غذائی استعمال کا بنیادی حصہ ہے، اس لیے پیداوار میں کمی کے نتیجے میں خوراک کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہو سکتا ہے۔ غریب گھرانے اس صورتحال سے زیادہ متاثر ہوں گے کیونکہ ان کے بجٹ کا بڑا حصہ خوراک پر خرچ ہوتا ہے۔

امارت اسلامیہ امریکہ کے ساتھ

تعلقات کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہی ہے: متقی

کابل: افغانستان سے امریکی افواج کے انخلا کے پانچ سال بعد، کابل کا کہنا ہے کہ وہ واشنگٹن کے ساتھ تعلقات میں ایک نیا باب کھولنے کے لیے تیار ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے جاپان کے کیوڈو نیوز کو بتایا کہ کابل امریکہ کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہا ہے اور دونوں فریق باہمی احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر بات چیت کر سکتے ہیں۔ امارت اسلامیہ کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے کہا کہ ہم امریکہ کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دونوں فریق باہمی احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر بات چیت کر سکتے ہیں۔ تسلیم کرنا اگلے مرحلے کا مسئلہ ہے۔ سیاسی تجزیہ کار، داؤد شیراز نے کہا کہ امریکہ اور افغانستان کے درمیان تعلقات قائم کرنا ناممکن نہیں ہے، کیونکہ امریکہ کو ہماری ضرورت ہے اور اس سرزمین کی ضرورت ہے، امریکہ نے کچھ کھویا ہے، اور افغانستان کو الگ تھلگ رکھنا ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ ان تعلقات کے قائم ہونے سے ہمارے لیے خاص فوائد بھی ہیں۔ متقی نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ افغانستان کے موجودہ حالات کی روشنی میں امارت اسلامیہ کے بارے میں اپنے موقف پر نظر ثانی کرے۔ اپنے تبصرے کے ایک اور حصے میں، وزیر خارجہ نے افغانستان اور جاپان کے درمیان تعلقات کو تاریخی اور قریبی قرار دیتے ہوئے ٹوکیو میں افغان سفارت خانے میں آپریشن دوبارہ شروع کرنے پر زور دیا۔ بین الاقوامی تعلقات کے تجزیہ کار عزیز معارج نے کہا کہ جاپان ایک مینوفیکچرنگ اور صنعتی ملک ہے اور اس کے مشرقی اور مغربی بلاکس کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ اس نے ہمیشہ افغانستان کو غیر مشروط مدد فراہم کی ہے اور اس کا افغانستان میں مداخلت کا کوئی سیاسی ایجنڈا یا ارادہ نہیں ہے۔ ماسکو کے ساتھ تعلقات کے بارے میں متقی نے کہا کہ روس کے ساتھ فوجی اور تکنیکی تعاون کا معاہدہ روسی ساختہ ہتھیاروں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لیے ہے اور اس کا مقصد کسی خاص ملک کے خلاف نہیں ہے۔ ایک سیاسی تجزیہ کار، اختر راسخ نے کہا کہ ہم ماسکو کے جتنا قریب پہنچیں گے، پاکستان کی انٹیلی جنس سروسز کے ذریعے مغربی انٹیلی جنس کی مداخلت اتنی ہی زیادہ ہو جائے گی، جو افغانستان میں ایک بار پھر مغرب اور پاکستان کی آئی ایس آئی کے ایجنڈوں سے چلائی جانے والی پراکسی جنگوں کے سامنے آ جائے گی۔ روس اب تک واحد ملک ہے جس نے امارت اسلامیہ کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا ہے، جب کہ کابل بھی امریکہ، جاپان اور دیگر ممالک کے ساتھ روابط بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

جبری گمشدگیوں کا عالمی دن

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے متاثرہ خاندانوں کا اپنے پیاروں کی بازیابی کا مطالبہ

بلوچستان: جبری گمشدگیوں کے عالمی دن کے موقع پر بلوچستان سے جبری طور پر لاپتہ افراد کے اہلِ خانہ نے اپنے پیاروں کی بازیابی، ان کے بارے میں معلومات فراہم کرنے اور انہیں قانون کے مطابق عدالتوں کے سامنے پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ برسوں سے جاری انتظار نے انہیں شدید ذہنی اذیت، بے یقینی اور مشکلات سے دوچار کر رکھا ہے، تاہم اپنے پیاروں کی واپسی کی امید اب بھی برقرار ہے۔ سعید احمد کی والدہ نے اپنے بیٹے کی جبری گمشدگی کو 13 سال مکمل ہونے پر کہا کہ ایک ماں کا انتظار آج بھی ختم نہیں ہوا۔ ان کے مطابق وہ گزشتہ 13 سال سے اس امید میں ہیں کہ شاید کسی دن ان کے بیٹے کے بارے میں کوئی خبر ملے یا وہ واپس گھر آ جائے، لیکن آج تک خاندان کو یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ لاپتہ افراد کو کہاں رکھا گیا ہے اور ان کے خاندانوں کو ان کے بارے میں معلومات کیوں فراہم نہیں کی جاتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی ماں سے اس کا بیٹا چھین لینا صرف ایک فرد کو لاپتہ کرنا نہیں بلکہ پورے خاندان کو برسوں کے انتظار اور اذیت میں مبتلا کرنا ہے۔ مہر گل مری کی بہن نے بھی اپنے بھائی کی 11 سالہ جبری گمشدگی کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مہر گل مری گریڈ 18 کے سرکاری افسر اور ڈپٹی ڈائریکٹر تھے۔ ان کے مطابق 2015 میں رات تقریباً تین بجے سرکاری اداروں کے اہلکاروں نے ان کے گھر پر چھاپہ مارا اور مہر گل مری کو اہلِ خانہ کے سامنے اپنے ساتھ لے گئے، جس کے بعد سے خاندان کو ان کے بارے میں کوئی معلومات نہیں دی گئیں۔ مہر گل مری کی بہن کا کہنا تھا کہ بھائی کی بازیابی کے لیے انہوں نے برسوں جدوجہد کی اور مختلف مشکلات کا سامنا کیا، تاہم امید نہیں چھوڑی۔ ان کے مطابق بھائی کی گمشدگی نے پورے خاندان کو شدید متاثر کیا، جبکہ ان کی والدہ مسلسل پریشانی اور ذہنی اذیت کے باعث شدید متاثر ہوئیں اور بالآخر اسی غم میں انتقال کر گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہر گل مری کی گمشدگی کے بعد خاندان کو ہراساں کیا جاتا رہا، گھر پر چھاپے مارے گئے اور انہیں خود بھی گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے لاپتہ افراد کے لیے آواز اٹھانے والے دیگر افراد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں لاپتہ افراد کے اہلِ خانہ اور ان کے لیے آواز بلند کرنے والے کارکن بھی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ لاپتہ افراد کے مسئلے پر آواز اٹھانے والوں کو خاموش کرنے کے بجائے ان کے تحفظ اور آزادی کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ دادشاہ بلوچ کی والدہ نے بھی اپنے بیٹے کی جبری گمشدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے بیٹے کو لاپتہ ہوئے پانچ ماہ گزر چکے ہیں اور یہ دوسری مرتبہ ہے کہ انہیں اس اذیت سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے 30 اگست کے موقع پر اپیل کی کہ دادشاہ بلوچ سمیت تمام لاپتہ افراد کے لیے آواز بلند کی جائے۔ جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کی مناسبت سے وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے زیر اہتمام آج کوئٹہ پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں جبری لاپتہ افراد کے لواحقین سمیت مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مظاہرے سے وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ، جبری لاپتہ جہانزیب محمد حسنی، سدیس لانگو، بیبرگ قمبرانی، محمود علی لانگو، نعمت اللہ بلوچ، محمد ریاض ساتکزئی، علی اصغر اور مٹھا خان مری کے لواحقین، جبکہ کمیونسٹ پارٹی کے رہنما کریم پرہاد نے خطاب کیا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

تہذیب اخلاق ۔ بے راہ روی کے دور میں کرنے کا اہم کام

حسن اخلاق بہت آسان کام نہیں ہے، اس کے لیے ایمان پر ثابت قدمی، قرآن کریم کی تلاوت، سنت نبوی کو معمولات زندگی بنانا، عبادات کی پابندی، نفس کا محاسبہ کرتے رہنا انتہائی ضروری ہے، اس کام میں نیک لوگوں کی صحبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے، سچائی، امانت داری، عدل، صبر، شکر، تواضع، عفوو درگذر، حیا، سخاوت، رحم دلی، نرم دم گفتگو، ایفاء وعدہ، والدین کی خدمت، صلہ رحمی اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کا مزاج اخلاص کے ساتھ بنتا ہے۔ یوں تو اخلاقی اصلاح کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے، لیکن موجودہ دور میں اس کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، کیوں کہ برائیاں سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی آرہی ہیں، مادہ پرستی، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتانے کا مزاج عام ہے

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

تہذیب دو معنی میں استعمال ہوتا ہے، اس کا ایک معنی کسی قوم یا معاشرے کی ثقافت، فنون، زبان، مذہب وروایات کی ترقی کے آتے ہیں، یہ ثقافت کے مترادف کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے، لیکن یہاں تہذیب کے معنی سلیقہ اور ترتیب کے ہیں، جس کو ایک جملہ میں بیان کرنا ہو تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے معنی تراش خراش کر کسی چیز کو خوبصورت بنانے کے آتے ہیں، اس کا دائرہ آداب وروایات، ثقافتی اصول واخلاقیات تک پھیلا ہوا ہے، یہ انسانوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے، باہمی احترام اور تعاون کو فروغ دینے میں معاون ہوتا ہے، اخلاق، خلق سے مشتق ہے، جس کے معنی عادت، طبیعت، کردار اور باطنی صفات کے آتے ہیں، امام غزالیؒ کے مطابق اخلاق، نفس کی اس کیفیت کا نام ہے، جس سے اعمال بغیر کسی تکلیف کے آسانی سے صادر ہوں، حسن اخلاق سے مراد وہ عمدہ صفات ہیں جو انسان کے کردار میں رچ بس جائیں اور اس کا اظہار عملی زندگی میں اس قدر بار بار ہوا کرے کہ وہ عادت کے مثل ہو جائے۔

قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا بار بار ذکر کیا گیا ہے، آپ کی نرمی اور حسن سلوک کی تعریف کی گئی ہے کہ اللہ کی رحمت کے سبب آپ ان کے لیے نرم مزاج ہیں، اگر آپ سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے (آل عمران: ۱۵۹) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عدل اور احسان (سورۃ النحل: ۹۰) معاف کرنے (ال عمران: ۱۳۴) ''اچھے سے گفتگو کرنے'' (سورۃ البقرہ: ۸۳) وغیرہ کا حکم دیا، اسی طرح احادیث نبویہ میں بھی بعثت کا مقصد اچھے اخلاق کی تکمیل (مسند احمد) قرار دیا، آپ نے فرمایا: تم میں بہترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں (بخاری) فرمایا کہ قیامت کے دن میزان میں سب سے بھاری عمل حسن اخلاق ہی ہوگا (ترمذی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ مقام کی ضمانت دی، جس کے اخلاق اچھے ہوں (ابو داؤد) اور ایمان والوں میں کامل ایمان والا بھی اسی کو قرار دیا گیا (اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا (ترمذی) اسلام میں حسن اخلاق پر اس قدر زور اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی رضا کے حصول، معاشرتی امن، پُرسکون زندگی، خاندانی استحکام، دعوت اسلام کی کامیابی کے ساتھ دنیا وآخرت کی کامیابی کے لیے بھی انتہائی اہم اور ضروری ہے، اچھے اخلاق سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے، محبت، بھائی چارہ اور انصاف کی فضا بنتی ہے، والدین، اولاد، میاں بیوی اور رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کا مزاج حسن اخلاق سے ہی بنتا ہے، دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ حسن اخلاق بہت آسان کام نہیں ہے، اس کے لیے ایمان پر ثابت قدمی، قرآن کریم کی تلاوت، سنت نبوی کو معمولات زندگی بنانا، عبادات کی پابندی، نفس کا محاسبہ کرتے رہنا انتہائی ضروری ہے، اس کام میں نیک لوگوں کی صحبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے، سچائی، امانت داری، عدل، صبر، شکر، تواضع، عفوو درگذر، حیا، سخاوت، رحم دلی، نرم دم گفتگو، ایفاء وعدہ، والدین کی خدمت، صلہ رحمی اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کا مزاج اخلاص کے ساتھ بنتا ہے۔

یوں تو اخلاقی اصلاح کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے، لیکن موجودہ دور میں اس کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے،

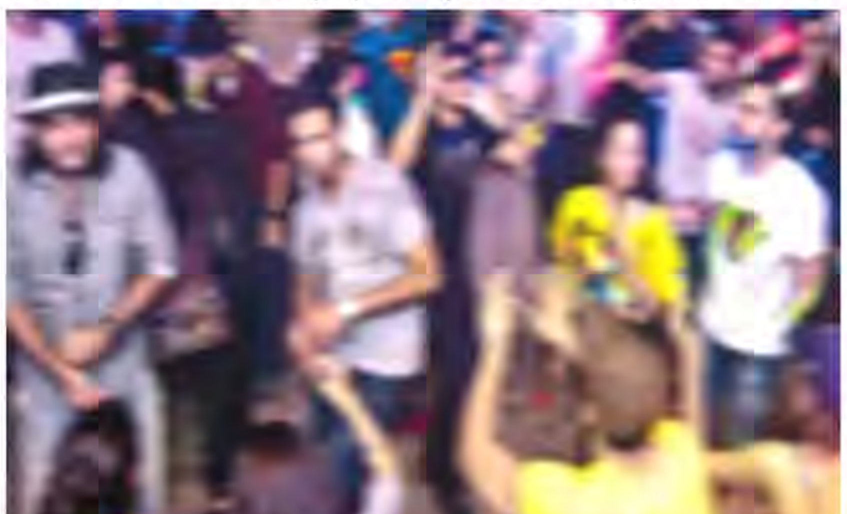

کیوں کہ برائیاں سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی آرہی ہیں، مادہ پرستی، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتانے کا مزاج عام ہے، یہ وہ دور ہے کہ جب کسی غلط بات کو غلط کہیے تو دس لوگ مل کر آپ کو غلط ثابت کرنے لگیں گے، آپ ان کی غلطی کی اصلاح تو کر نہیں پائیں گے، وہ لوگ اس قدر آپ کی اصلاح میں لگ جائیں گے کہ آپ خاموش ہو جائیں گے اور غلط لکھنے، بولنے والے اتنی بار غلط بولیں گے کہ اسے ہی صحیح سمجھا جانے لگے گا، پہلے کہا جاتا تھا کہ جھوٹ اس قدر بولو اور اتنی بار بولو کہ وہ لوگوں کو سچ لگنے لگے، موجودہ دور میں جو بات مشہور ہے وہ یہ کہ غلطی کو اتنی بار دہراؤ اور اس کے لیے اتنے ہم نوا بنا لو کہ وہی صحیح اور درست معلوم ہونے لگے، ایسے لوگوں کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ حقائق کسی ماننے والے کی محتاج نہیں ہوتی، غلط کو صحیح قرار دینے سے غلط صحیح نہیں ہو سکتا، اہل علم کے نزدیک جو صحیح ہے وہ صحیح ہے، اس کا اطلاق، خیالات، کردار سب پر ہوتا ہے، بے حیائی، نفرت انگیز گفتگو، رشوت، دھوکہ دہی، بے ایمانی اور پروپیگنڈے کی نفسیات نے اخلاقی اقدار کو سخت نقصان پہونچایا ہے، اس کا تقاضہ ہے کہ تہذیب اخلاق پر محنت کی جائے، کیوں کہ یہ نہ صرف فردکی شخصیت کو سنوارتی ہے، بلکہ ایک مثالی خاندان، مضبوط صالح معاشرہ کی بنیاد میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تہذیب اخلاق کے فروغ میں بنیادی طور پر دو شخص کا اہم کردار ہوتا ہے، ایک اچھا استاذ اور دوسرے والدین، جس میں گھر کا ماحول بھی شامل ہے، اچھا استاذ اخلاقی اعتبار سے بگڑے ہوئے شاگردوں کو راہ راست پر لے آتا ہے، اس کام میں استاذ کے اپنے کردار کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، اس لیے کہ اگر استاذ خود ہی عملی طور پر رذائل اور بُری عادتوں میں مبتلا ہے تو وہ شاگرد کو حسن اخلاق سے آراستہ نہیں کر سکتا، اگر وہ خود ہی اوقات کی پابندی نہیں کرتا تو بچے وقت کے پابند نہیں ہو سکیں گے، اگر وہ نماز کا پابند نہیں ہے تو بچے کو وہ نمازی نہیں بنا سکتا، وہ غیبت، چغل خوری، لعن طعن میں مشغول رہتا ہے تو ہمیں ایسے استاذ کے ذریعہ بچوں میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کے ترسیل کی امید نہیں لگانی چاہیے، اسی طرح اگر استاذ تمباکو، گٹکا وغیرہ کھاتا ہے تو عجیب نہیں کہ بچہ بھی ان کی نقل کرنے لگے، میں نے بعض لوگوں کو تمباکو کھاتے دیکھا تو پوچھا کہ تم نے یہ کب سے شروع کر دیا، کہنے لگا کہ استاذ تمباکو کھاتے تھے اور مجھ کو لگانے کو کہتے تھے، دھیرے دھیرے میں بھی اس کا عادی ہو گیا، اب تو حقہ پینا کم ہو گیا ہے، میں نے کئی لوگوں کو پایا کہ وہ حقہ اس لیے پینے لگے کہ استاذ نے انہیں چلم سلگانے پر مامور کر رکھا تھا اور اس کو سلگانے کے لیے حقہ پینا بھی پڑتا تھا تب چلم کی آگ صحیح سے بھڑکتی تھی، دھیرے دھیرے بچے کو اس کی عادت ہو گئی، یہ بچہ شاگرد بھی ہو سکتا ہے اور لڑکا بھی۔

یہی حال والدین کا ہے، اگر گھر میں میاں بیوی، ساس بہو، نند بھاوج اور بھائی، بھائی میں جھگڑے ہوتے ہیں، تو بچوں میں وہ سارے رذائل آجائیں گے جو جھگڑے اور اس کے مقدمات ہیں اور جلد ہی دیکھتے دیکھتے وہ اس لڑائی کا حصہ بن جائے گا اور جھگڑا ختم کرانے کے بجائے کسی کا طرف دار بن کر لڑنے لگے گا، دھیرے دھیرے وہ اس کی فطرت بن جائے گی اور بعد میں وہ گھر ہی نہیں سماج اور ملک وملت کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوگا، خواجہ غلام السیدین ماہر تعلیم تھے، فرماتے تھے کہ جب ساری دنیا اصلاح سے مایوس ہو جاتی ہے تو دو شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جو کبھی مایوس نہیں ہوتیں، ایک اچھا استاذ، دوسری اس کی ماں، جو ہر دم پُرامید ہوتی ہے کہ یہ اچھا بن جائے گا، اخلاقی اعتبار سے بھی اور تعلیمی اعتبار سے۔

موجودہ دور، جسے اکثر بے راہ روی، اخلاقی پستی اور فکری انتشار کا دور کہا جاتا ہے، اس میں معاشرے کی اصلاح اور تہذیب واخلاق کا احیاء سب سے بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ سوشل میڈیا کا بے لگام استعمال، مغربی ثقافت کی اندھی تقلید اور مادی دوڑ نے نوجوان نسل کو اپنی روایات اور دینی اقدار سے دور کر دیا ہے۔ اس پُرآشوب دور میں تہذیب واخلاق کی حفاظت اور فروغ کے لیے درج ذیل اہم ترین کام کرنے کی ضرورت ہے: اصلاحِ معاشرہ کا آغاز ہمیشہ اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ جب تک ہم خود اخلاقی طور پر مضبوط نہیں ہوں گے، دوسروں پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ جھوٹ، فریب، اور بددیانتی جیسے امراض سے خود کو پاک کر کے معاشرے کے لیے ایک عملی نمونہ (رول ماڈل) بننا پہلا اہم قدم ہے۔ موجودہ دور میں والدین کی ذمہ داری دگنی ہو چکی ہے۔ بچوں کو صرف مادی سہولیات دینا کافی نہیں، بلکہ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت سب سے اہم ہے۔ موبائل اور انٹرنیٹ کا مثبت استعمال: بچوں کو ٹیکنالوجی کے تعمیری استعمال کی طرف راغب کرنا اور سکرین ٹائم پر نظر رکھنا۔ دوستانہ ماحول: گھر میں ایسا ماحول بنانا جہاں بچے باہر کی گمراہیوں کے بجائے اپنے والدین سے رہنمائی لیں۔ آج کا تعلیمی نظام صرف ڈگریاں اور روزگار فراہم کرنے پر مرکوز ہے، جبکہ کردار سازی کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ نصابِ تعلیم میں اخلاقی، انسانی اور دینی قدروں کو شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تا کہ نئی نسل مادی طور پر کامیاب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی بن سکے۔ بے راہ روی پھیلانے میں انٹرنیٹ اور میڈیا کا بڑا ہاتھ ہے، لیکن اسی ہتھیار کو اصلاح کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے برائی اور فحاشی کے طوفان کے سامنے اچھے اخلاق، سچائی اور تہذیب کے بیانیے کو مضبوطی سے پیش کیا جائے۔ معاشرے میں بڑھتی ہوئی مادہ پرستی، نمائش اور شادی بیاہ کی فضول رسومات نے لوگوں کو سودی قرضوں اور اخلاقی بگاڑ کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ زندگی میں سادگی اپنانا، نکاح کو آسان بنانا اور کمزور طبقات کا استحصال روکنا اس دور کا ایک بڑا اخلاقی کام ہے۔

بچپن میں اگر تہذیب اخلاق پر توجہ نہیں دی گئی اور بچہ خاندانی، گھریلو ماحول، سماجی، بے راہ روی، بُروں کی صحبت کی وجہ سے بد اخلاق ہو گیا تو اصلاح کا ایک موقع اہل اللہ کی صحبت بھی ہے، یہ اہل اللہ ہر دور میں رہے ہیں، آئندہ بھی رہیں گے، لیکن اس کے لیے اللہ کے ولی کا انتخاب کرنا چاہیے، ہر گلی، چوراہے پر جو اصلاح کے لیے پیروں کے نام سے ادارے کھلے ہوئے ہیں، اس سے اجتناب کرنا چاہیے، ورنہ اخلاقی بگاڑ کا مزید اندیشہ ہے، حسن اخلاق پیدا کرنے اور تہذیب اخلاق کے لیے یہ چند طریقے پیش کیے گیے، لیکن اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ آپ کی سمجھ میں آئے تو اسے بھی برتیے، تدبیر مبتلی بہ کی زیادہ کارگر ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو حسن اخلاق کی دولت سے مالا مال کرے۔ آمین۔

روز نامہ 'ممبئی رابطہ' میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

ڈیجیٹل دور میں بھی پرنٹ میڈیا کا چراغ روشن ہے

سکاڑ کے یومِ تاسیس میں لیاقت شیداء سر کی خصوصی شرکت

گزشتہ روز شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سیکریٹری اور مہاراشٹر ٹیچر ایسوسی ایشن کے ضلعی صدر لیاقت شیداء سر نے مقبولِ عام مراٹھی روزنامہ سکاڑ کے یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ پروقار تقریب میں خصوصی شرکت کی۔ یہ خوبصورت اور باوقار تقریب ہوٹل مراٹھا دربار میں منعقد ہوئی، جس میں شہر کی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی سرکردہ شخصیات، سماجی و تعلیمی نمائندگان اور صحافتی حلقوں سے وابستہ معزز افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران لیاقت شیداء سر نے روزنامہ سکاڑ کے مدیر ابھیے سوپیکر اور یونٹ ہیڈ سنجے پاٹل سے خصوصی ملاقات کی اور ان کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے انہیں یوم تاسیس کی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر انہوں نے روزنامہ سکاڑ کی صحافتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آج کا دور تیزی سے ڈیجیٹل میڈیا کی جانب بڑھ رہا ہے، جہاں چند لمحوں میں خبریں موبائل فون اور سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا بھر میں پہنچ جاتی ہیں، ایسے وقت میں بھی کسی اخبار کا باقاعدگی کے ساتھ شائع ہونا اور عوام تک معتبر معلومات پہنچانا یقیناً قابلِ تحسین اور قابلِ ستائش عمل ہے۔ لیاقت شیداء سر نے کہا کہ پرنٹ میڈیا خواہ وہ کسی بھی زبان سے تعلق رکھتا ہو، اپنی ایک منفرد شناخت اور اہمیت رکھتا ہے اور آج بھی اپنی جگہ بنا کر مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل انقلاب نے اطلاعات کے ذرائع اور انداز ضرور تبدیل کیے ہیں، لیکن پرنٹ میڈیا کی وقعت، اعتبار اور معاشرے میں اس کے کردار کو ختم نہیں کیا جا سکا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ہم پرنٹ میڈیا کے تحفظ، بقاء اور استحکام کے لیے ہمیشہ تیار رہیں گے، کیونکہ ذمہ دار اور معیاری صحافت معاشرے کی تعمیر واصلاح میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پرنٹ میڈیا محض کاغذ پر چھپنے والی خبروں کا نام نہیں بلکہ یہ معاشرے کی تاریخ، عوام کی آواز اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک دستاویزی سرمایہ بھی ہے۔ ڈیجیٹل انقلاب کے باوجود سکاڑ جس عزم، تسلسل اور پیشہ ورانہ انداز کے ساتھ اپنی صحافتی ذمہ داری نبھا رہا ہے، وہ قابلِ مبارکباد ہے۔ انہوں نے مدیر ابھیے سوپیکر اور یونٹ ہیڈ سنجے پاٹل کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور کے چیلنجز کے درمیان اخبار کی اشاعت کو جاری رکھنا اور پرنٹ میڈیا کو استحکام فراہم کرنا ایک قابلِ قدر صحافتی خدمت ہے۔ لیاقت شیداء سر نے اس موقع پر روزنامہ سکاڑ کی پوری ٹیم کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ اخبار مستقبل میں بھی حقائق، ذمہ دارانہ صحافت، عوامی مسائل کی ترجمانی اور معاشرے کی مثبت رہنمائی میں اپنا موثر کردار ادا کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ زبان کوئی بھی ہو، صحافت کا بنیادی مقصد عوام تک درست معلومات پہنچانا، معاشرتی مسائل کو اجاگر کرنا اور مثبت فکر کو فروغ دینا ہے، اس لیے ہر زبان کے پرنٹ میڈیا کی بقاء اور ترقی دراصل صحافت کی مضبوط روایت کی بقاء ہے۔ تقریب کا ماحول نہایت خوشگوار، شائستہ اور پُروقار رہا۔ اس موقع پر لیاقت شیداء سر کے علاوہ عابد پٹھان سر، نلیش کچوے سمیت شہر کی متعدد سرکردہ شخصیات بھی موجود تھیں۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی موجودگی نے اس تقریب کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا۔ روزنامہ سکاڑ کے یومِ تاسیس کی یہ تقریب صرف ایک اخبار کی سالگرہ نہیں بلکہ پرنٹ صحافت کے عزم، جدوجہد اور زندہ روایت کا جشن بھی تھی۔ ایک ایسے زمانے میں جب اطلاعات کی دنیا برق رفتاری سے بدل رہی ہے، سکاڑ کی مسلسل اشاعت اس بات کا ثبوت ہے کہ سنجیدہ، باوقار اور ذمہ دار صحافت کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔ لیاقت شیداء سر کی خصوصی شرکت، مدیر اور یونٹ ہیڈ کی حوصلہ افزائی، پرنٹ میڈیا کے تحفظ و بقاء کے عزم اور ان کے فکر انگیز خیالات نے اس تقریب کو مزید یادگار بنا دیا۔

خیال اثر

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
یکم ستمبر ۲۰۲۶

نوجوانوں تک رسائی کی مساعی

جس وقت سے ملک میں نوجوانوں میں شعور بیدار ہوا ہے اور وہ اپنے حقوق کیلئے خود ہی جدوجہد کے راستے اختیار کر رہے ہیں اور کسی بھی سیاسی جماعت پر انحصار کرنے سے گریز کر رہے ہیں ایسے میں سیاسی جماعتوں کی جانب سے نوجوانوں تک رسائی کی کوششیں زیادہ ہوگئی ہیں۔ خاص طور پر حکومت اور بی جے پی کی جانب سے ایسی کوششوں میں تیزی پیدا ہوگئی ہے۔ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی نے اس کی شروعات کی تھی اور انہوں نے پہلی مرتبہ نصف شب کو خود ریکارڈ کردہ انسٹا گرام ویڈیو پوسٹ کی تھی۔ انہوں نے اس طرح سے نوجوانوں تک رسائی حاصل کرنے اور ان تک اپنی بات پہونچانے کی کوشش کی تھی۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی بہت پہلے ہی سے وقفہ وقفہ سے نوجوانوں تک رسائی حاصل کرنے اور ان کے درمیان پہونچنے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ جس وقت ملک میں نوجوانوں نے اپنے مطالبات کی تائید میں احتجاج شروع کیا تھا راہول گاندھی نوجوانوں اور طلباء کے درمیان پہونچنے شروع ہو گئے تھے۔ انہوں نے راجستھان کے کوٹا میں طلباء کے درمیان پہونچ کر ان کے مسائل سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے ساتھ بات چیت کی تھی۔ اس کے بعد وہ دہرہ دون بھی گئے اور پھر انہوں نے لکھنو میں بھی طلباء کی گونج پروگرام منعقد کیا تھا۔ دہلی کے جنتر منتر پر جو احتجاج شروع ہوا تھا اور نوجوانوں نے مرکزی وزیر کی حیثیت سے دھرمیندر پردھان کے استعفی کو یقینی بنایا تھا اس وقت سے بی جے پی اور مرکزی حکومت کو بھی نوجوانوں تک رسائی کی اہمیت کا اندازہ ہونے لگا تھا اور اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ نوجوانوں تک رسائی آج کے وقت میں بہت ضروری ہوگئی ہے اور جو میڈیا ہے اس کی اہمیت ختم ہوگئی ہے اور نوجوان سوشیل میڈیا پر زیادہ انحصار کرنے لگے ہیں اور اسی پر بھروسہ بھی کر رہے ہیں۔ اسی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے انسٹا گرام پر چند دن میں چار ویڈیوز پوسٹ کئے تھے اور نوجوانوں سے خود کو جوڑنے کی پہل کی تھی۔ اب بی جے پی نے اس پر ساری توجہ مرکوز کر دی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ بی جے پی کے قومی صدر نتن نابن نے پارٹی کے درجنوں نوجوان قائدین کو دہلی طلب کیا تھا اور نوجوانوں کے تعلق سے ان کی رائے حاصل کرتے ہوئے پارٹی کی حکمت عملی تیار کی ہے۔ انہوں نے حال ہی میں پارٹی کی ذمہ داریوں میں بھی بدلاؤ کیا ہے اور ایسے چہروں کو شامل کیا گیا ہے جو ان کے مطابق نوجوانوں تک زیادہ رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اب بی جے پی اور مرکزی حکومت نے نئی حکمت عملی اختیار کی ہے۔ حکومت کی جانب سے اب مرکزی وزراء کو یونیورسٹیز کے دورہ کی ہدایت دی گئی ہے۔ کوئی وزیر ایک دن طئے کریں گے اور کسی ایک مختص کردہ یونیورسٹی کا دورہ کریں گے۔ وہاں نوجوانوں سے ملاقات ہوگی۔ ان کے ساتھ بات چیت کی جائے گی۔ ان کے مسائل سے واقفیت حاصل کی جائے گی۔ ملک کو درپیش مسائل پر ان کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کے علاوہ طلباء اور نوجوانوں کیلئے حکومت کے اقدامات سے بھی انہیں واقف کروایا جائے گا۔ بی جے پی کو احساس ہے کہ وہ نوجوانوں تک اس طرح کے اقدامات کے ذریعہ اپنی رسائی کو بہتر بنا سکتی ہے۔ نوجوانوں میں حکومت کے تعلق سے جو احساسات پیدا ہو رہے ہیں ان کو دور کیا جا سکتا ہے اور ان کی شکایات کو دور کرنے میں شائد بی جے پی کامیاب ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ خیال کس حد تک درست ہے یہ ابھی کہا نہیں جا سکتا۔ یہ بات ضرور ہے کہ بی جے پی کوشش ضرور شروع کر چکی ہے اور اسے نوجوانوں کی ناراضگی کا احساس ہو چکا ہے۔ حکومت اور بی جے پی کی جانب سے جس طرح کے اقدامات کئے جا رہے ہیں وہ شائد نوجوانوں کو رجھانے میں کامیاب نہیں ہونگے کیونکہ نوجوان اب محض دکھاوے کے یا اڈھاک اقدامات کی بجائے جامع اور موثر اقدامات کو ترجیح دے رہے ہیں اور وہ اب بہلاوے یا بہکاوے کا شکار نہیں ہونگے۔ وہ حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں اور اس کے مطابق اپنے طور پر رائے بنا رہے ہیں۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

دوسروں کے حقوق ہڑپ کر کے ترقی کے خواب دیکھنے والو!

خیال اثر (مالیگاؤں)

آج مسلم معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس دولت کم ہے، وسائل کم ہیں یا ترقی کے مواقع محدود ہیں، بلکہ اصل المیہ یہ ہے کہ ہمارے درمیان وعدے کم اور وعدہ خلافیاں زیادہ ہوگئی ہیں، زبان کی قیمت کم اور مفاد کی قیمت زیادہ ہوگئی ہے، کردار کے دعوے بہت ہیں مگر کردار کی حقیقت کہیں دکھائی نہیں دیتی، زبان پر اللہ کا نام ہے مگر معاملات میں نفس کی حکمرانی ہے، مسجدیں آباد ہیں مگر دلوں میں خوفِ خدا کم ہوتا جارہا ہے، تسبیح ہاتھ میں ہے مگر حقوق العباد پامال ہو رہے ہیں، زبان پر دین ہے مگر لین دین میں دیانت کا جنازہ نکل رہا ہے، اور افسوس تو یہ ہے کہ ہم سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خود کو دھوکا دینے میں مصروف ہیں۔ آج انسان دوسرے کا حق مار کر اپنے لیے راستہ بنانا کامیابی سمجھتا ہے، کسی کا حصہ چھین کر اپنی ترقی کا جشن مناتا ہے، کسی کے اعتماد کو توڑ کر اپنی چالاکی پر فخر کرتا ہے، کسی کے وعدے کو روند کر اپنے مفاد کی عمارت تعمیر کرتا ہے اور پھر اسی عمارت کی چھت پر کھڑے ہو کر اپنی کامیابی کے نعرے لگاتا ہے، مگر اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ ظلم کی بنیاد پر کھڑی ہونے والی عمارت بظاہر کتنی ہی بلند کیوں نہ ہو، ایک دن اپنے ہی بوجھ سے زمین بوس ہوجاتی ہے۔ آج ایک عجیب دور ہے؛ طاقتور خود کو فرعون سمجھ بیٹھا ہے اور کمزور کو موسیٰ سمجھ کر اس کے مقابل اپنی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ صاحبِ اختیار سمجھتا ہے کہ اختیار ہمیشہ اس کے ہاتھ میں رہے گا، صاحبِ دولت سمجھتا ہے کہ دولت ہمیشہ اس کے قدم چومتی رہے گی، صاحبِ شہرت سمجھتا ہے کہ اس کا نام کبھی نہیں مٹے گا، صاحبِ منصب سمجھتا ہے کہ کرسی ہمیشہ اس کی وفادار رہے گی، اور چالاک انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی چالوں سے ہر شخص کو ہمیشہ دھوکا دیتا رہے گا؛ مگر انسان بھول جاتا ہے کہ اس دنیا میں سب سے بڑی طاقت نہ دولت ہے، نہ اقتدار، نہ شہرت، نہ تعلقات، نہ عہدہ اور نہ ہی ظاہری قوت؛ اصل طاقت اس ذات کی ہے جو تخت بھی دیتی ہے اور تخت چھین بھی لیتی ہے، عزت بھی عطا کرتی ہے اور ذلت بھی دکھا سکتی ہے، کسی کو زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا سکتی ہے اور کسی کو آسمان کی بلندیوں سے اٹھا کر عبرت کا نشان بنا سکتی ہے۔ قرآن ہمیں فرعون کا قصہ سناتا ہے تاکہ ہم صرف اسے پڑھ کر آگے نہ بڑھ جائیں بلکہ اپنے اندر چھپی ہوئی فرعونیت کو پہچانیں۔ فرعون صرف ایک شخص کا نام نہیں، فرعونیت ایک ذہنیت ہے؛ جب انسان طاقت پا کر کمزور کو حقیر سمجھے، جب اختیار پا کر ظلم کرے، جب دولت پا کر دوسروں کا حق کھائے، جب منصب پا کر اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنے لگے، جب اپنی چالاکی کو عقل اور دوسروں کی مجبوری کو اپنی کامیابی سمجھنے لگے، تو سمجھ لیجیے کہ انسان کے اندر فرعونیت جنم لے رہی ہے۔ قارون صرف ایک تاریخی کردار نہیں، وہ اس ذہنیت کا نام بھی ہے جس میں انسان اپنی دولت کو اپنی قابلیت کا آخری ثبوت سمجھ لیتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ جس مال پر اسے غرور ہے، اس مال کا مالک وہ خود نہیں، اسے دینے والا کوئی اور ہے۔ شداد کا ذکر صرف ایک قصہ نہیں بلکہ غرور، طاقت اور خود ساختہ عظمت کے انجام کی یاد دہانی ہے۔ تاریخ چیخ چیخ کر انسان کو خبردار کر رہی ہے کہ جن لوگوں نے خود کو ناقابلِ شکست سمجھا، وقت نے انہیں شکست خوردہ بنا کر چھوڑا؛ جنہوں نے اپنے نام کو ہمیشہ رہنے والا سمجھا، ان کے نام عبرت کی کتابوں میں محفوظ ہوگئے؛ جنہوں نے دوسروں کے آنسوؤں پر اپنے محل تعمیر کیے، ان کے محلات بھی نہ رہے اور ان کے غرور بھی نہ رہے۔ مگر افسوس! ہم تاریخ پڑھتے ہیں، سبق نہیں لیتے۔ ہم فرعون کا انجام سنتے ہیں، مگر اپنے اندر کی فرعونیت کو نہیں دیکھتے۔ ہم قارون کا ذکر کرتے ہیں، مگر اپنے مال کے غرور سے باہر نہیں آتے۔ ہم ظالموں کے قصے بیان کرتے ہیں، مگر یہ سوچنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ کہیں ہماری زبان، ہمارا ہاتھ، ہمارا کاروبار، ہمارا اختیار یا ہمارا رویہ کسی دوسرے کے لیے ظلم کا سبب تو نہیں بن رہا۔ آج سب سے زیادہ خطرناک بیماری مفاد پرستی کی ہے۔ انسان کے لیے اب اصول سے زیادہ فائدہ اہم ہے، سچ سے زیادہ کامیابی اہم ہے، امانت سے زیادہ موقع اہم ہے، تعلق سے زیادہ مطلب اہم ہے اور کردار سے زیادہ شہرت اہم ہوگئی ہے۔ کسی کو ملازمت کا وعدہ کیا، مکر گئے؛ کسی کو کاروباری شراکت کا یقین دلایا، وقت آنے پر پیچھے ہٹ گئے؛ کسی کے ساتھ زندگی بھر کے تعلق کی بات کی، مفاد ختم ہوا تو تعلق بھی ختم کردیا؛ کسی سے قرض لیا، واپسی کا وقت آیا تو بہانے شروع ہوگئے؛ کسی کی محنت سے فائدہ اٹھایا، کامیابی ملی تو اصل محنت کرنے والے کا نام تک بھول گئے؛ کسی کا حق بنتا تھا، مگر اپنی ضرورت کا بہانہ بنا کر دبا لیا؛ کسی غریب کا حصہ تھا، مگر طاقتور ہاتھ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔ پھر بھی زبان پر یہی ہوتا ہے کہ ہم تو کسی کا حق نہیں مارتے! سوال یہ ہے کہ اگر کسی کے حق کو روک لینا حق مارنا نہیں تو پھر حق مارنا آخر کس چیز کا نام ہے؟ اگر کسی کی محنت کا معاوضہ روک لینا ظلم نہیں تو ظلم کیا ہے؟ اگر کسی کے اعتماد کو توڑ دینا گناہ نہیں تو گناہ کیا ہے؟ اگر کسی کے مال، عزت، وقت اور احساسات سے کھیلنا معمولی بات ہے تو پھر حقوق العباد کی حقیقت کہاں گئی؟ ہم نے حقوق اللہ کی باتیں تو بہت سنیں، مگر

حقوق العباد کو شاید اپنی سہولت کے مطابق سمجھ لیا ہے۔ یاد رکھیے! عبادت انسان اور اس کے رب کے درمیان تعلق مضبوط کرتی ہے، لیکن بندوں کے حقوق کی ادائیگی انسان کے کردار کی حقیقت سامنے لاتی ہے۔ آپ نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، صدقہ دیتے ہیں، تلاوت کرتے ہیں، ذکر کرتے ہیں، مگر اگر آپ کسی انسان کا حق دبا کر بیٹھے ہیں، کسی مظلوم کی آہ آپ کے ظلم سے نکلی ہے، کسی کی محنت کا صلہ روک رکھا ہے، کسی کی امانت میں خیانت کی ہے، کسی کی عزت کو نقصان پہنچایا ہے، کسی کا اعتماد توڑا ہے، تو صرف ظاہری دینداری کے پردے میں خود کو پاک سمجھ لینا خطرناک خود فریبی ہے۔ انسان کو ایک دن اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے، اور وہاں نہ عہدہ کام آئے گا، نہ دولت، نہ تعلقات، نہ شہرت، نہ جھوٹی تعریفیں، نہ مصنوعی مسکراہٹیں، نہ دنیا کے بنائے ہوئے مرتبے۔ وہاں سوال ہوگا کہ جس اختیار سے تمہیں نوازا گیا تھا، تم نے اس کا کیا کیا؟ جس مال کو امانت بنایا گیا تھا، اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جس انسان کا حق تم پر تھا، اسے ادا کیا یا نہیں؟ جس کمزور کو تم دبا سکتے تھے، کیا تم نے اسے دبایا؟ جس کے ساتھ انصاف کر سکتے تھے، کیا انصاف کیا؟ جس کے ساتھ وعدہ کیا تھا، کیا وعدہ نبھایا؟ آج ہمیں اسی دن سے ڈرنے کی ضرورت ہے جس دن کوئی سفارش کام نہیں آئے گی، کوئی تعلق فائدہ نہیں دے گا اور انسان اپنے اعمال کے سامنے تنہا کھڑا ہوگا۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ چند لمحوں کی دولت کے لیے ضمیر بیچا جارہا ہے، چند دن کی شہرت کے لیے اصول قربان کیے جارہے ہیں، چند لوگوں کی واہ واہ کے لیے سچائی کو خاموش کیا جارہا ہے، اور چند سکوں کے لیے برسوں کے تعلقات کو پامال کردیا جاتا ہے۔ عجیب بات ہے کہ انسان جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے، پھر بھی دنیا کے لیے ایسے لڑتا ہے جیسے اسے یہاں ہمیشہ رہنا ہو۔ جانتا ہے کہ کفن میں جیب نہیں ہوتی، پھر بھی مال جمع کرنے کے لیے دوسروں کے حصے پر ڈاکا ڈالتا ہے۔ جانتا ہے کہ قبر میں عہدہ ساتھ نہیں جائے گا، پھر بھی منصب کے لیے لوگوں کو روندتا ہے۔ جانتا ہے کہ شہرت چند دن کی ہے، پھر بھی نام بنانے کے لیے کردار تک داؤ پر لگا دیتا ہے۔ جانتا ہے کہ موت سب کو آنی ہے، پھر بھی اپنے ظلم کے انجام سے بے خوف رہتا ہے۔ آخر یہ کیسی غفلت ہے؟ آخر یہ کیسا نشہ ہے؟ آخر یہ کیسی بے حسی ہے کہ انسان دوسرے کے آنسو دیکھ کر بھی مسکرا دیتا ہے؟ اسے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مظلوم کا خاموش ہوجانا اس بات کی دلیل نہیں کہ ظلم ختم ہوگیا؛ ہوسکتا ہے اس کی زبان خاموش ہو مگر اس کا درد آسمان تک پہنچ چکا ہو۔ ظالم اکثر یہ سمجھتا ہے کہ اس نے کمزور کو خاموش کردیا، حالانکہ بعض اوقات خاموشی کے پیچھے وہ فریاد ہوتی ہے جسے سننے کے لیے کسی عدالت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دنیا کی عدالت سے بچ جانے والا شخص بھی اللہ کی عدالت سے نہیں بچ سکتا۔ یہاں گواہ خریدے جاسکتے ہیں، وہاں اعمال خود گواہی دیں گے؛ یہاں الفاظ بدل سکتے ہیں، وہاں حقیقت نہیں بدلے گی؛ یہاں جھوٹے کاغذات بن سکتے ہیں، وہاں اعمال کی کتاب نہیں بدلے گی؛ یہاں طاقتور کمزور کی آواز دبا سکتا ہے، وہاں کوئی کسی کی آواز نہیں دبا سکے گا۔ اسی لیے آج سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دوسروں کو بدلنے سے پہلے اپنے اندر جھانکیں۔ ہم پوچھیں کہ کہیں ہم بھی کسی کا حق تو نہیں دبا رہے؟ کہیں ہماری زبان سے نکلا ہوا وعدہ کسی کے لیے امید بن کر بعد میں دھوکا تو نہیں بن رہا؟ کہیں ہماری ترقی کسی دوسرے کی محرومی پر تو قائم نہیں؟ کہیں ہماری خوشحالی کسی مزدور کی رکی ہوئی اجرت کی قیمت تو نہیں؟ کہیں ہماری تجارت کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ تو نہیں اٹھا رہی؟ کہیں ہمارا منصب کسی کمزور کی بے بسی کو فائدہ تو نہیں اٹھا رہا؟ کہیں ہماری شہرت کے پیچھے کسی خاموش مظلوم کی دبائی ہوئی سچائی تو نہیں چھپی؟ اور اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر ہمیں اپنی کامیابی پر جشن نہیں، اپنے انجام پر فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ کی پکڑ خاموش ہوتی ہے مگر جب آتی ہے تو انسان کو اپنی تمام چالاکیاں یاد آجاتی ہیں۔ انسان منصوبہ بناتا ہے، مگر اللہ کا فیصلہ اس کے تمام منصوبوں پر غالب آتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اس نے سب راستے بند کردیے ہیں، مگر قدرت ایک ایسا راستہ کھول دیتی ہے جس کا اسے تصور بھی نہیں ہوتا۔ انسان سمجھتا ہے کہ اس کی طاقت اسے بچا لے گی، مگر ایک لمحہ کافی ہوتا ہے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ طاقت کا حقیقی مالک کون ہے۔ اس لیے اے دولت کے نشے میں مبتلا انسان! ذرا رک جا۔ اے منصب کے غرور میں مبتلا انسان! ذرا سوچ۔ اے دوسروں کے حق پر اپنی عمارت تعمیر کرنے والے انسان! ذرا اپنے انجام کو دیکھ۔ اے وعدہ کر کے مکر جانے والے انسان! یاد رکھ کہ زبان سے نکلا ہوا وعدہ صرف آواز نہیں ہوتا، وہ کسی کے دل میں پیدا ہونے والی امید بھی ہوتا ہے۔ کسی کی امید توڑنا معمولی بات نہیں۔ اے کسی کی محنت کا حق دبانے والے! یاد رکھ، تم نے صرف رقم نہیں روکی، ہوسکتا ہے تم نے کسی گھر کا چولہا ٹھنڈا کیا ہو۔ اے کسی غریب کو اس کا حق نہ دینے والے! یاد رکھ، ہوسکتا ہے تم نے اپنے چند سکوں کے لیے کسی بچے کی ضرورت چھین لی ہو۔ اے طاقت کے غرور میں کمزور کو روندنے والے! یاد رکھ، طاقت ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ آج تم اوپر ہو، کل کوئی اور اوپر ہوگا۔ آج تمہارے پاس اختیار ہے، کل تم خود کسی اختیار والے کے سامنے کھڑے ہوسکتے ہو۔ آج تم کسی کو جواب نہیں دے رہے، کل تمہیں جواب دینا پڑ سکتا ہے۔ یہی دنیا کا دستور ہے اور یہی تاریخ کا سبق۔ کسی کے آنسوؤں پر اپنی کامیابی کی بنیاد مت رکھو، کیونکہ آنسوؤں سے بنائی گئی سلطنتیں زیادہ دیر قائم نہیں رہتیں۔ کسی کے حق پر قبضہ کر کے اپنی اولاد کے مستقبل کو محفوظ سمجھنا بھی خود فریبی ہے، کیونکہ مال کی کثرت ہمیشہ سکون کی ضمانت نہیں بنتی۔ اصل وراثت صرف جائیداد نہیں، کردار بھی ہوتا ہے۔ انسان اپنے بچوں کے لیے دولت چھوڑ جاتا ہے، مگر اگر کردار نہ چھوڑا تو وہ دولت بھی ایک دن بے معنی ہوجاتی ہے۔ ہمیں اپنے معاشرے کو دوبارہ اس مقام تک لے جانا ہوگا جہاں وعدہ وعدہ ہو، امانت امانت ہو، حق حق ہو، انصاف انصاف ہو، کمزور کی عزت ہو، طاقتور جواب دہ ہو، دولت خدمت کا ذریعہ ہو، منصب ذمہ داری سمجھا جائے اور مذہب صرف زبان کا موضوع نہیں بلکہ زندگی کا کردار بنے۔ ہمیں ایسی دینداری نہیں چاہیے جو صرف لباس میں نظر آئے مگر معاملات میں غائب ہو؛ ایسی شرافت نہیں چاہیے جو صرف تقریروں میں ہو مگر لین دین میں دم توڑ دے؛ ایسی عزت نہیں چاہیے جو لوگوں سے مانگی جائے مگر اللہ کے نزدیک انسان کا کردار خالی ہو۔ ہمیں اپنے دلوں میں وہ خوفِ خدا واپس لانا ہوگا جو انسان کو تنہائی میں بھی گناہ سے روکے، وہ ضمیر واپس لانا ہوگا جو کسی کا حق کھاتے ہوئے ہاتھ روک دے، وہ احساس واپس لانا ہوگا جو کسی کی مجبوری دیکھ کر فائدہ اٹھانے کے بجائے مدد پر مجبور کرے۔

کیونکہ معاشرے قانون سے صرف اس وقت نہیں بچتے جب قانون کمزور ہو، معاشرے اس وقت بھی برباد ہوتے ہیں جب لوگوں کے اندر کا قاضی مر جاتا ہے۔ جب ضمیر سو جائے تو انسان قانون کے سوراخ تلاش کرتا ہے، جب خوفِ خدا ختم ہوجائے تو انسان ظلم کے جواز تلاش کرتا ہے، جب مفاد ایمان پر غالب آجائے تو انسان حق کو بھی اپنے فائدے کے ترازو میں تولنے لگتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں معاشرے اندر سے ٹوٹتے ہیں۔ یاد رکھو! فرعون کی طاقت اسے نہ بچا سکی، قارون کی دولت اسے نہ بچا سکی، ظالموں کی تدبیریں انہیں نہ بچا سکیں۔ پھر تم کس چیز پر نازاں ہو؟ چند لاکھ؟ چند کروڑ؟ ایک عہدہ؟ چند ہزار پیروکار؟ کچھ لوگوں کی تعریف؟ ایک کرسی؟ ایک دکان؟ ایک کاروبار؟ ایک زمین؟ ایک شہرت؟ یہ سب چند سانسوں کی مہلت ہے۔ آج نام ہے، کل نہیں ہوگا۔ آج مجلس میں تمہارا ذکر ہے، کل کوئی دوسرا ہوگا۔ آج لوگ تمہارے سامنے کھڑے ہیں، کل تم کسی اور دنیا کے دروازے پر کھڑے ہوگے۔ اس لیے دوسروں کو گرا کر اوپر جانے کی کوشش مت کرو؛ کیونکہ جو شخص کسی کو گرا کر اوپر جاتا ہے، وہ حقیقت میں بلندی حاصل نہیں کرتا، وہ صرف اپنے زوال کی اونچائی بڑھاتا ہے۔ لوگوں کے حق مار کر ترقی کرنے والو! سن لو، ترقی وہ نہیں جو کسی کی محرومی سے حاصل ہو؛ عزت وہ نہیں جو کسی کی بے عزتی کے بعد ملے؛ دولت وہ نہیں جو کسی کے حق کو دبا کر جمع ہو؛ کامیابی وہ نہیں جس کے پیچھے مظلوم کی آہ کھڑی ہو۔ حقیقی کامیابی وہ ہے جس میں کسی کا حق نہ دبے، کسی کی آنکھ نہ روئے، کسی کا اعتماد نہ ٹوٹے اور انسان رات کو اپنے ضمیر کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ وقت ابھی بھی ہاتھ سے نکلا نہیں۔ اگر کسی کا حق مارا ہے تو واپس کرو۔ اگر کسی سے وعدہ کیا ہے تو نبھاؤ۔ اگر کسی کو دھوکا دیا ہے تو تلافی کرو۔ اگر کسی پر ظلم کیا ہے تو معافی مانگو۔ اگر کسی کی امانت روکی ہے تو لوٹا دو۔ اگر کسی کی محنت کا معاوضہ دبایا ہے تو ادا کرو۔ کیونکہ کل کا انتظار خطرناک ہے۔ موت اجازت لے کر نہیں آتی اور حساب کا دن انسان کی سہولت دیکھ کر مقرر نہیں ہوگا۔ آج موقع ہے کہ انسان اپنی سمت بدل لے، ورنہ تاریخ کے صفحات پر ظالموں کے نام ہمیشہ اسی لیے لکھے جاتے ہیں کہ آنے والی نسلیں ان سے عبرت حاصل کریں۔ خدا کے بندو! فرعون بننے کی خواہش چھوڑ دو، موسیٰ کی استقامت، حق پسندی اور اللہ پر بھروسے کا سبق یاد کرو؛ قارون کے خزانے پر فخر کرنے کے بجائے اللہ کی عطا کو امانت سمجھو؛ شداد کی خود ساختہ عظمت کے بجائے عاجزی اختیار کرو۔ دنیا تمہارے سامنے ہے، مگر دنیا تمہاری منزل نہیں۔ دولت ہاتھ میں رکھو، دل میں نہیں؛ منصب ذمہ داری سمجھو، بادشاہت نہیں؛ شہرت کو آزمائش سمجھو، کمال نہیں؛ طاقت کو امانت سمجھو، حق نہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ یاد رکھو کہ اللہ کی پکڑ سے کوئی طاقتور طاقتور نہیں رہتا، کوئی چالاک چالاک نہیں رہتا، کوئی دولت مند محفوظ نہیں رہتا اور کوئی ظالم ہمیشہ ظالم نہیں رہتا۔ جب رب کی رسی کھنچتی ہے تو وہ لمحہ بھی آتا ہے جب انسان کے بنائے ہوئے تمام سہارے ایک ایک کر کے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر نہ دولت بولتی ہے، نہ منصب، نہ تعلقات، نہ شہرت اور نہ ہی چالاکی۔ صرف حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔ اس لیے دوسروں کے حق پر اپنی دنیا مت بناؤ۔ کسی کے آنسوؤں سے اپنے محل مت سجاؤ۔ کسی کی مجبوری کو اپنی تجارت مت بناؤ۔ کسی کے اعتماد کو اپنی چالاکی مت سمجھو۔ کسی کی خاموشی کو اپنی فتح مت سمجھو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی مہلت کو اللہ کی رضامت سمجھو؛ کیونکہ کبھی کبھی مہلت سزا سے پہلے دی جانے والی آخری مہلت ہوتی ہے۔ آج اگر طاقت تمہارے پاس ہے تو انصاف کرو، آج اگر دولت تمہارے پاس ہے تو حق ادا کرو، آج اگر اختیار تمہارے پاس ہے تو کمزور کا ہاتھ تھامو، آج اگر موقع تمہارے پاس ہے تو کسی کی زندگی آسان بناؤ؛ کیونکہ وقت جب پلٹتا ہے تو بڑے بڑے فرعون تاریخ کے حاشیے میں دفن ہوجاتے ہیں، قارون کے خزانے قصہ بن جاتے ہیں، شداد کے دعوے خاک میں مل جاتے ہیں اور صرف کردار زندہ رہتا ہے۔ لہٰذا فیصلہ آج ہی کرو کہ تم تاریخ میں ظالم کی مثال بن کر یاد کیے جاؤ گے یا انصاف کرنے والے انسان کی حیثیت سے۔ دنیا چند روز کی ہے، مگر اعمال کا حساب دائمی ہے۔ زبان سے مکرنے سے پہلے سوچو، کسی کا حق مارنے سے پہلے سوچو، ظلم کرنے سے پہلے سوچو، غرور کرنے سے پہلے سوچو، کیونکہ شاید جس لمحے تم اپنے آپ کو ناقابلِ شکست سمجھ رہے ہو، اسی لمحے تمہاری مہلت کا آخری ورق لکھا جارہا ہو۔ فرعونیت جتنی بھی طاقتور ہو، موسیٰ کا رب اس سے بڑا ہے؛ قارون کا خزانہ کتنا ہی وسیع ہو، زمین کا مالک اس سے بڑا ہے؛ اور انسان کی چال کتنی ہی عیار کیوں نہ ہو، تقدیر لکھنے والا اس سے کہیں بلند ہے۔

غزل

دیکھیے کس حسن سے پوشیدہ غم کا راز ہے
تیر میرے دل میں ہے پردے میں تیر انداز ہے

خط جو آیا ہے وہاں سے بند رہنے دو اسے
اس میں پوشیدہ ہماری زندگی کا راز ہے

تو ہی بتلا دے ارے او بانیٔ دیر و حرم
دونوں آوازوں میں تیری کون سی آواز ہے

یا الٰہی رو رہا ہے کون میری قبر پر
یہ تو جیسے میری پہچانی ہوئی آواز ہے

نزع کا اب وقت ہے اتنا تو کہہ دیجے رشیدؔ
آنے والے جلد آ یہ آخری آواز ہے

رشید لکھنوی

سارا چمن اداس ہے کہ مالی چلا گیا
مولانا ابوالبرکات مظاہری، حیات وخدمات کے روشن نقوش

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

جیسے جیسے عہدِ رسالت سے دوری بڑھ رہی ہے، قیامت قریب تر ہوتی جارہی ہے، روز بہ روز اہل اللہ، مشائخ اور اخیار وابرار دنیا سے اٹھتے جارہے ہیں، گزشتہ چند برسوں سے تو جبالِ علم و عمل، رجالِ کار، وارثانِ انبیاء اور حاملانِ شریعت وطریقت، داعیانِ دین ومذہب اتنی تیزی سے راہیِ اجل ہوئے ہیں، جیسے تسبیح کے دانے یکے بعد دیگرے زمین پر گرتے چلے جاتے ہیں، اہل اللہ اور علماء کا اتنی تیزی سے اٹھ جانا بھی علاماتِ قیامت میں شمار کیا گیا ہے، ادھر کچھ دنوں سے ہم لوگوں کو ہر تھوڑے دن میں کسی شخصیت سے متعلق ایک تعزیتی تحریر لکھنی ہی پڑتی ہے، حضرت مولانا ابوالبرکات صاحب مظاہری بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں، جنکے احوال وخدمات کا تذکرہ آج کی تحریر میں مطلوب ہے، ماہنامہ اذانِ بلال، کے اصرار پر یہ تحریر لکھی جارہی ہے، حضرت مولانا کی حیات وخدمات کے حوالے سے اذانِ بلال خصوصی شمارہ شائع کررہا ہے تو ایسے موقع پر حافظے کی مدد سے ان سے وابستہ اپنی یادوں کو سپردِ قرطاس کررہا ہوں۔ 28 رمضان المبارک بمطابق 18 مارچ 2026 کو سوشل میڈیا کے ذریعے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ ہمارے حضرت، دارالعلوم آگرہ کے بانی، مبانی اور روحِ رواں حضرت مولانا ابوالبرکات صاحب مظاہری چمپارنی اس دارِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئے، خبر سنتے ہی جلدی جلدی میں اناللہ وانا الیہ راجعون زبان سے جاری ہوگیا، چونکہ حیدرآباد میں افطار کا وقت ہوچلا تھا اس لیے خبر کی مزید تحقیق افطار کے بعد کی گئی، تصدیق کے بعد ایک چھوٹی سی خبر ان الفاظ کے ساتھ میں نے سوشل میڈیا پر جاری کردی جو کافی وائرل ہوگئی اور بڑی تعداد میں لوگوں کے فون آنے لگے وہ خبر کچھ اسطرح تھی کہ دارالعلوم آگرہ کے مہتمم حضرت مولانا ابوالبرکات صاحب مظاہری کا انتقال۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر انتہائی افسوس ناک ہے کہ ملک کے نامور عالمِ دین، دارالعلوم آگرہ کے بانی و مہتمم، حضرت مولانا ابوالبرکات صاحب مظاہری ایڈیٹر ماہنامہ اذانِ بلال آگرہ ابھی کچھ دیر قبل انتقال کر گئے، اللہ تعالی انکی خدمات کو قبول فرمائے اور درجات کو بلند فرمائے، حضرت مولانا مرحوم طلبہ کے حق میں انتہائی شفیق، مہربان اور نرم دل تھے، وہ طلبہ کے بڑے خیرخواہ تھے اور قدم قدم پر انکی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ناچیز سے بھی بڑی محبت اور شفقت کا معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ فون پر جب کبھی رابطہ ہوتا تو ہماری سرگرمیوں کا جائزہ ضرور لیتے، کئی بار دہلی کے اخبارات میں میری تحریر دیکھ کر انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا اور فون کر کے حوصلہ افزائی کی۔ ناچیز نے انکی شفقت ومحبت کا بھرپور فائدہ اٹھایا، ادھر کچھ دنوں سے حضرت مولانا، صاحبِ فراش تھے، بالآخر آج وقتِ موعود آپہونچا اور اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے، ربِ کریم انکی خدمات کو قبول فرمائے اور انکی مغفرت فرمائے، احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

28 رمضان المبارک بروز چہارشنبہ 2026۔ حضرت مولانا سے ہمارا رابطہ کب اور کیسے ہوا؟ اسکی تفصیل کچھ اسطرح ہے کہ ماہِ رمضان میں ہم لوگ دیوبند گئے، وہاں داخلہ امتحان کی تیاری کررہے تھے کہ اسی موقع پر دارالعلوم کے دروازوں اور شہر دیوبند کے چوک چوراہوں پر جگہ جگہ مختلف مدارس کا اشتہار لگا ہوا دیکھا، جو عام طور پر طلبہ کو راغب کرنے کے لئے مدارس کی جانب سے لگایا جاتا ہے، جو طلبہ دارالعلوم کے داخلہ امتحان میں ناکام ہوجاتے ہیں، اس اشتہار کے ذریعے ایسے طلبہ اپنی سہولت کے اعتبار سے ان اداروں کا انتخاب کرتے ہیں، حصولِ تعلیم کے لئے ان اداروں میں جا کر آگے کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، ان میں دیوبند کے قرب وجوار کے علاوہ دور دراز کے مدارس بھی ہوتے ہیں، طلبہ کو رغبت دلانے کے لئے بہت سے مدارس اپنے یہاں طلباء کو دی جانے والی سہولتوں اور وظائف وغیرہ کا پرکشش اعلان کرتے ہیں، ہم لوگ جب داخلہ امتحان سے فارغ ہوگئے اور دارالعلوم کی لسٹ میں ہمارا نام نہیں آیا تو اب ہمارے پاس دو راستے تھے، ایک تو یہ کہ واپس حیدرآباد لوٹ جایا جائے اور دوسرا یہ کہ وہیں کسی ادارے میں داخل ہو کر آگے کی تعلیم جاری رکھی جائے، پھر اگلے سال دارالعلوم کے امتحان میں شامل ہوا جائے، چنانچہ مشورے کے بعد ہم نے حیدرآباد لوٹنے کا ارادہ ترک کردیا اور قریب کے کسی ادارے میں داخل ہو کر پڑھنے کا عزم کرلیا گیا، اب سوال یہ تھا کہ کہاں داخلہ لیا جائے؟ اسی درمیان کئی جگہوں پر ایک نمایاں اشتہار نظر سے گذرا، جس میں دارالعلوم آگرہ لکھا ہوا تھا اور وہاں طلبہ کو دی جانے والی سہولتوں کا ذکر اشتہار میں نمایاں طور پر نمبروار درج تھا، مشورے کے بعد دارالعلوم آگرہ جانے کا ذہن بنالیا گیا، اب سوال یہ تھا کہ آگرہ کیسے جایا جائے؟ اشتہار میں مہتمم صاحب کا رابطہ نمبر موجود تھا، اس نمبر پر ہم لوگوں نے فون کیا تو ہمارے سلام کرنے سے پہلے ادھر سے سلام کی آواز آئی، ہم نے جواب دیا اور خیر خیریت کے بعد پوچھا، حضرت ہم لوگ دیوبند سے بات کررہے ہیں آپ کے دارالعلوم آگرہ آنا چاہتے ہیں کیا صورت ہوگی؟ ادھر سے جواب آیا کہ بہت آسان ہے، ہمارے مدرسے کے ایک استاذ وہیں دیوبند میں فلاں جگہ پر ہیں یا تو آپ انکے ساتھ آجایئے یا نہیں تو فلاں فلاں وقت میں آگرہ کے لئے ٹرین ہے، بذریعہ ٹرین آپ حضرات آگرہ کینٹ اسٹیشن آجائیں اور ہم یہاں سے آپ کو ریسیو کرلیں گے، ہم لوگ کئی ساتھی دیوبند سے تاج محل کے شہر اکبرآباد آگرہ کے لئے بذریعہ ٹرین ٹکٹ لیا اور روانہ ہوگئے، کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد آگرہ کینٹ اسٹیشن پر ہماری ٹرین رکی اور ہم لوگ ٹرین سے اتر گئے، اسٹیشن سے باہر آئے تو دیکھا کہ وہاں سفید کلر کی بولیرو کار ہمارے استقبال کے لئے کھڑی ہے، اس میں ایک ڈرائیور بھی موجود تھے جو ہمارا انتظار کررہے تھے، ڈرائیور صاحب ہمارا حلیہ دیکھ کر ہماری جانب لپکے اور ہم سے کہا کہ چلئے ہم دارالعلوم آگرہ سے آپ کے استقبال کے لیے یہاں موجود ہیں، آیئے تشریف لایئے اور پھر ہم لوگ بولیرو کار میں سوار ہوگئے، ڈرائیور نے اسٹیرنگ سنبھالی اور کچھ ہی دیر میں ہم لوگ محلہ پیر جیلانی آگرہ کے سامنے پہنچ گئے، شام کا وقت ہوچکا تھا، ڈرائیور نے وہاں پہونچ کر ہماری رہنمائی کی کہ مدرسہ یہیں پر واقع ہے، آپ حضرات اپنا سامان رکھ کر فریش ہوجائیں، چنانچہ ہم لوگ ایک کمرے میں سامان وغیرہ رکھنے کے بعد نہا دھو کر فریش ہوگئے اور دوسرے دن داخلے کی کاروائی میں لگ گئے، فارم وغیرہ پر کرنے اور داخلے کے مراحل سے گزرنے کے بعد ہماری ملاقات حضرت مہتمم صاحب سے دفترِ اہتمام میں ہوئی، یہی ہماری پہلی ملاقات تھی، پھر جب ہم لوگوں کا داخلہ وہاں ہوگیا تو حضرت مولانا اگر مدرسے میں ہوتے تو ان سے تقریباً روزانہ ملاقات ہوجاتی، چونکہ ہمارے اسباق بھی ان سے متعلق کیے گئے تھے، اس لیے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوتا اور استفادہ کیا جاتا، دورانِ درس عبارت خوانی وغیرہ کی ذمہ داری یہ ناچیز ہی ادا کرتا، اس لیے درمیانِ درس اساتذہ کے مخاطب ہم ہی ہوتے، حضرت مولانا اکثر سفر میں رہتے، مدرسے میں ان کا بہت کم وقت گزرتا، جب سفر پر روانہ ہوتے تو اپنی کتاب کسی دوسرے استاذ سے متعلق کرجاتے اور نصاب کے تکمیل کی ہدایت بھی دے دیتے، جب مدرسے میں ہوتے تو پابندی سے متعلقہ اسباق پڑھانے کا اہتمام کرتے تھے، بخاری اور مشکوٰۃ جیسی اہم کتاب ان سے متعلق رہتی تھیں، اسلئے حضرت مولانا طلباء کو نہ صرف یہ کہ اسباق پڑھاتے تھے بلکہ اکثر طلبہ سے انکی ضروریات اور پریشانیاں بھی معلوم کرتے رہتے اور اسکی تکمیل کے لئے بے چین رہتے، محنت سے پڑھنے کی تاکید کرتے، اس طرح طلبہ کا تعلیمی سال خوشگوار ماحول میں گزر جاتا اور سال کے اختتام پر یہ محسوس ہوتا کہ انتہائی سرعت کے ساتھ تعلیمی سال پورا ہوگیا، درمیان سال کئی ایسے مواقع میرے ساتھ خود پیش آئے، جسے بھلایا نہیں جاسکتا، حضرت مولانا کا بے انتہا مشفقانہ برتاؤ، محبت اور طلباء کے تئیں ان کی خیرخواہی کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، ہم لوگوں کو ہفتے، دو ہفتے مدرسے میں ہوئے ہونگے کہ فجر کی نماز میں ایک دن امام صاحب نہیں تھے، مسجد میں جماعت کا وقت ہوگیا، ہمارے بعض استاذ نے مجھ سے کہا کہ چلیے آپ نماز پڑھایئے، ہم نے حکم کی تعمیل میں نماز پڑھادی، نماز کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو پیچھے کی صف میں دیکھا کہ حضرت مہتمم صاحب بھی تشریف فرما ہیں، حالانکہ حضرت مولانا جب مدرسے میں ہوتے تو نماز کی پابندی تو کرتے لیکن مسجد میں نماز کے لیے کم تشریف لاتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ضعف کی وجہ سے سیڑھیوں سے چڑھنے، اترنے میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، بار بار اترنا، چڑھنا ان کے لیے مشکل تھا۔ (جاری)

بدلتے ہندوستان میں فرقہ واریت کے مقابل جمہوری شعور اور مشترکہ مستقبل تلاش

محمد لقمان ندوی، ممبئی

سیاست میں کبھی کبھی حقیقت ہمارے سامنے موجود ہوتی ہے، مگر ہم اسے دیکھنے سے انکار کرتے رہتے ہیں۔ نعروں کی چکاچوند، شخصیت پرستی، مذہبی جذبات اور سیاسی وابستگیوں کی عینک آنکھوں پر ایسی چڑھ جاتی ہے کہ سامنے کا منظر بھی دھندلا دکھائی دینے لگتا ہے، لیکن تاریخ کا اصول ہے کہ حقیقت کو زیادہ دیر تک پردے میں نہیں رکھا جاسکتا۔ آج ہندوستان کا سماجی اور سیاسی منظر نامہ ایک نئی کروٹ لے رہا ہے۔ نئی نسل، نوجوان، طلبہ، کسان، مزدور، متوسط طبقہ، بزرگ شہری اور عام لوگ اب فرقہ وارانہ کشمکش، نفرت کی سیاست اور مسلسل تصادم سے تھکن محسوس کر رہے ہیں۔ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ نفرت کی سیاست سے ملا کیا؟ روزگار کہاں ہے؟ تعلیم، صحت، تجارت، صنعت، کسان کی آمدنی، نوجوانوں کا مستقبل اور سب سے بڑھ کر انصاف کہاں ہے؟ یہ سوال کسی ایک مذہب کے نہیں بلکہ پورے ہندوستان کے سوال ہیں۔ ملک کا ایک بڑا طبقہ اب یہ محسوس کرنے لگا ہے کہ ہندوستان کی تقدیر ہندو اور مسلمان کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنے سے نہیں بلکہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامنے سے بدلے گی۔ آج کا نوجوان مذہبی نعروں سے زیادہ اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہے۔ وہ روزگار، تعلیم اور بہتر زندگی کے مواقع چاہتا ہے۔ یہ تبدیلی معمولی نہیں بلکہ ہندوستانی سماج میں پیدا ہونے والی ایک نئی سیاسی بیداری ہے، جہاں فرقہ وارانہ سیاست اپنی کشش کھوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ بات پوری دیانت داری سے کہنی ہوگی کہ فرقہ پرستی اگر کسی بھی جماعت، نظریے یا سیاسی رہنما کی طرف سے آئے تو اس کا نتیجہ نقصان دہ ہی ہوتا ہے۔ فرقہ وارانہ سیاست نفرت بڑھاتی ہے، تشدد کو جنم دیتی ہے، سماج کو تقسیم کرتی ہے اور انصاف کو کمزور کرتی ہے۔ اگر اکثریتی فرقہ واریت ہندوستان کے لیے نقصان دہ ہے تو ایسی سیاست بھی قابلِ قبول نہیں ہوسکتی جو کسی مذہبی گروہ کو باقی ہندوستان سے سیاسی طور پر الگ کرنے کا راستہ اختیار کرے۔ ہمیں اصول ایک رکھنا ہوگا کہ جو چیز ہمارے مخالف کے لیے غلط ہے، وہ ہمارے لیے بھی غلط ہونی چاہیے۔ اگر اکثریتی فرقہ پرستی کی مخالفت ضروری ہے تو اقلیتی فرقہ پرستی کی مخالفت بھی اسی اخلاقی اصول کا تقاضا ہے۔ دنیا کی کوئی قوم نفرت کے ذریعے ترقی نہیں کرسکتی۔ فرقہ وارانہ سیاست نہ اسپتال بناتی ہے، نہ اسکول، نہ روزگار فراہم کرتی ہے۔ یہ صرف غصہ، خوف اور تقسیم کو بڑھاتی ہے۔ جب معاشرہ انتقام کے جذبے میں مبتلا ہوجاتا ہے تو سب سے پہلے سماجی بھائی چارہ اور عدل متاثر ہوتے ہیں۔ اگر کسی طاقتور اور دولت مند شخص کے لیے انصاف کے دروازے آسانی سے کھل جائیں اور کسی غریب، بے بس یا عام شہری کے لیے عدالت بھی دور محسوس ہو تو سوال صرف عدالتی نظام کا نہیں رہتا بلکہ ریاست کے اخلاقی کردار کا بن جاتا ہے۔ ہمیں صرف مذہبی آزادی نہیں بلکہ انصاف کی آزادی بھی چاہیے۔ صرف عبادت گاہوں کا تحفظ نہیں بلکہ ہر انسان کی عزت اور حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ ہندوستان کی اصل لڑائی ہندو بمقابلہ مسلمان نہیں، بلکہ نفرت بمقابلہ محبت، ظلم بمقابلہ انصاف، غربت بمقابلہ مواقع، جہالت بمقابلہ تعلیم اور آمریت کے رجحان کے مقابل جمہوری شعور کی لڑائی ہے۔ اس لڑائی میں ہندو بھی متاثر ہوسکتا ہے اور مسلمان بھی، دلت بھی اور آدیواسی بھی، کسان بھی اور مزدور بھی۔ ایک مظلوم مسلمان کو دوسرے مظلوم ہندو سے لڑانے کی سیاست دراصل دونوں کو اصل مسائل سے دور کردیتی ہے اور ترقی کے مواقع چھین لیتی ہے۔ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ ملک کی تعمیر اتحاد سے ہوتی ہے۔ آزادی کی تحریک میں مختلف مذاہب، زبانوں، علاقوں اور طبقات کے لوگ شریک تھے۔ اختلافات کے باوجود ایک بڑا مقصد سب کو جوڑتا تھا۔ آج بھی ہمیں اسی اتحاد کی ضرورت ہے۔ موجودہ جدوجہد کسی غیر ملکی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ غربت، ناانصافی، نفرت، بدعنوانی، سماجی عدم مساوات اور جمہوری اقدار کے کمزور ہونے کے خلاف ہے۔ محبِ وطن ہونے کا معیار صرف کسی جماعت یا نظریے سے وابستگی نہیں، بلکہ یہ ہے کہ کون آئین کے ساتھ کھڑا ہے، انصاف کا احترام کرتا ہے، کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اختلافِ رائے کو جمہوریت کا حصہ سمجھتا ہے۔ ملک کسی جماعت کی جاگیر نہیں، کسی حکومت کی ملکیت نہیں اور کسی مذہب کی میراث نہیں۔ ملک اس کے کروڑوں شہریوں کا ہے۔ حکومتیں آتی جاتی ہیں، لیکن آئین اور عوام باقی رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی اپنی سیاسی حکمتِ عملی پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ انہیں ایسی قیادت کی ضرورت نہیں جو انہیں خوف، غصے اور تنہائی میں رکھے، بلکہ ایسی سیاست چاہیے جو انہیں ہندوستان کے وسیع تر جمہوری معاشرے سے جوڑے۔ ایسی قیادت جو غیر مسلموں میں دشمن نہیں بلکہ اتحادی تلاش کرے، دلتوں میں صرف ووٹر نہیں بلکہ رفیق دیکھے، طلبہ میں صرف ہجوم نہیں بلکہ مستقبل کی قیادت تلاش کرے اور نوجوانوں میں ملک کی تعمیر کی صلاحیت پہچانے۔ مسلمان کو صرف مذہبی شناخت کے ذریعے نہیں بلکہ ایک مکمل ہندوستانی شہری کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم کس سیاست کو کامیاب سمجھتے ہیں۔ وہ سیاست جو ہمیں مسلسل دوسروں سے لڑاتی رہے یا وہ سیاست جو ہمارے بچوں کے لیے بہتر اسکول، اسپتال، روزگار اور انصاف فراہم کرے؟ وہ سیاست جو دشمنوں کی فہرست بنائے یا وہ سیاست جو مسائل کے حل کی فہرست تیار کرے؟ آج ملک کو ایک نئی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یہ جدوجہد کسی مذہب یا جماعت کے خلاف نہیں بلکہ نفرت کے خلاف محبت، ظلم کے خلاف انصاف، فرقہ پرستی کے خلاف اتحاد، غربت کے خلاف معاشی انصاف، جہالت کے خلاف تعلیم اور خوف کے خلاف جمہوری عزم کی جدوجہد ہے۔ اس جدوجہد میں ہندو بھی شامل ہوگا، مسلمان بھی، دلت بھی، آدیواسی بھی، کسان بھی، مزدور بھی، طالب علم بھی اور استاد بھی۔ کیونکہ ہندوستان کو بچانے کی ذمہ داری صرف کسی ایک طبقے کی نہیں بلکہ تمام ہندوستانیوں کی ہے۔ آج وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے سیاسی خیموں سے باہر نکل کر خود سے سوال کریں کہ ہمیں لڑنا کس سے ہے؟ ایک دوسرے سے یا اس ناانصافی سے جو مذہب، ذات، دولت اور طاقت کے نام پر انسان کو انسان سے دور کرتی ہے؟ اگر جواب انصاف ہے تو راستہ اتحاد ہے، اگر منزل جمہوریت ہے تو راستہ آئین ہے، اور اگر مقصد ایک مضبوط ہندوستان ہے تو راستہ ہندو مسلم بھائی چارہ ہے۔ اب ملک کو نفرت نہیں، محبت چاہیے؛ تخریب نہیں، تعمیر چاہیے؛ خوف اور جبر کی سیاست نہیں، آزادی، اتحاد اور انصاف چاہیے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ہلدوانی کے 'شدھی کرن' معاملے میں راہل گاندھی کی

ایف آئی آر کی مانگ کے بعد پولیس نے انہی پر کیس درج کیا

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی جانب سے اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے کی عوامی ریلی کے بعد 'شدھی کرن' (تطہیر) کیے جانے کی مذمت کرنے کے ایک دن بعد پولیس نے گاندھی کے خلاف بی این ایس اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے۔نئی دہلی: بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) مقتدرہ ریاست اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں پولیس نے اتوار (30 اگست) کو لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر درج کی۔انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق، گاندھی کے خلاف یہ ایف آئی آر اس وقت درج کی گئی جب لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف نے ایک روز قبل اس 'شدھی کرن' (تطہیر) کی رسم کی مذمت کی تھی، جو اس مہینے کی شروعات میں ہلدوانی میں کانگریس کے قومی صدر ملیکارجن کھڑگے کی عوامی ریلی سے خطاب کے بعد اسٹیج پر کی گئی تھی۔گاندھی نے اس واقعہ کو جرم قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی سے ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ہلدوانی کے سٹی پولیس سپرنٹنڈنٹ منوج کمار کاتیال کے مطابق، گاندھی کے خلاف ایف آئی آر ہلدوانی کی جواہر نگر کالونی کے امت کمار کی شکایت کی پر درج کی گئی۔بتادیں کہ 26 سالہ کمار نے اپنی شکایت میں دعویٰ کیا کہ وہ والمیکی برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے ایس سی کے دیگر افراد کے ساتھ 11 اگست کو ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں منعقد 'صفائی مہم اور مذہبی رسم' میں شرکت کی تھی۔ان کا دعویٰ تھا کہ اس تقریب کا کسی فرد یا ذات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔کمار نے اپنی شکایت میں کہا، 'اس کے باوجود راہل گاندھی نے 29 اگست کو ایک پریس کانفرنس میں بغیر کسی تصدیق کے اسے 'چھوا چھوت' سے متعلق عمل اور درج فہرست ذاتوں کے خلاف جرم قرار دیا اور اس رسم میں شامل افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔' انہوں نے کہا کہ وہ خود والمیکی برادری سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن انہیں ایسے شخص کے طور پر پیش کیا گیا جو چھوا چھوت کو فروغ دیتا ہے اور دلت مخالف ہے۔کمار نے الزام لگایا کہ گاندھی کے الزامات کے بعد مختلف برادریوں کے درمیان دشمنی اور کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔کمار کی شکایت کی پر گاندھی کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 196 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ یہ دفعہ مذہب، نسل وغیرہ کی بنیاد پر مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے اور باہمی ہم آہنگی برقرار رکھنے کے خلاف کام کرنے سے متعلق ہے۔اس کے علاوہ بی این ایس کی دفعہ 299 کے تحت بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ دفعہ کسی طبقے کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کر کے ان کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے ارادے سے جان بوجھ کر اور بدنیتی پر مبنی عمل کرنے سے متعلق ہے۔اس کے ساتھ ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(کیو) بھی لگائی گئی ہے۔ یہ دفعہ کسی سرکاری ملازم کو جھوٹی یا بے بنیاد معلومات فراہم کرنے سے متعلق ہے، جس کے نتیجے میں وہ ملازم اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل کے کسی رکن کو نقصان پہنچائے یا اسے ہراساں کرے۔اس سے پہلے سنیچر (29 اگست) کو ہلدوانی میں کیے گئے 'شدھی کرن' کی رسم کا حوالہ دیتے ہوئے گاندھی نے بی جے پی پر چھوا چھوت پر عمل کرنے کا الزام لگایا تھا۔گاندھی نے کہا تھا کہ وزیر اعظم مودی کو ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دینا چاہیے اور یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ بی جے پی-راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی ذہنیت دلتوں کو آگے بڑھتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی۔گاندھی نے کہا تھا، 'جب ہمارے راجستھان کے سی ایل پی (کانگریس لیجسلیچر پارٹی) کے لیڈر ٹیکا رام جولی کسی مندر میں جاتے ہیں تو بی جے پی کے رہنما شدھی کرن کی رسم کرتے ہیں۔ جب کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی ملک کے لیے وقف کر دی ہے اور جو وزیر بھی رہ چکے ہیں۔

ہندوستان اعتماد کے ساتھ عالمی کردار کو بڑھا رہا ہے

انہوں نے یہ جان کر خوشی کا اظہار کیا کہ نفٹ کے مختلف مراکز نے 'کرافٹ کلسٹر پہل' جیسے پروگرام نافذ کیے ہیں

نئی دہلی: بھارت کی صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرمو نے آج نئی دہلی میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹیکنالوجی (نفٹ) کے 18 کیمپس کے مشترکہ جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کی۔اس موقع پر اپنے خطاب میں صدر جمہوریہ نے کہا کہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا شعبہ صرف ہماری ثقافتی وراثت کا حصہ نہیں ہے بلکہ کروڑوں ہم وطنوں کی روزی روٹی کا ذریعہ بھی رہا ہے۔ اگر روایتی دست کاروں کو تعاون اور رہنمائی فراہم کی جائے تو اس سے ان کی آنے والی نسلوں کو بھی فخر اور اعتماد کے ساتھ اس پیشے سے وابستہ رہنے کی ترغیب ملے گی۔انہوں نے یہ جان کر خوشی کا اظہار کیا کہ نفٹ کے مختلف مراکز نے 'کرافٹ کلسٹر پہل' جیسے پروگرام نافذ کیے ہیں، جن کے ذریعے اپنے اپنے علاقوں کے بنکروں اور دست کاروں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے میں جدید تکنیکوں سے روشناس کرایا جا رہا ہے اور انہیں منڈیوں سے جوڑا جا رہا ہے۔صدر جمہوریہ نے کہا کہ آج ہمارا ملک ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ اعتماد کے ساتھ عالمی سطح پر اپنے کردار کو وسعت دے رہا ہے۔فیشن ٹیکنالوجی ایک ایسا شعبہ ہے جس میں عالمی سطح پر بھارت کے کردار کو بڑھانے کے بے پناہ امکانات موجود ہیں۔انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کوشش میں تمام طلبہ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کی سوچ عالمی ہو، لیکن ان کی جڑیں اپنی مٹی اور ملک کی ثقافتی اقدار سے جڑی ہوں۔ اس طرح وہ نہ صرف کامیاب پیشہ ور بنیں گے بلکہ بھارت کی ثقافتی وراثت کے تحفظ اور فروغ میں بھی اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔صدر جمہوریہ نے کہا کہ طلبہ کو عالمی معیار کی مصنوعات اور برانڈ تیار کرنے چاہئیں ،لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ وہ ماحول دوست ہوں۔انہوں نے کہا کہ اپنی مصنوعات کے لیے مقامی طور پر دستیاب خام مال کا استعمال ماحول کے تحفظ کی سمت میں ایک اہم قدم ہوگا۔ بچے ہوئے اجزا کو بے کار سمجھ کر پھینکنا نہیں چاہیے، بلکہ انہیں نئی شکل، نئی افادیت اور نئی قدر دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے یہ جان کر خوشی کا اظہار کیا کہ نفٹ کے پالیسی سازوں نے پائیداری اور سماجی ذمہ داری کو ادارے کے عملی منصوبے میں اہم مقام دیا ہے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ نفٹ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے میں پائیدار مستقبل کے لئے اپنی کوششوں کے تحت سرکلر معیشت کے طریقۂ کار کو وسیع اور منافع بخش بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کرے گا۔صدر جمہوریہ نے کہا کہ 2047 تک ترقی یافتہ بھارت کے ہدف کو حاصل کرنے میں نوجوان اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نفٹ جیسے باوقار اداروں کے باصلاحیت نوجوان طلبہ سے ملک کو بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ایسے معاشرے کی تعمیر میں اپنا تعاون دیں جہاں ہر شہری کو ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کا مناسب موقع مل سکے۔

بھارت کو عالمی آٹو موٹیو انڈسٹری کیلئے

ریڈی ٹو فیوچر افرادی قوت تیار کرنی چاہیے: کمارسوامی

نئی دہلی: بھاری صنعتوں کے مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے پیر کے روز ہندوستان کی نوجوان نسل کے لئے ہنر مندی، ہنر مندی اور روزگار کی فراہمی کو مرکزی ترجیح بنانے کی ضرورت پر زور دیا کیونکہ ملک وِکست بھارت 2047 کی طرف بڑھ رہا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی ہنر مند افرادی قوت کو نہ صرف گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار کیا جانا چاہیے بلکہ پوری دنیا میں صنعتوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو بھی پورا کرنا چاہیے۔نئی دہلی میں آٹو موٹیو سکلز ڈیولپمنٹ کونسل کے سالانہ کنکلیو 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ہندوستان کا آٹو موٹیو سیکٹر تبدیلی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے، جو الیکٹرک موبلٹی، آٹومیشن، منسلک ٹیکنالوجیز، جدید مینوفیکچرنگ اور صنعت 4.0 سے چل رہا ہے۔وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن پر روشنی ڈالتے ہوئے کمارسوامی نے کہا کہ ہندوستان محض آٹو موٹیو کی ایک بڑی مارکیٹ سے آگے بڑھ رہا ہے اور آٹو موٹیو مینوفیکچرنگ، ٹیکنالوجی اور نقل و حرکت کے حل کے لیے ایک بڑے عالمی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ہندوستان کی خواہش ہماری گھریلو افرادی قوت کی ضروریات کو پورا کرنے تک محدود نہیں ہونی چاہئے۔ ہمیں ہندوستان کو ہنر مند آٹو موٹیو ٹیلنٹ کا عالمی ذریعہ بنانے کی خواہش کرنی چاہئے۔وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ آٹو موٹیو انڈسٹری کی تیز رفتار تبدیلی کے لیے ایک ایسی افرادی قوت کی ضرورت ہوگی جو نئی ٹیکنالوجیز اور کام کی جگہ کی ضروریات کو تیار کرنے کے قابل ہو۔ انہوں نے کہا کہ توجہ صرف امیدواروں کی تربیت سے بڑھ کر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہونی چاہیے کہ نوجوان ایسی مہارتیں حاصل کریں جو روزگار کے بامعنی مواقع میں ترجمہ کرتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل کو ہنر مندی اور ہنر مند بنا کر روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنا نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے لیے ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ برقی نقل و حرکت، آٹومیشن اور جدید آٹو موٹیو ٹیکنالوجیز کو اپنانے سے گاڑیوں کی تیاری، بیٹری کی پیداوار، چارجنگ انفراسٹرکچر، سروسنگ اور فروخت کے بعد سپورٹ میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ خاص اور صنعت سے متعلقہ صلاحیتوں کے حامل تکنیکی ماہرین، انجینئرز اور پیشہ ور افراد کو تیار کرنا ضروری بناتا ہے۔

نیپال سیلاب: ملبہ ہٹا تو زمین سے نکلا ۵۰ کروڑ کا سونا، 1.5 کروڑ نیپالی روپے بھی برآمد

نیپال میں آئے تباہ کن سیلاب کے باعث عمارتوں اور گاڑیوں سمیت تمام چیزیں کئی فٹ نیچے ملبے میں دب چکی ہیں

پولیس نے بتایا کہ تقریباً 8 گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد 'کرشی وکاس بینک' کی تریشولی ڈھونگے شاخ سے تقریباً 5.1 کروڑ روپے نقد، تقریباً 50 کروڑ روپے کا سونا اور اہم دستاویزات محفوظ مقام پر پہنچائے گئے۔ نیپال میں آئے تباہ کن سیلاب کے باعث عمارتوں اور گاڑیوں سمیت تمام چیزیں کئی فیٹ نیچے ملبے میں دب چکی ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کئی بینک بھی ملبے میں دب گئے ہیں۔تریشولی کے ایسے ہی ایک بینک سے نیپال پولیس نے تقریباً 50 کروڑ کا سونا، 5.1 کروڑ نیپالی روپے اور کئی اہم دستاویزات نکالے ہیں۔ نیپال پولیس کی جانب سے جاری ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بینک سے نکالے گئے لاکرز کو جے سی بی مشینوں کے ذریعہ لے جایا جا رہا ہے۔نیپال پولیس نے معاملے کے متعلق جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ تقریباً 8 گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد 'کرشی وکاس بینک' کی تریشولی ڈھونگے شاخ سے تقریباً 5.1 کروڑ روپے نقد، تقریباً 50 کروڑ روپے کا سونا اور اہم دستاویزات محفوظ مقام پر پہنچائے گئے ہیں۔ ویڈیو میں نیپال پولیس کے اہلکاروں کو بینک کے بیسمنٹ میں داخل ہونے کے لیے ملبہ ہٹاتے دیکھا جا سکتا ہے۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی گئی ویڈیو میں سلسلے وار طریقے سے پورا واقعہ دکھایا گیا ہے۔ سب سے پہلے کرین کے ذریعہ ملبہ ہٹایا جاتا ہے۔ پھر بینک کے بیسمنٹ میں رکھے لاکرز کو ریسکیو آپریشن پر مامور اہلکاروں کے ذریعہ باہر لایا جا رہا ہے۔ ان لاکرز کو جے سی بی مشینوں پر رکھ کر دوسری جگہ لے جایا جا رہا ہے۔ ویڈیو میں نیپال پولیس کے اہلکار ان لاکرز کو چابیاں لگا کر کھولتے ہوئے بھی نظر آ رہے ہیں۔اس سے قبل نیپال میں رسوا اور اوپری علاقوں میں سے ایک بینک کی تجوری بہہ کر تریشولی ندی کے راستے دھاڈنگ پہنچ گئی تھی۔ یہاں 29 افراد کو مبینہ طور پر تجوری توڑ کر اس میں موجود نقد رقم نکالنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ مسلح پولیس فورس اور نیپال پولیس کی مشترکہ گشتی ٹیم نے موقع پر ہی ان مشتبہ افراد کو پکڑ لیا۔ الزام ہے کہ وہ تباہ شدہ تجوری سے پیسے نکال رہے تھے۔ افسران نے اس گروہ کے پاس سے 505,68,92 روپے نقدی برآمد کی اور 29 افراد کو حراست میں لے لیا۔ پولیس معاملے کی مزید تفتیش کر رہی ہے اور قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔قابل ذکر ہے کہ نیپال پولیس نے سیلاب کے دوران نارائنی ندی میں بہہ کر آئی ایک خاتون کی لاش سے سونے کی بالیاں مبینہ طور پر چرانے کے الزام میں 2 افراد کو بھی گرفتار کیا ہے۔اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تھی۔ پولیس نے 41 سیکنڈ کی ویڈیو کی بنیاد پر دونوں ملزمان کی شناخت کی۔ویڈیو میں دونوں شخص خاتون کی لاش کو ندی سے باہر نکالتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔الزام ہے کہ اس کے بعد انہوں نے خاتون کے دونوں کانوں سے بالیاں نکال لیں۔

بھارت کی رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی میں 7.8 فیصد رہی

نئی دہلی: ہندوستانی معیشت نے رواں مالی سال کے اپریل تا جون کی مدت میں 8.7 فیصد کی ترقی کی جبکہ ایک سال پہلے یہ 9.6 فیصد تھی۔ پیر کو جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اعداد و شمار اور پروگرام کی وزارت نے کہا کہ مالی سال 27 کی پہلی سہ ماہی میں حقیقی مجموعی گھریلو پیداوار، یا مستقل قیمتوں پر جی ڈی پی کا تخمینہ 36.81 لاکھ کروڑ روپے ہے، جو کہ 2025-26 کی اسی سہ ماہی میں 46.75 لاکھ کروڑ روپے تھا، جو کہ 8.7 فیصد کی شرح نمو دکھاتا ہے۔ وزارت نے مزید کہا کہ ہندوستانی معیشت نے عالمی تیزی کے باوجود ترقی کی رفتار کو برقرار رکھا ہے۔موجودہ مالی سال کی اپریل۔جون سہ ماہی میں برائے نام جی ڈی پی، یا موجودہ قیمتوں پر جی ڈی پی کا تخمینہ 27.88 لاکھ کروڑ روپے ہے، جو کہ 2025-26 کی پہلی سہ ماہی میں 80 لاکھ کروڑ روپے تھا، جو کہ 3.10 فیصد کی شرح نمو دکھاتا ہے۔

وزیر اعظم نے ہندوستان کی 8.7 فیصد جی ڈی پی ترقی کی ستائش کی

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں ہندوستان کی 8.7 فیصد جی ڈی پی نمو کو ایک "حیرت انگیز کارنامہ" قرار دیا ہے۔ جناب مودی نے کہا کہ یہ کامیابی تیل کی قیمتوں کے جھٹکے، سپلائی چین میں رکاوٹوں اور عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود ہندوستان کے لوگوں کی اجتماعی طاقت اور لچک کی عکاسی کرتی ہے۔ جناب مودی نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہندوستان کی مثالی جی ڈی پی کی شرح نمو 8.7 فیصد ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ہمارے لوگوں کی اجتماعی طاقت نے اس بات کو یقینی بنایا کہ عالمی غیر یقینی صورتحال کے درمیان تیل کی قیمتوں کے جھٹکے اور سپلائی چین کے مسائل کے باوجود ہندوستان نے اتنی ترقی کی۔

معاشی ترقی حکومت کی اصلاحات کا نتیجہ: سیتارمن

نئی دہلی: وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کو کہا کہ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں معاشی ترقی کی شرح مرکزی حکومت کی اصلاحات اور معیشت کے مؤثر انتظام کے مثبت نتائج کی عکاسی کرتی ہے۔ وزارت شماریات و پروگرام نفاذ کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2026-27 کی اپریل سے جون کی سہ ماہی میں ہندوستان کی معاشی ترقی کی شرح 8.7 فیصد رہی۔ پہلی سہ ماہی میں معاشی ترقی کی یہ شرح ریزرو بینک آف انڈیا کے 7 فیصد کے اندازے سے کہیں زیادہ ہے۔ سیتارمن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، اس مضبوط کارکردگی کا کریڈٹ ہندوستان کے عوام اور ان کی محنت کو جاتا ہے۔ این ڈی اے حکومت کی اصلاحات اور معیشت کے مؤثر انتظام کے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی کی قیادت والی حکومت تمام شہریوں کے لیے اقتصادی مواقع کو مزید وسعت دینے کے لیے پُرعزم ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں موجودہ قیمتوں پر جی ڈی پی میں 3.10 فیصد اضافہ ہوا۔ وہیں حقیقی مجموعی ویلیو ایڈڈ (GVA) میں 2.8 فیصد کی شرح سے اضافہ درج کیا گیا۔

وزیر اعظم مودی نے بشکیک میں ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی

بشکیک (کرغزستان): وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو کرغزستان کے دارالحکومت بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سربراہی اجلاس کے موقع پر ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی اور اہم باہمی مدعوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس سے پہلے آج، وزیر اعظم مودی نے اپنے آرمینیائی ہم منصب پاشنیان نکول کے ساتھ دو طرفہ ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے دفاع، اقتصادی، فارما، سائنس اور ٹیکنالوجی، ثقافت اور تعلیم سمیت مختلف شعبوں میں دو طرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت علاقائی اور عالمی پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ پی ایم مودی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان دو طرفہ تعلقات کو مزید گہرا اور وسعت دینے کے لیے آرمینیا کے ساتھ مل کر کام کرنے کا منتظر ہے۔ انہوں نے خطے میں عدم استحکام کو تمام ممالک کے لیے نقصان دہ قرار دیا اور اقتصادی اور سلامتی کے اہداف کو آگے بڑھانے کے لیے ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجلاس بہت اہم ہے اور اس میں خطے کے بیشتر رہنما شریک ہوں گے۔ ایک ایسی صورتحال میں جب کچھ بین الاقوامی ادارے دنیا میں ایک متحد جگہ بنانے کے لیے کوشاں ہیں، اس اجلاس کو عالمی میدان میں متنوع اور آزاد آوازوں کے وجود کی علامت سمجھا جاتا ہے"۔ ایرانی صدر نے خطے کے ممالک کی قدیم اور مہذب تاریخ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم ایک ایسے خطہ میں رہتے ہیں جس کی تقدیر، تاریخ اور تہذیب ہزاروں سال پرانی ہے اور ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رابطے، بقائے باہمی اور ترقی میں رہے ہیں، اسی لیے امن، سلامتی، معیشت اور تہذیب کا جنم اسی سرزمین سے ہوا ہے اور یہ فطری بات ہے کہ ہم آج دنیا کو آگے بڑھانے کے لیے کوششیں کریں۔

ذات پات پر مبنی سوچ کے خلاف

لڑائی پوری طاقت کے ساتھ جاری رہے گی

دریں اثنا، اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج کیے جانے کے بعد کانگریس نے سوموار کو بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ پارٹی نے کہا کہ وہ جمہوری اور قانونی طریقوں سے ایف آئی آر کا جواب دے گی اور زور دے کر کہا کہ اس واقعہ کے پیچھے موجود ذات پات پر مبنی سوچ کے خلاف لڑائی پوری طاقت کے ساتھ جاری رہے گی۔اتراکھنڈ کانگریس کی انچارج جنرل سکریٹری کماری شیلجا نے سوال اٹھایا کہ مبینہ طور پر 'شدھی کرن کی رسم' ادا کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی، جبکہ اس کے خلاف آواز اٹھانے والے راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی گئی۔ شیلجا نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، 'کانگریس صدر جناب ملیکارجن کھڑگے جی کی عوامی ریلی کے بعد 'شدھی کرن' کی رسم ادا کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں، لیکن اس ذات پات پر مبنی عمل کے خلاف آواز اٹھانے والے قائد حزب اختلاف جناب راہل گاندھی جی کے خلاف ایف آئی آر۔ کیا یہی بی جے پی حکومت کا انصاف ہے؟' انہوں نے الزام لگایا کہ شدھی کرن کی رسم ادا کیے جانے کے بعد اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر نے کھلے عام اس کا دفاع کیا تھا۔ شیلجا نے کہا، 'اب جناب راہل گاندھی جی نے قصورواروں کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا تو اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومت میں الٹا انہی کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا۔ یہ محض اتفاق نہیں، بلکہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی دلت مخالف اور آئین مخالف سوچ کی ایک انتہائی سنگین مثال ہے۔ راہل گاندھی جی نے وہی سوال اٹھایا ہے جو کانگریس صدر جناب ملیکارجن کھڑگے جی خود پارلیامنٹ میں اٹھا چکے ہیں کہ 'شدھی کرن' کے اس عمل نے انہیں چھوا چھوت کا احساس دلایا اور ان کی توہین کی۔' قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب کھڑگے نے 13 اگست کو بی جے پی پر 'شدھی کرن' کی رسم ادا کر کے ان کی توہین کرنے کا الزام لگایا۔ مانسون اجلاس کے آخری دن راجیہ سبھا میں کھڑگے نے کہا تھا، 'میں اسے کبھی سیاسی مسئلہ نہیں بنانا چاہتا۔ میں کئی برسوں سے پارلیامنٹ میں ہوں۔ اس وقت میں یہاں (راجیہ سبھا میں) ہوں اور اس سے پہلے لوک سبھا میں تھا۔ میں نے کبھی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میں نے کبھی یہ کہہ کر مدد یا تحفظ نہیں مانگا کہ میں درج فہرست ذات سے تعلق رکھتا ہوں، میں دلت ہوں۔' انہوں نے کہا تھا، 'میرے اندر لڑنے کی طاقت ہے۔ میں لڑتا بھی ہوں۔ ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں لاکھوں لوگ موجود تھے۔ اس وقت میں نے کسی برادری یا مذہب کا نام نہیں لیا تھا؛ میں نے صرف سرکاروں کے مسائل کو دہرایا تھا۔ لیکن میری تقریر کے بعد آپ نے (بھارتیہ جنتا پارٹی سے وابستہ لوگوں نے) ہلدوانی میں اسٹیج پر شدھی کرن کی رسم ادا کر کے میری توہین کرنے کی کوشش کی۔ مجھے چھوا چھوت کا احساس دلایا گیا۔ کیا جمہوریت میں ایسا ہوتا ہے؟'

کوشامبی میں پٹاخہ فیکٹری میں زبردست دھماکہ، ۵ افراد ہلاک

کئی زخمی، ایمبولینس کی کئی گاڑیاں موقع پر موجود

کوشامبی کے ضلع مجسٹریٹ امیت پال شرما نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی ایمبولینس کے ساتھ فائر بریگیڈ کی 4 گاڑیاں بھی موقع پر روانہ کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ راحت اور بچاؤ کا کام جاری ہے۔ تقریباً پانچ افراد کو ملبے سے باہر نکالا گیا ہے، جن میں سے کچھ کو علاج کے لیے اسپتال بھیجا گیا ہے اور انہیں فوری طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ شدید زخمی افراد کی حالت کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کے کوشامبی ضلع میں پٹاخہ بنانے والی ایک فیکٹری میں زوردار دھماکے کے بعد خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ حادثہ پپری تھانہ علاقے کے محمود پور میں پیش آیا۔ دھماکے میں کم از کم 5 افراد کی موت ہو گئی، جبکہ کئی دیگر افراد زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کو علاج کے لیے پریاگ راج کے ایس آر این اسپتال کے ٹراما سینٹر پہنچایا گیا ہے۔ ایک خاتون کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے، جسے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دھماکے کی اطلاع ملتے ہی سرکل آفیسر شیوانگ سنگھ سمیت بڑی تعداد میں پولیس فورس موقع پر پہنچ گئی۔ ضلع انتظامیہ کی ٹیمیں بھی راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف ہیں۔ کوشامبی کے ضلع مجسٹریٹ امیت پال شرما نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی ایمبولینس کے ساتھ فائر بریگیڈ کی 4 گاڑیاں بھی موقع پر روانہ کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ راحت اور بچاؤ کا کام جاری ہے۔ تقریباً پانچ افراد کو ملبے سے باہر نکالا گیا ہے، جن میں سے کچھ کو علاج کے لیے اسپتال بھیجا گیا ہے اور انہیں فوری طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ شدید زخمی افراد کی حالت کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ڈی ایم امیت پال شرما نے بتایا کہ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے فوری کارروائی شروع کر دی۔ دونوں اضلاع کی ٹیموں کو موقع پر تعینات کیا گیا ہے۔ ابتدائی جانچ میں معلوم ہوا ہے کہ دھماکے اور اس کے بعد لگی آگ سے تقریباً تین مکانات بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کوشامبی میں پٹاخہ فیکٹری میں ہوئے حادثے کا نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے حادثے میں جان گنوانے والے افراد کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ افسران کو زخمیوں کو مناسب اور بہتر طبی سہولت فراہم کرنے کے ساتھ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد پہنچانے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے حادثے میں زخمی ہونے والے افراد کی جلد صحت یابی کے لیے بھی دعا کی۔

ذات پات پر مبنی سوچ کے خلاف لڑائی پوری طاقت کے ساتھ جاری رہے گی

اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج کیے جانے کے بعد کانگریس نے سوموار کو بی جے پی کو نشانہ بنایا۔

اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج کیے جانے کے بعد کانگریس نے سوموار کو بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ پارٹی نے کہا کہ وہ جمہوری اور قانونی طریقوں سے ایف آئی آر کا جواب دے گی اور زور دے کر کہا کہ اس واقعہ کے پیچھے موجود ذات پات پر مبنی سوچ کے خلاف لڑائی پوری طاقت کے ساتھ جاری رہے گی۔ اتراکھنڈ کانگریس کی انچارج جنرل سکریٹری کماری شیلجا نے سوال اٹھایا کہ مبینہ طور پر 'شدھی کرن کی رسم' ادا کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی، جبکہ اس کے خلاف آواز اٹھانے والے راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی گئی۔ شیلجا نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، 'کانگریس صدر جناب ملیکارجن کھڑگے جی کی عوامی ریلی کے بعد 'شدھی کرن' کی رسم ادا کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں، لیکن اس ذات پات پر مبنی عمل کے خلاف آواز اٹھانے والے قائد حزب اختلاف جناب راہل گاندھی جی کے خلاف ایف آئی آر۔ کیا یہی بی جے پی حکومت کا انصاف ہے؟' انہوں نے الزام لگایا کہ شدھی کرن کی رسم ادا کیے جانے کے بعد اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر نے کھلے عام اس کا دفاع کیا تھا۔ شیلجا نے کہا، 'اب جناب راہل گاندھی جی نے قصورواروں کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا تو اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومت میں الٹا انہی کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا۔ یہ محض اتفاق نہیں، بلکہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی دلت مخالف اور آئین مخالف سوچ کی ایک انتہائی سنگین مثال ہے۔ راہل گاندھی جی نے وہی سوال اٹھایا ہے جو کانگریس صدر جناب ملیکارجن کھڑگے جی خود پارلیامنٹ میں اٹھا چکے ہیں کہ 'شدھی کرن' کے اس عمل نے انہیں چھوا چھوت کا احساس دلایا اور ان کی توہین کی۔' قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب کھڑگے نے 13 اگست کو بی جے پی پر 'شدھی کرن' کی رسم ادا کر کے ان کی توہین کرنے کا الزام لگایا۔ مانسون اجلاس کے آخری دن راجیہ سبھا میں کھڑگے نے کہا تھا، 'میں اسے کبھی سیاسی مسئلہ نہیں بنانا چاہتا۔ میں کئی برسوں سے پارلیامنٹ میں ہوں۔ اس وقت میں یہاں (راجیہ سبھا میں) ہوں اور اس سے پہلے لوک سبھا میں تھا۔ میں نے کبھی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میں نے کبھی یہ کہہ کر مدد یا تحفظ نہیں مانگا کہ میں درج فہرست ذات سے تعلق رکھتا ہوں، میں دلت ہوں۔' انہوں نے کہا تھا، 'میرے اندر لڑنے کی طاقت ہے۔ میں لڑتا بھی ہوں۔ ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں لاکھوں لوگ موجود تھے۔ اس وقت میں نے کسی برادری یا مذہب کا نام نہیں لیا تھا۔ میں نے صرف سرکاروں کے مسائل کو دہرایا تھا۔ لیکن میری تقریر کے بعد آپ نے (بھارتیہ جنتا پارٹی سے وابستہ لوگوں نے) ہلدوانی میں اسٹیج پر شدھی کرن کی رسم ادا کر کے میری توہین کرنے کی کوشش کی۔

بی جے پی نے دفاع کیا تھا

اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر مہندر بھٹ نے اس 'شدھی کرن' کی رسم کا دفاع کیا تھا۔ بھٹ نے کہا تھا، 'جن لوگوں کے پاس کوئی حقیقی مسئلہ نہیں ہوتا، وہی ایسے معاملے اٹھاتے ہیں جو معاشرے کو نقصان پہنچاتے اور اسے تقسیم کرتے ہیں۔ کھڑگے جی کی ریلی ہلدوانی میں ہوئی تھی۔ وہاں کا رام لیلا میدان ناپاک کر دیا گیا تھا۔ جس جگہ رام مندر موجود ہے، وہاں ایسے نعرے لگائے گئے جو نہیں لگائے جانے چاہیے تھے۔ وہ جگہ ناپاک ہو گئی تھی اور پھر اس کا شدھی کرن کیا گیا۔' راجیہ سبھا کے رکن پارلیامنٹ بھٹ نے مزید کہا کہ مذہبی اور ثقافتی مقامات کی 'پاکیزگی' کا سب کو احترام کرنا چاہیے۔

مودی حکومت کی تعلیمی پالیسی پر مرلی منوہر جوشی نے اٹھائے سوال

سابق مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل اور بی جے پی کے سینئر رہنما مرلی منوہر جوشی نے تعلیمی نظام کے حوالے سے مودی حکومت کی پالیسیوں پر بڑے سوال اٹھائے ہیں

سابق مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل اور بی جے پی کے سینئر رہنما مرلی منوہر جوشی نے تعلیمی نظام کے حوالے سے مودی حکومت کی پالیسیوں پر بڑے سوال اٹھائے ہیں۔ایک ہندی روزنامے کو دیے انٹرویو میں انہوں نے تعلیمی بجٹ میں کمی، سرکاری اسکولوں کے بند ہونے، نجکاری، پیپر لیک اور بدعنوانی کے معاملے میں حکومت کی ترجیحات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔یہ باتیں اور سوال بی جے پی کے بے حد سینئر رہنما ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی کے ہیں۔ ہندی روزنامہ 'امر اجالا' کے مشاورتی مدیر ونود اگنی ہوتری نے سابق مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل مرلی منوہر جوشی کا ایک لمبا انٹرویو کیا ہے۔واضح ہو کہ نریندر مودی کے مرکز میں اقتدار سنبھالنے کے بعد، بی جے پی کے سابق صدر رہ چکے جوشی کو بی جے پی کے 'مارگ درشک منڈل' میں بھیج دیا گیا تھا اور اس طرح انہیں سرگرم سیاست سے دور کر دیا گیا۔ سیاسی صحافت کی قدرے سخت زبان میں کہا جائے تو جوشی کو کنارے لگا دیا گیا تھا۔'امر اجالا' کو دیے گئے اس انٹرویو میں جوشی نے مودی حکومت کی تعلیمی پالیسی اور اس کی ترجیحات پر سنگین سوال اٹھائے ہیں۔انہوں نے تعلیمی بجٹ میں کمی، سرکاری اسکولوں کے بند ہونے، تعلیم کی بڑھتی ہوئی نجکاری، پیپر لیک اور بڑے پیمانے پر بدعنوانی کے حوالے سے حکومت اور اس کے نظام پر سوال کھڑے کیے ہیں۔ان کے جوابوں میں موجودہ نظام کی پالیسی ترجیحات اور اس کی سمت و رفتار پر بھی سخت تنقید نظر آتی ہے۔ جوشی نے پیپر لیک کے مسئلے کو صرف امتحانات کے نظام کی خامی تسلیم کرنے کے بجائے اسے معاشرے اور

اقتدار میں بڑھتی ہوئی بدعنوانی سے جوڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگوں کو ہر جگہ پیسہ اور بدعنوانی کا بول بالا نظر آتا ہے، تو وہ بھی غلط راستہ اختیار کرنے لگتے ہیں، اور اس کے لیے بنیادی طور پر حکومت اور اس کے نظام کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ پیپر لیک ہو رہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ اس سوال پر جوشی نے کہا کہ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ طے ہی نہیں ہے کہ تعلیمی شعبے میں ہمیں آخر جانا کہاں ہے۔ان کے مطابق، تعلیم کو روزگار سے جوڑنا ضروری ہے۔انہوں نے کہا، 'تعلیم معاشی طور پر مفید ہونی چاہیے۔ اگر تعلیم معاشی طور پر مفید نہیں ہے تو پھر وہ کیسی تعلیم ہے؟' اپنے زمانے کی مثال دیتے ہوئے جوشی نے کہا، 'جب میں پڑھتا تھا تو ہمارے یہاں سب سے زیادہ لوگ داخلہ لینے کے لیے فزکس میں آتے تھے۔ پھر دس برس بعد لوگ آنے لگے الیکٹرانکس میں اور پھر 15 برس بعد لوگ آنے لگے الیکٹرانک انجینئرنگ میں۔' انہوں نے کہا، 'آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ آپ کا منصوبہ کیا ہے۔ لوگوں کو روزگار نہیں ملے گا تو وہ کیا کریں گے؟ تو جو جانا ہوگا، ادھر جائیں گے۔' جوشی نے پیپر لیک اور تعلیمی نظام میں بدعنوانی کو معاشرے میں بڑھتی ہوئی بدعنوانی سے جوڑتے ہوئے کہا کہ جب خود سسٹم میں ہی غلط راستے کھول دیے جاتے ہیں تو طلبہ سے ایمانداری کی توقع کرنا مشکل ہے۔انہوں نے کہا، 'جب یہ ہوتا ہے تو گھپلا ہوگا ہی۔ پھر آدمی یہ دیکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر کوئی رشوت دے کر ٹھیکہ حاصل کر رہا ہے تو میں اب درخواست منظور نہیں کر سکتا۔ پھر جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ جب میرا استاد رشوت لے کر بنا ہے، تو پھر میں کیوں نہیں پاس کر سکتا؟' جوشی نے کہا، 'جب وزیر اور اس کے اوپر الزام لگ رہے ہیں، جب عدلیہ میں لوگوں پر الزام لگ رہے ہیں...... تو وہ کہتا ہے کہ یہ راستہ تو یہی ہے۔ اب آپ نے راستہ کھول دیا اور اس کے بعد آپ کہہ رہے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟' انہوں نے کہا، 'تو ہم نے ہی یہ راستہ بنایا ہے۔ یہ ان بچوں کا قصور نہیں ہے۔ یہ قصور تو ہمارا ہے۔' جوشی نے اسے وسیع سماجی ڈھانچے سے جوڑتے ہوئے کہا، 'آپ کو بنیادی طور پر یہ دیکھنا ہوگا کہ معاشرے میں آپ نے کیا طے کیا ہے، جو معاشرتی ڈھانچہ آپ نے بنا دیا ہے، وہ اس لیے بنایا ہے کہ آپ نے اسے مادی فائدے کے حصول کے لیے بنا دیا ہے۔' انہوں نے کہا، 'معاشرے کا مقصد آپ نے خود یہ مقرر کیا ہے کہ پیسہ ہونا چاہیے، ہر شخص دولت مند ہونا چاہیے۔ وہ دوسروں کی جیب کاٹ کر بھی بن سکتے ہیں۔' پیپر لیک کے معاملے پر جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج اور حکومت کی تیاریوں کے بارے میں سوال کے جواب میں جوشی نے اسے مرکزیت کا نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ہر مسئلے کا حل ایک ہی جگہ سے ہوگا۔

ایم پی میں چینی کی ذخیرہ اندوزی پر شکنجہ

کن پر لاگو ہوگا ضابطہ اور کس کو ملی چھوٹ؟

مدھیہ پردیش میں یکم ستمبر 2026 سے بلک کنزیومرز کے لیے چینی کی اسٹاک حد نافذ کی جا رہی ہے۔ نئے ضابطے کے تحت بڑے کاروباری ادارے اور زیادہ مقدار میں چینی استعمال کرنے والے صارفین اب صرف 15 دن کا اسٹاک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ مدھیہ پردیش میں چینی کی ذخیرہ اندوزی پر قابو پانے کے لیے حکومت نے بڑا قدم اٹھایا ہے۔ ریاست میں یکم ستمبر 2026 سے بلک کنزیومرز کے لیے چینی کی اسٹاک حد نافذ کی جا رہی ہے۔ نئے ضابطے کے تحت بڑے کاروباری ادارے اور زیادہ مقدار میں چینی استعمال کرنے والے صارفین اب صرف 15 دن کا اسٹاک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ نئے ضابطے کا مقصد چینی کی غیر ضروری ذخیرہ اندوزی کو روکنا اور بازار میں اس کی مناسب دستیابی یقینی بنانا ہے۔ اس کے تحت بلک کنزیومرز کو اپنی ضرورت کے مطابق محدود مقدار میں ہی چینی ذخیرہ کرنے کی اجازت ہوگی۔ مقررہ حد سے زیادہ چینی کا اسٹاک رکھنے کی صورت میں متعلقہ افراد یا اداروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ حکومت کی جانب سے یہ فیصلہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب چینی کی سپلائی، قیمتوں اور مارکیٹ میں دستیابی پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ یہ ضابطہ بنیادی طور پر ان کاروباری اداروں اور بلک کنزیومرز پر لاگو ہوگا جو بڑی مقدار میں چینی خریدتے اور استعمال کرتے ہیں۔ ان میں ایسے تجارتی اور صنعتی صارفین شامل ہو سکتے ہیں جن کی روزانہ کی ضرورت عام صارفین کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ حکام کی جانب سے اسٹاک کی نگرانی کی جائے گی اور یہ دیکھا جائے گا کہ متعلقہ ادارے مقررہ حد کے مطابق ہی چینی ذخیرہ کر رہے ہیں یا نہیں۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ مقررہ اسٹاک حد کی خلاف ورزی کو سنجیدگی سے لیا جائے گا۔ اگر کوئی بلک کنزیومر 15 دن سے زیادہ کا اسٹاک رکھتا پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اس اقدام کا مقصد ذخیرہ اندوزی کے ذریعے مارکیٹ میں مصنوعی قلت پیدا کرنے کی کوششوں پر روک لگانا بھی ہے، تاکہ عام صارفین کو مناسب قیمت پر چینی دستیاب ہو سکے۔ نئے ضابطے میں بعض مخصوص صارفین یا اداروں کو چھوٹ دی گئی ہے۔ تاہم یہ چھوٹ مقررہ شرائط کے تحت ہوگی۔ متعلقہ اداروں کو یہ خیال رکھنا ہوگا کہ ان کے لیے نافذ قانون اور چھوٹ کی شرائط کا پاس و لحاظ رکھا جائے۔ مدھیہ پردیش حکومت کے اس اقدام کے بعد یکم ستمبر سے چینی کے بڑے خریداروں اور صارفین کے اسٹاک پر نگرانی مزید سخت ہونے کی توقع ہے۔ حکومت کا بنیادی مقصد چینی کی دستیابی برقرار رکھنا، غیر ضروری ذخیرہ اندوزی روکنا اور مارکیٹ میں سپلائی کا توازن قائم رکھنا ہے۔

بھارت نے ثالثی کی ''غیر قانونی طور پر قائم

عدالت کے سندھ آبی معاہدے کے فیصلے کو مسترد کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے پیر کے روز سندھ آبی معاہدے سے متعلق عالمی بینک کی تشکیل کردہ ثالثی عدالت کی طرف سے دیے گئے فیصلے کو ایک مضبوط اور غیر متزلزل طریقے سے برخاست کیا اور اس پینل کو ایک ''غیر قانونی طور پر تشکیل دیا گیا'' ادارہ قرار دیا اور یہ واضح کیا کہ نئی دہلی کا پانی برقرار رکھنے کا فیصلہ برقرار رہے گا۔ ایک سخت سفارتی سرزنش جاری کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے ٹریبونل کی قانونی حیثیت کی مذمت کی اور اسلام آباد کی مسلسل اشتعال انگیزیوں کے پیش نظر اپنی قومی سلامتی اور بنیادی ڈھانچے کے فیصلوں پر ہندوستان کی مکمل خودمختاری کی توثیق کی۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ نام نہاد عدالت عالمی بینک نے معاہدے کی شرائط کی پیٹنٹ کی خلاف ورزی پر تشکیل دی تھی اور ہندوستان واضح طور پر اس کے نام نہاد ایوارڈ کو مسترد کرتا ہے، جس طرح اس نے اس غیر قانونی طور پر قائم کردہ

ادارے کے تمام پیشگی اعلانات کو مضبوطی سے مسترد کر دیا ہے۔ نئی دہلی کے مستقل اور غیر سمجھوتہ کرنے والے قانونی موقف کی نشاندہی کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان نے شروع سے ہی ناقص کارروائی سے مکمل طور پر پرہیز کیا ہے۔ ہندوستان نے کبھی بھی اس غیر قانونی طور پر قائم کی گئی اور نام نہاد ثالثی عدالت کے قانون میں موجود ہونے کو تسلیم نہیں کیا ہے، اور مسلسل اس بات کو برقرار رکھا ہے کہ اس مبینہ ثالثی ادارے کا قیام سندھ طاس معاہدے کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ اس کے مطابق، بھارت کبھی بھی اس ادارے کے سامنے پیش نہیں ہوا اور اس نے وزارت خارجہ کے پہلے بیانات کا کوئی نوٹس لینے سے انکار کیا ہے۔ ہندوستان کے اعلیٰ اختیار کو تقویت دیتے ہوئے، وزارت نے زور دے کر کہا کہ ثالثی پینل کے پاس ہندوستان کے خودمختار فیصلوں پر کوئی بھی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ وزارت خارجہ نے زور دے کر کہا، اس کے اعلانات، ابھی یا مستقبل میں، ہندوستان کے ذریعہ شروع کئے جانے والے منصوبوں کے سلسلے میں ہندوستان کے اقدامات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ زبردست سفارتی پش بیک ثالثی پینل کے ریمارکس کے جواب میں آیا، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ پانی کے معاہدے کو منجمد کرنے کے لیے نئی دہلی کا استدلال معطلی یا ختم کرنے کا جواز پیش نہیں کرتا۔ عدالت نے مطالبہ کیا کہ سندھ طاس معاہدہ پوری طرح سے نافذ العمل رہے اور بھارت کو اپنی ذمہ داریوں کی پابندی کرنی چاہیے۔

تعلیم کا عظیم عطیہ دینے والا ہر شخص گرو ہے: جسٹس مان دھاتا سنگھ

ویشالی بین الاقوامی ودیا پیٹھ کے زیرِ اہتمام سج، پٹنہ کے احاطے میں گرو سمان تقریب'' کا انعقاد

حاجی پور ر پٹنہ: تعریفیں اور مفہوم اگرچہ وقت کے ساتھ بدل گئے ہیں، لیکن تعلیم کا عظیم عطیہ دینے والا ہر باصلاحیت شخص ''گرو'' ہی ہے۔ اساتذہ ہی معاشرے کے معمار ہوتے ہیں اور ان کا احترام دراصل خدا کے احترام کے مترادف ہے۔ یہ بات پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس مان دھاتا سنگھ نے انسانی حقوق ٹوڈے اور ویشالی بین الاقوامی ودیا پیٹھ کے زیرِ اہتمام سج، پٹنہ کے احاطے میں منعقدہ ''گرو سمان تقریب 2026'' کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری علمی روایت میں کسی کے بھی حق کی پامالی اور اسے تکلیف پہنچانا گناہ تصور کیا گیا ہے۔ پرانوں کا نچوڑ ہے: ''پروپکارائے پنیائے، پاپائے پرپیڑنم''، یعنی دوسروں کی بھلائی کرنا نیکی ہے اور دوسروں کو تکلیف دینا گناہ ہے۔ یہی علم اور انسانی حقوق کے تحفظ کا بنیادی اصول ہے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی اور معروف ماہرِ ریاضیات پروفیسر کے۔ سی۔ سنہا نے کہا کہ ہندوستان اس لیے ''وشوگرو'' تھا، کیونکہ یہاں تعلیم دینے کی صلاحیت موجود تھی۔ یہاں نالندہ اور وکرم شلا جیسے عظیم الشان جامعات قائم تھے، جہاں دنیا بھر سے طلبہ علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک استاد معاشرے کی تعمیر بھی کر سکتا ہے اور اس کی تباہی کا سبب بھی بن سکتا ہے، اسی لیے اساتذہ کی اہمیت ہمیشہ برقرار رہی ہے۔ b تقریب کی صدارت کرتے ہوئے بہار ہندی ساہتیہ سمیلن کے صدر ڈاکٹر انیل سلبھ نے کہا کہ جب معاشرے میں زوال کے آثار نظر آنے لگیں تو سمجھنا چاہیے کہ ہمارے تعلیمی نظام میں کہیں نہ کہیں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم صرف دوسروں کو نصیحت کرنے والے بن گئے ہیں، لیکن ہمارے اپنے کردار اور طرزِ عمل پاکیزہ نہیں رہے۔ آج طلبہ میں اساتذہ کے تئیں بے اعتنائی بلاوجہ نہیں ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں محتاط اور بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ہندوستان کو دوبارہ ''وشوگرو'' کے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے رشیوں اور آچاریوں کی طرح علم، ریاضت اور اچھے کردار کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ اس موقع پر پدم شری جتیندر کمار سنگھ، پدم شری ومل جین، پدم شری اشوک وشواس، سج کے ڈائریکٹر نیرج اگروال، ڈاکٹر تارکیشور پنڈت، ڈاکٹر جنگ بہادر پانڈے، ڈاکٹر سمیدھا پاٹھک، ڈاکٹر رینو کماری، ڈاکٹر کمل کشور بدھ، ڈاکٹر مدھو پربھا سنگھ اور امیت کمار وشواس نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مہمانوں کا استقبال وشالی بین الاقوامی ودیا پیٹھ کے بانی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ انسانی حقوق صحافت کے علمبردار ڈاکٹر ششی بھوشن کمار نے کیا۔ شکریہ کی رسم الکا شری نے ادا کی، جبکہ اسٹیج کی نظامت پرویز کوثر نے کی۔ اس موقع پر معروف مصنف ڈاکٹر چندر جیت ورما کی تصنیف ''پوروانچل کی ماٹی'' کی بھی رسم رونمائی کی گئی۔

کوئی اتنی آسانی سے توہین نہیں کر سکتا''، اکھلیش پر برہم جینت چودھری

پی ڈی اے پر بھی اٹھائے سوال

اتر پردیش اسمبلی انتخابات 2027 سے قبل سیاسی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ راشٹریہ لوک دل (RLD) کے صدر جینت چودھری نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کی سیاست اور ان کے ''پی ڈی اے'' فارمولے پر سوال اٹھاتے ہوئے سخت تنقید کی ہے۔ جینت چودھری نے کہا کہ سیاسی اتحاد اور اس کے نظریات صرف نام اور علامتوں سے طے نہیں ہوتے۔ انہوں نے پی ڈی اے سیاست پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس کے نام اور علامتیں مستقل نہیں ہیں، اس لیے اسے ایک واضح اور مستحکم سیاسی تصور کے طور پر دیکھنا مشکل ہے۔ آر ایل ڈی سربراہ نے اکھلیش یادو پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو بھی اتنی آسانی سے توہین کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ان کے بیان کو اتر پردیش میں ممکنہ سیاسی صف بندی اور اتحادی جماعتوں کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ جینت چودھری نے اکھلیش یادو کے پسماندہ، دلت اور اقلیتی طبقات کو ساتھ لانے کی کوشش پر بھی سوالات اٹھائے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیاست میں محض نام یا علامت تبدیل کرنے سے کسی اتحاد کی بنیاد مضبوط نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے واضح پالیسی، نظریہ اور مستقل سیاسی سمت ضروری ہے۔ اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل جینت چودھری کا یہ بیان سماج وادی پارٹی اور RLD کے درمیان سیاسی تعلقات کے حوالے سے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ راشٹریہ لوک دل (RLD) اور سماج وادی پارٹی کے پرانے اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے جینت چودھری نے کہا کہ کوئی بھی اتحاد باہمی مفاد اور احترام کی بنیاد پر چلتا ہے۔ ان کے مطابق دونوں جماعتوں اور ان کے کارکنوں کے درمیان مسلسل رابطہ اور بات چیت ہونی چاہیے، تاکہ اتحاد سے دونوں فریقوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں کے موجودہ بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ راشٹریہ لوک دل کے بارے میں حقارت آمیز سوچ رکھتے تھے۔ جینت چودھری نے کہا کہ راشٹریہ لوک دل کسی ایک بیان کے جواب میں سیاست نہیں کر رہی، بلکہ یہ پارٹی کا ایک طویل مدتی منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ RLD ایک پرانی سیاسی جماعت ہے اور اتر پردیش کے دیہات اور اضلاع میں اس کے کارکن موجود ہیں۔ پارٹی کے کارکن اس وقت نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (NDA) کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

بڑے شہروں کی مصروف زندگی کے درمیان لوک ثقافت کا سنگم

سی ایم ڈی اپیندر رائے نے بتایا کیوں خاص ہے بدریا تقریب؟

نئی دہلی: بھارت ایکسپریس کے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے کہا، 'بدریا' اتر پردیش، بہار کی مٹی اور ساون کی رخصتی کی روایت کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'بدریا' کے ذریعے پوروانچل کی لوک روایات، موسیقی اور تہذیبی ورثے کو نئی نسل اور ملک کے مختلف حصوں تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دارالحکومت دہلی کا تال کٹورا انڈور اسٹیڈیم پیر کے روز (31 اگست 2026) کی شام لوک موسیقی، کجری کے سروں اور مٹی کی خوشبو سے سرشار نظر آیا۔ موقع تھا 'ماتا چکیری دیوی فاؤنڈیشن' اور دہلی حکومت کی میتھلی۔ بھوجپوری اکادمی کے مشترکہ زیرِ اہتمام منعقدہ 'بدریا: ایک مانسون ودائی مہوتسو 2026' کا۔ تقریب میں بھارت ایکسپریس کے سی ایم ڈی وایڈیٹر ان چیف اور فاؤنڈیشن کے ٹرسٹی اپیندر رائے بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بڑے شہروں کی تیز رفتار زندگی کے درمیان اپنی جڑوں، روایات اور لوک ثقافت کو زندہ رکھنا ہی اس تہوار کی سب سے بڑی معنویت ہے۔ اپنے خطاب میں بھارت ایکسپریس کے سی ایم ڈی وایڈیٹر ان چیف اپیندر رائے نے مہمانوں اور سامعین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ محض رسمی تقریر کا پلیٹ فارم نہیں ہے، بلکہ اس کے ذریعہ ملک کے دارالحکومت کو یہ بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اتر پردیش اور بہار کی مٹی سے جڑے لوگ بھگوان شیو کے پسندیدہ مہینے ساون کو کس انداز میں رخصت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'بدریا' کے ذریعہ پوروانچل کی لوک روایات، موسیقی اور تہذیبی ورثے کو نئی نسل اور ملک کے مختلف حصوں تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ 'بدریا 2026' میں قومی سطح کے 20 سے زائد نامور فن کاروں نے اپنی شاندار پیشکش سے شام کو یادگار بنا دیا۔ پروگرام کی اہم کشش پدم شری مالنی اوستھی رہیں، جنہوں نے ٹھمری، کجری اور روایتی لوک دھنوں سے سامعین کو جھومنے پر مجبور کر دیا۔ ان کے علاوہ معروف گلوکارہ پریا ملک، چندن تیواری، انڈین آئیڈل شہرت یافتہ رشی سنگھ، سمردھ پاٹھک اور ساتوک پاٹھک نے میتھلی، بھوجپوری اور اودھی لوک گیتوں کی خوبصورت پیشکش سے محفل میں رنگ بھر دیا۔ اس دوران موسیقی کے ساتھ کتھک، راس اور روایتی لوک رقص کی دلکش پیشکشیں بھی پیش کی گئیں، جنہیں حاضرین نے خوب سراہا۔ دہلی میں 'بدریا' مہوتسو کا آغاز 2025 میں کناٹ پلیس کے سنٹرل پارک سے ہوا تھا۔ یکم ستمبر 2025 کو منعقدہ پہلے پروگرام میں دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، ثقافتی وزیر کپل مشرا سمیت کئی اہم شخصیات نے شرکت کی تھی۔ پہلے ایڈیشن میں سی ایم ڈی اپیندر رائے نے وزیر اعلیٰ کا استقبال کیا تھا۔ پہلے پروگرام کی شاندار کامیابی کے بعد 2026 میں 'بدریا' کا دائرہ مزید وسیع کیا گیا اور اسے تال کٹورا اسٹیڈیم تک پہنچایا گیا۔ 'بدریا' اب محض ایک موسیقی پروگرام نہیں رہا بلکہ یہ ہندوستانی طرزِ زندگی، لوک روایت اور ثقافتی ورثے کا آئینہ بن رہا ہے۔ عظیم شہروں کی مصروف زندگی اور کنکریٹ کے جنگل کے درمیان 'بدریا' جیسے پروگرام یہ پیغام دیتے ہیں کہ انسان جدیدیت کے ساتھ کتنا ہی آگے کیوں نہ بڑھ جائے، اس کی حقیقی شناخت اس کی مٹی، زبان، لوک روایت اور ثقافتی ورثے سے ہی قائم رہتی ہے۔

دن میں آزاد، رات میں سلاخوں کے پیچھے!

آخر قیدیوں کیلئے کیا کرنے جا رہی ہے سورین حکومت؟

جھارکھنڈ حکومت نے جیل اصلاحات کی سمت میں بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اچھے رویے والے قیدیوں کو روزگار سے جوڑنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جھارکھنڈ حکومت نے جیل اصلاحات کے تحت ایک نیا نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد قیدیوں کو روزگار سے جوڑنا اور ان کے خاندانوں کو معاشی سہارا فراہم کرنا ہے۔ نیا نظام کے تحت صرف ان قیدیوں کو جیل سے باہر جا کر کام کرنے کی اجازت دی جائے گی جن کا رویہ اچھا ہے۔ وہ صبح 6 یا 7 بجے سے شام تک کام کر سکیں گے، تاہم انہیں 12 گھنٹے کے اندر جیل واپس آنا ہوگا۔ اس کے لیے ایک SOP تیار کی جا رہی ہے تاکہ قواعد کی پابندی یقینی بنائی جا سکے۔ اگر کوئی قیدی مقررہ قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال SOP تیار کرنے کا عمل جاری ہے اور اس کے بعد واضح رہنما ہدایات نافذ کی جائیں گی۔ جیل آئی جی سدرشن منڈل نے بتایا کہ فی الحال ریاست کی چار مرکزی جیلوں میں اس نظام کو نافذ کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ان میں برسا منڈا مرکزی جیل (رانچی)، جے پرکاش نارائن مرکزی جیل (ہزاری باغ)، گھاگھی ڈیہہ مرکزی جیل (مشرقی سنگھ بھوم) اور دمکا مرکزی جیل شامل ہیں۔ ان جیلوں کی کچھ بیرکوں کو اوپن یا سیمی اوپن بیرکوں میں تبدیل کیا جائے گا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد قیدیوں کو جیل سے باہر نکالنا نہیں بلکہ انہیں روزگار سے جوڑ کر خود کفیل بنانا ہے۔ جھارکھنڈ کارا و اصلاحی خدمات ایکٹ، 2025 میں اوپن کریکشنل انسٹی ٹیوشن (OCI) کی شق شامل کی گئی ہے۔ اس کا مقصد قیدیوں کی رہائی کے بعد ان کی بازآبادکاری اور روزگار کا انتظام کرنا ہے، تاکہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ معمول کی زندگی گزار سکیں۔

پروفیسر قمر اختر کاظمی نے اے ایم یو کے

جے این میڈیکل کالج کے لیے مزید ۱۶ / لاکھ روپے عطیہ کئے

علی گڑھ: مادرِ علمی سے اظہارِ تشکر اور وابستگی کے ایک قابل تحسین جذبے کے تحت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کی سابق ڈین پروفیسر قمر اختر کاظمی (سبکدوش) نے یونیورسٹی کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج میں خصوصی وارڈز کی تعمیر کے لیے مزید 16 لاکھ روپے عطیہ کیے ہیں۔ اس عطیہ کے ساتھ پروفیسر کاظمی کی جانب سے دی جانے والی مجموعی عطیہ کی رقم 47 لاکھ روپے ہو گئی ہے، جو جے این میڈیکل کالج میں 4 خصوصی وارڈز کی تعمیر کے لیے مختص ہے۔ یونیورسٹی میں نمایاں خدمات انجام دینے والی پروفیسر کاظمی کا یہ عطیہ اس ادارے کے تئیں ان کی محبت و احسان مندی کا اظہار ہے۔ ان کا یہ جذبہ اس امر کی بہترین مثال ہے کہ سابق طلبہ اپنی مادرِ علمی کی معاونت اور معاشرے کے لیے اس کی خدمات کو آگے بڑھانے میں کس طرح مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اس عطیہ کو سراہتے ہوئے کہا ''پروفیسر کاظمی کا یہ عطیہ انسانیت، تشکر اور مادرِ علمی کے تئیں احساسِ ذمہ داری کی ایک روشن مثال ہے اور جے این میڈیکل کالج میں طبی خدمات پر اس کے دیرپا اثرات مرتب ہوں گے۔''

اے ایم یو کے محققین نے پیچیدہ مصنوعی قدرتی مرکبات کی تیاری

کیلئے ماحولیات دوست طریقہ وضع کیا، آرگینک لیٹرز میں اشاعت

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے محققین نے ساختی طور پر پیچیدہ مصنوعی قدرتی مرکبات کی ترکیب کے لیے ایک پائیدار اور ماحولیات دوست حکمت عملی تیار کی ہے اور ان کی یہ تحقیق امریکن کیمیکل سوسائٹی کی جانب سے شائع ہونے والے نامیاتی کیمیا کے ایک معروف بین الاقوامی جریدے ''آرگینک لیٹرز'' میں شائع ہوئی ہے۔ یہ تحقیق، شعبہ کیمسٹری کی گرین کیمسٹری لیبارٹری کی ریسرچ اسکالر مس ندا خان نے پروفیسر زیبا این صدیقی کی نگرانی میں انجام دی۔ محققین نے تین اجزائے ترکیبی پر مشتمل ایک ڈومینوری ایکشن تیار کیا، جس میں نن ہائیڈرن، بیٹا کیٹو امائڈ اور سائکلک امیڈین کو ایک ہی برتن میں ملا کر ایسیٹک ایسڈ کو بطور محرک اور ایتھنول کو بطور محلول استعمال کیا گیا۔ مائیکرو ویو شعاعوں کے ذریعہ یہ عمل تقریباً ایک گھنٹے میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے تین سالماتی کنبوں سے تعلق رکھنے والے 25 مرکبات تیار کیے گئے، جن میں پیداوار کی شرح 84 فیصد تک رہی۔ اس طریقے میں کالم کرومیٹوگرافی سے بھی گریز کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں محلولات کے استعمال میں کمی آتی ہے اور مرکبات کو صاف کرنے کا عمل بھی آسان ہو جاتا ہے۔

ثقافت کا زندہ رہنا ہی انسانیت کی بقا ہے

بدریا ۲۰۲۶ / کے اسٹیج سے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے دیا ثقافتی اتحاد کا پیغام

نئی دہلی: تالکٹورا اسٹیڈیم میں منعقدہ عظیم الشان بدریا 2026 میں فن، ثقافت، انسانی ہمدردی اور سماجی ہم آہنگی پر زور دیتے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے کہا کہ ثقافت انسانیت اور ہمدردی کی پہچان ہے۔ ثقافت ہمارے روم روم میں بسی ہوئی ہے اور یہ ہماری روح سے پیدا ہوئی ہے۔ اگر ہم انسان ہیں تو ہمارے اندر ثقافت کا زندہ رہنا ناگزیر ہے، کیونکہ یہی انسانیت اور ضمیر کی ہمدردی کی حقیقی پہچان ہے۔'' یہ پُر اثر خیالات بھارت ایکسپریس کے سی ایم ڈی اور ایڈیٹر ان چیف اپیندر رائے نے نئی دہلی کے تالکٹورا اسٹیڈیم میں منعقدہ ''بدریا 2026'' کے اسٹیج سے اظہار کیے۔ ''ماتا چکیری دیوی فاؤنڈیشن'' اور دہلی حکومت کی میتھلی۔ بھوجپوری اکیڈمی کے زیرِ اہتمام منعقدہ اس مانسون ودائی میلے میں سی ایم ڈی اپیندر رائے نے فن، انسانی حساسیت اور سماجی ہم آہنگی کی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کی۔ اپنے خطاب میں سی ایم ڈی اپیندر رائے نے کہا کہ کسی بھی معاشرے کی حقیقی دولت اس کی ثقافتی بیداری میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فن اور موسیقی محض تفریح کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ یہ انسان کو حساس اور ہمدرد بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''جس فن اور ثقافت سے ہم آج واقف ہو رہے ہیں، وہ ہمارے اندر

سے نکلی ہے۔ اگر ہمارے اندر سے ثقافت اور روایت ختم ہو جائے تو انسانیت کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس لیے ثقافت کو اگلی نسل تک پہنچانا ہم سب کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔'' بڑے شہروں میں ایسے عظیم الشان اور غیر تجارتی ثقافتی پروگرام منعقد کرنے میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے پوری ٹیم کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی اور ممبئی جیسے بڑے بڑے شہروں میں لوک روایات کو وقف ایسا شاندار اسٹیج سجانا کسی ''تپسیا'' سے کم نہیں ہے۔ انہوں نے اسٹیج سے فاؤنڈیشن کی صدر یوگیتا دیدی، بانی برجیش رائے، سنتوش جی، راجیو جی، کرشن دیو سنگھ اور رادھیشیام یادو سمیت پوری منتظم کمیٹی کا شکریہ ادا کیا۔ سی ایم ڈی اپیندر رائے نے کہا کہ پوری ٹیم نے مشرقی اتر پردیش اور بہار کے خطے یعنی پوروانچل کی روح کو ملک کے دارالحکومت کے مرکز میں قائم کرنے کا کام کیا ہے۔ ''بدریا: ایک مانسون ودائی مہوتسو 2026'' میں شمالی بھارت کی مالا مال موسیقی روایت کی گونج سنائی دی۔ پدم شری مالنی اوستھی کی ٹھمری اور کجری گائیکی سے لے کر چندن تیواری اور پریا ملک کے روایتی میتھلی اور بھوجپوری گیتوں تک، پورا ماحول لوک رنگ میں ڈوبا نظر آیا۔ رشی سنگھ، سمردھ پاٹھک اور ساتوک پاٹھک کی نوجوان توانائی نے یہ ثابت کیا کہ روایتی موسیقی آج کی نوجوان نسل کو بھی اتنی ہی گہرائی سے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ بدریا مہوتسو کے پہلے ایڈیشن کا انعقاد یکم ستمبر 2025 کو این ڈی ایم سی سینٹرل پارک میں کیا گیا تھا۔ اس میں وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور ثقافتی امور کے وزیر کپل مشرا نے شرکت کی تھی۔ اس کے بعد سے ''بدریا'' دہلی کے ثقافتی کیلنڈر کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ارجنٹائنا کے عظیم فٹبالر لیونل میسی نے ریٹائرمنٹ کا کیا اعلان

انسٹاگرام پر جذباتی پوسٹ شیئر کر دی جانکاری

میسی نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ ”میرے پاس اب دینے کے لیے مزید کچھ باقی نہیں ہے۔ ملک میں کئی باصلاحیت نوجوان کھلاڑی ابھر رہے ہیں جو اس جگہ کے حقدار ہیں۔“ فٹبال کی دنیا کے عظیم کھلاڑیوں میں شمار ارجنٹائنا کے کپتان لیونل میسی نے بین الاقوامی فٹبال سے اچانک ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے پوری دنیا کو حیران کر دیا۔ میسی اب ارجنٹائنا کی قومی ٹیم میں دوبارہ کھیلتے ہوئے نظر نہیں آئیں گے۔

2026 کا عالمی کپ فائنل ان کے بین الاقوامی کیریئر کا آخری میچ ثابت ہوا ہے، جہاں ارجنٹائنا کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میسی نے اپنے آفیشیل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے اپنے 21 سالہ شاندار بین الاقوامی سفر کو الوداع کہنے کی اطلاع دی۔ میسی نے اپنے پیغام میں لکھا کہ عالمی کپ فائنل کے بعد کافی سوچنے اور غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قومی ٹیم کو الوداع کہنے کا یہی صحیح وقت ہے۔ میسی نے کہا کہ ”یہ فیصلہ لیتے ہوئے میری روح کو گہری چوٹ پہنچی ہے، لیکن میں مطمئن ہوں کہ میں نے اس جرسی کے لیے اپنی پوری طاقت جھونک دی۔ نہ صرف ان برسوں میں جب ارجنٹائنا نے سب کچھ جیتا، بلکہ اس سے پہلے کے مشکل دور میں بھی کبھی ہمت نہیں ہاری۔“ میسی نے اپنی پوسٹ میں نوجوان کھلاڑیوں کو موقع دینے کی بات بھی کہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”میرے پاس اب دینے کے لیے مزید کچھ باقی نہیں ہے۔ ملک میں کئی باصلاحیت نوجوان کھلاڑی ابھر رہے ہیں جو اس جگہ کے حقدار ہیں۔“ میسی نے گزشتہ 21 برسوں کے دوران ملنے والی حمایت کے لیے شائقین، خاندان، تمام کوچز اور ساتھی کھلاڑیوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ میدان کے اندر سے نہیں، بلکہ باہر ایک عام مداح کی طرح اچھے اور برے دونوں وقت میں ٹیم کا حوصلہ بڑھائیں گے۔ میسی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے یہ الوداعی خط فائنل کے 2 دن بعد یعنی 21 جولائی کو ہی لکھ لیا تھا اور خاندانی حالات کے بعد وہ اپنے اس فیصلے کے بارے میں پوری طرح پُرعزم ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ لیونل میسی نے اپنے 21 سالہ بین الاقوامی کیریئر میں ارجنٹائنا کے لیے بہت سی کامیابیاں حاصل کیں اور کھیل کی تاریخ میں ایک لازوال لیجنڈ کے طور پر رخصت ہوئے۔

لارڈز ٹیسٹ میں شکست کے بعد ’انجرڈ‘ امام الحق کو تنقید کا سامنا:

’بلے باز ٹوٹے ہوئے بازو کے ساتھ بھی میدان میں اترتے رہے ہیں‘

پاکستانی کرکٹر امام الحق لارڈز ٹیسٹ میچ میں پاکستان کی شکست کے بعد تنقید کی زد میں ہیں۔ کمنٹیٹر اسٹیورٹ براڈ نے پاکستان کے دوسرے ٹیسٹ میں لارڈز کے مقام پر پنڈلی کی چوٹ کے باوجود سائیڈ لائن پر پریکٹس کرنے کے امام الحق کے فیصلے پر سوال اٹھایا تو میچ کے دوران میدان سے باہر پریکٹس کرتے ہوئے امام الحق کے بارے میں سوشل میڈیا پر بھی مزید منفی تبصرے سامنے آئے۔ امام الحق کو پہلے دن فیلڈنگ کے دوران بائیں پنڈلی میں معمولی درجے کی کھچاؤ کی چوٹ لگنے کے بعد باقی ٹیسٹ سے باہر قرار دے دیا گیا تھا۔ یہ چوٹ اس وقت لگی جب وہ دو کیچز چھوڑ چکے تھے، اور اس کے بعد پاکستان بقیہ میچ میں ایک بلے باز سے محروم ہو گیا تھا۔ پاکستانی اوپنر دوسری اننگز میں بھی بیٹنگ کے لیے نہیں آئے، جبکہ ان کی ٹیم ایک اور بھاری شکست سے دوچار ہوئی اور تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں 0-2 سے پیچھے چلی گئی۔ چوتھے دن کے کھیل سے قبل امام کو لارڈز میں میدان کے کنارے اپنی زخمی پنڈلی پر ٹیپ باندھے ہوئے گیند سے ہلکی پھلکی پریکٹس کرتے دیکھا گیا۔ بیٹنگ کی مشق کے دوران وہ لنگڑاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ پاکستانی کیمپ کی جانب سے اشارے دیے گئے تھے کہ اگر دوسری اننگز میں ٹیم کو ضرورت پڑی تو امام ممکنہ طور پر بیٹنگ کر سکتے ہیں۔ تاہم براڈ نے جو کچھ دیکھا، اس سے وہ متاثر نہیں ہوئے۔ سکرین پر امام الحق تنہا پریکٹس کرتے نظر آئے تو کمنٹیٹر سٹیورٹ براڈ نے کہا ’وہ آرام سے اور تنہا ان ڈور سہولت میں پریکٹس کر سکتے تھے، لیکن وہ اچانک شارٹس میں زیادہ ساری پٹی لگا کر باہر آ گئے۔ یہ میڈیا اور شائقین کو دکھانے کی کوشش زیادہ لگتی ہے، اور معذرت کے ساتھ، میں اس سے بالکل متاثر نہیں ہوں۔‘ ماریہ راجپوت نامی صارف کا ایکس پر کہنا تھا کہ ’اگر چوٹ واقعی سنگین تھی اور فزیو نے بیٹنگ سے منع کیا تھا، تو پھر اس سارے ڈرامے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔‘ ابھیورما نامی صارف نے لکھا ’سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ اس نے اتنا ڈراما کیا، پھر بھی بیٹنگ کے لیے نہیں آیا۔ مجھے تو لگا تھا کہ وہ ضرور بیٹنگ کے لیے آئے گا، اسی لیے پریکٹس کر رہا ہے۔ یہ ٹیم اداکاروں سے بھری ہوئی ہے۔‘ کچھ صارفین کو تو لگتا ہے ماضی میں کئی کھلاڑیوں نے وقت پڑنے پر انجریز کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ملک کے لیے کھیلا لیکن آج کل ایسا نہیں ہو رہا۔ باسط سبحانی ان لوگوں میں شامل ہیں جن کا کہنا تھا ’بلے باز ٹوٹے ہوئے بازو، انگلیوں کے فریکچر اور اکھڑے ہوئے کندھوں کے ساتھ بھی میدان میں اترتے رہے ہیں۔ انھوں نے تکلیف برداشت کرتے ہوئے بیٹنگ کی کیونکہ بعض اوقات ٹیم کو واقعی آپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ گزشتہ سال کرس ووکس اوول میں انگلینڈ کے لیے اکھڑے ہوئے کندھے، ایک بازو کے سلنگ میں ہونے اور اس کے تقریباً ناکارہ ہونے کے باوجود بیٹنگ کے لیے میدان میں اترے تھے۔‘ ان کا مزید کہنا تھا کہ ’لارڈز میں امام الحق معمولی درجے کی پنڈلی کی تکلیف (لو گریڈ کاف سٹرین) کی وجہ سے بیٹنگ کے لیے میدان میں نہیں آ سکے۔ کرکٹ ان کھلاڑیوں کو زیادہ یاد رکھتی ہے جو تمام وجوہات کے باوجود میدان میں اترے، بہ نسبت ان کے جو کسی وجہ سے نہیں اترے۔‘ صحافی عمر قریشی کا موقف ہے کہ ’امام الحق کو ٹیم میں کیوں شامل کیا گیا جب وہ دونوں اننگز میں بیٹنگ ہی نہیں کر سکے؟ آخر اسے منتخب کرنے کا فیصلہ کس بے وقوف نے کیا؟‘ انھوں نے تفصیلی پوسٹ میں لکھا ’جب آپ بری طرح شکست کے دہانے پر ہوں تو ہر کھلاڑی کو شکست سے بچنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اگر وہ واقعی زخمی تھے تب بھی انھیں بیٹنگ کے لیے جانا چاہیے تھا۔ امام الحق پر پاکستان کرکٹ ٹیم کی نمائندگی کرنے پر ہمیشہ کے لیے پابندی لگا دینی چاہیے۔‘ یاد رہے کہ انگلینڈ نے لارڈز میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ کے چوتھے روز پاکستان کو 194 رنز سے شکست دے کر تین میچوں کی سیریز میں 0-2 کی فیصلہ کن برتری حاصل کر لی ہے۔ اتوار کے روز کھیل کے دوران سعود شکیل کی 97 رنز کی اننگز کو دیکھ کر لگتا تھا کہ پاکستان کی شکست ٹل سکتی ہے تاہم انگلینڈ نے مہمان ٹیم کو 194 رنز پر آل آؤٹ کر کے میچ اپنے نام کر لیا۔

یو ایس اوپن میں جوکووچ کا 25 واں گرینڈ سلیم جیتنے کا خواب رہا ادھورا

’آرتھر ایش اسٹیڈیم‘ میں مقابلے کے آغاز سے ہی جوکووچ جسمانی پریشانیوں سے دوچار تھے۔ ’کلوزڈ روف‘ ہونے سے پہلے وہ بار بار سر پر برف کا بیگ رکھتے نظر آئے

’آرتھر ایش اسٹیڈیم‘ میں مقابلے کے آغاز سے ہی جوکووچ جسمانی پریشانیوں سے دوچار تھے۔ ’کلوزڈ روف‘ ہونے سے پہلے وہ بار بار سر پر برف کا بیگ رکھتے نظر آئے۔ نوواک جوکووچ کے لیے ’یو ایس اوپن‘ کا آغاز انتہائی دردناک رہا۔ ریکارڈ 25 واں گرینڈ سلیم خطاب جیتنے کے ارادے سے اترے سربیائی کھلاڑی کو پہلے ہی راؤنڈ میں ارجنٹینا کے میریانو ناوونے کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ تقریباً 4 گھنٹے تک چلے مقابلے میں 25 سالہ ناوونے نے 39 سالہ جوکووچ کو 7-6، 5-7، 6-4، 2-6، 6-1 سے شکست دے کر بڑا الٹ پھیر کر دیا۔ یہ ناوونے کے کیریئر کی سب سے بڑی جیت رہی۔ اس جیت کے ساتھ انہوں نے ریکارڈ بک میں بھی اپنا نام درج کرا لیا۔ وہ 2006 کے بعد کسی گرینڈ سلیم کے پہلے راؤنڈ میں جوکووچ کو شکست دینے والے پہلے کھلاڑی بن گئے۔ ’آرتھر ایش اسٹیڈیم‘ میں مقابلے کے آغاز سے ہی جوکووچ جسمانی پریشانیوں سے دوچار تھے۔ ’کلوزڈ روف‘ ہونے سے پہلے وہ بار بار سر پر برف کا بیگ رکھتے نظر آئے۔ نیویارک کے حبس بھرے موسم میں وہ پریشان نظر آئے اور ’کلوزڈ روف‘ ہونے کے بعد سپر وائزر سے اے سی چلانے سے متعلق بھی پوچھا۔ تیسرے سیٹ میں ان کی پریشانی مزید بڑھ گئی۔ چھٹے گیم کے دوران جوکووچ نے کئی بار قے کی۔ وہ کورٹ کے پچھلے حصے میں جھک گئے، لیکن اس کے باوجود مقابلہ جاری رکھا۔ ٹورنامنٹ کے فزیو نے انہیں دوائی دی، جبکہ ان کی ٹیم کورٹ سائیڈ سے انہیں لکوئڈ دیتی رہی۔ انہوں نے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری اور مقابلہ کرتے رہے۔ جوکووچ نے خراب شروعات کے بعد مقابلے میں واپسی کی۔ وہ پہلے سیٹ کا ٹائی بریکر ہار گئے تھے، لیکن دوسرے سیٹ میں 7-5 سے جیت درج کر کے، انہوں نے میچ برابر کرنے کی سمت میں قدم بڑھایا۔ اس کے بعد انہوں نے تیسرا سیٹ 6-4 سے اپنے نام کر لیا۔ جسمانی پریشانیوں کے باوجود جوکووچ نے خود کو مقابلے میں برقرار رکھا اور ایک وقت وہ جیت سے صرف ایک سیٹ دور تھے، لیکن ناوونے نے ہار نہیں مانی۔ ناوونے نے چوتھے سیٹ میں زوردار واپسی کرتے ہوئے اسے 6-2 سے جیت لیا اور مقابلے کو فیصلہ کن سیٹ تک پہنچا دیا۔ 5ویں سیٹ میں جوکووچ پوری طرح تھکے ہوئے نظر آئے۔ ناوونے نے 1-4 کی برتری حاصل کی تو سربیائی کھلاڑی کی توانائی ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسی دوران جوکووچ کورٹ پر رو پڑے۔ 24 مرتبہ کے گرینڈ سلیم چیمپئن کے لیے یہ انتہائی جذباتی لمحہ تھا۔ ان کی اہلیہ جیلینا بھی شائقین کی گیلری میں پریشان نظر آئیں۔ جوکووچ نیویارک میں اپنے 25 ویں گرینڈ سلیم سنگلز خطاب کے لیے اترے تھے۔ یہ جیت انہیں مردوں کے سنگلز میں سب سے زیادہ گرینڈ سلیم خطاب جیتنے والا کھلاڑی بنا سکتی تھی۔ اس کے علاوہ وہ یو ایس اوپن میں جمی کونرز کی 98 میچ جیتنے کی کامیابی کو پیچھے چھوڑنے سے بھی صرف 4 جیت دور تھے، لیکن پہلے ہی راؤنڈ میں شکست کے ساتھ ان کی یو ایس اوپن مہم ختم ہو گئی۔ جوکووچ نارتھ امریکن ہارڈ کورٹ سیزن میں صرف ایک میچ کھیل کر اس ٹورنامنٹ میں داخل ہوئے تھے۔

خاتون کرکٹ ٹیم بہترین بالر دیپتی شرما نے رقم کی تاریخ

ویمنز ٹی 20 میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی بولر بنیں

دیپتی شرما نے اس شاندار کارکردگی کے ساتھ بھارت کی جانب سے ٹی 20 انٹرنیشنل میں تین یا اس سے زیادہ وکٹیں لیتے ہوئے سب سے بہترین بولنگ اسپیل کا ریکارڈ بھی اپنے نام کر لیا۔ انہوں نے بغیر کوئی رن دیے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ ویمنز ایشیا کپ 2026 میں بھارتی ٹیم نے دھماکہ خیز جیت کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا ہے۔ ٹیم انڈیا نے ٹورنامنٹ کے اپنے پہلے مقابلے میں تھائی لینڈ کو 94 رنز سے شکست دی۔ دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں بھارتی ٹیم کی جیت میں دیپتی شرما نے گیند سے اہم کردار ادا کیا۔ دیپتی شرما نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے 1.1 اوور میں بغیر کوئی رن دیے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ ان تین وکٹوں کے ساتھ ہی دیپتی ٹی 20 انٹرنیشنل کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی بولر بن گئی ہیں۔ دیپتی کے نام اب کرکٹ کے اس مختصر ترین فارمیٹ میں مجموعی طور پر 171 وکٹیں ہو گئی ہیں۔ انہوں نے اس معاملے میں تھائی لینڈ کی بولر تھیپاچا پوتھاونگ کو پیچھے چھوڑ دیا، جن کے نام ٹی 20 انٹرنیشنل میں 170 وکٹیں درج ہیں۔ اس فہرست میں روانڈا کی بولر ہینریٹ اشیموے 164 وکٹوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔ دیپتی شرما نے اس شاندار کارکردگی کے ساتھ بھارت کی جانب سے ٹی 20 انٹرنیشنل میں تین یا اس سے زیادہ وکٹیں لیتے ہوئے سب سے بہترین بولنگ اسپیل کا ریکارڈ بھی اپنے نام کر لیا۔ انہوں نے بغیر کوئی رن دیے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ دیپتی نے اس معاملے میں رینوکا سنگھ کو پیچھے چھوڑا، جنہوں نے 2022 میں 5 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ دیپتی کی بے مثال گیند بازی نے تھائی لینڈ کی بیٹنگ لائن اپ کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔ اس سے قبل ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے بھارتی ٹیم نے اچھی شروعات کے باوجود 9 وکٹوں کے نقصان پر 159 رنز بنائے۔ شیفالی ورما نے ٹیم کی جانب سے سب سے زیادہ 64 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جبکہ پرتیکا راول نے 22 رنز کا تعاون دیا۔ اسمرتی مندھانا 19 رنز بنانے کے بعد رن آؤٹ ہوئیں۔ کپتان ہرمن پریت کور صرف 5 رنز بنا سکیں، جبکہ بھارتی فُلمالی نے 13 رنز بنائے۔ رچا گھوش بغیر کھاتہ کھولے پویلین لوٹ گئیں۔ دیپتی شرما نے بلے سے بھی 5 رنز کا حصہ ڈالا۔ 160 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری تھائی لینڈ کی پوری ٹیم بھارتی گیند بازوں کے سامنے بے بس نظر آئی اور محض 65 رنز بنا کر آل آؤٹ ہو گئی۔ بھارت کی جانب سے دیپتی شرما نے 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ نندنی شرما نے 18 رنز دے کر 3 کھلاڑیوں کو پویلین بھیجا۔ سری چرنی نے 2 وکٹیں اپنے نام کیں۔ اس طرح بھارتی ٹیم نے تھائی لینڈ کو 94 رنز سے شکست دے کر ویمنز ایشیا کپ 2026 کا فاتحانہ آغاز کیا، جبکہ دیپتی شرما نے اپنی شاندار گیند بازی کے ساتھ ٹی 20 انٹرنیشنل کرکٹ میں ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔

امیتابھ بچن نے بیٹے ابھیشیک کا راز کھول دیا، وہ پھل بالکل نہیں کھاتے

بالی ووڈ اداکار اور ان کے بیٹے ابھیشیک بچن کے درمیان صرف والد اور بیٹے کا رشتہ نہیں بلکہ گہری دوستی بھی ہے

بالی ووڈ کے لیجنڈری اداکار امیتابھ بچن اور ان کے بیٹے ابھیشیک بچن کے درمیان صرف والد اور بیٹے کا رشتہ نہیں بلکہ گہری دوستی بھی ہے۔ امیتابھ اکثر مختلف مواقع پر ابھیشیک سے متعلق دلچسپ باتیں شیئر کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ”کون بنے گا کروڑ پتی“ (کے بی سی) کے سیٹ پر بھی کچھ ایسا ہی دیکھنے کو ملا۔ بالی ووڈ کے لیجنڈری اداکار امیتابھ بچن اور ان کے بیٹے ابھیشیک بچن کے درمیان صرف والد اور بیٹے کا رشتہ نہیں بلکہ گہری دوستی بھی ہے۔ امیتابھ اکثر مختلف مواقع پر ابھیشیک سے متعلق دلچسپ باتیں شیئر کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ”کون بنے گا کروڑ پتی“ (کے بی سی) کے سیٹ پر بھی کچھ ایسا ہی دیکھنے کو ملا، جب ایک کنٹیسٹنٹ نے امیتابھ سے ان کے اور ابھیشیک کے تعلقات کے بارے میں بات کی۔ اس دوران بگ بی نے ابھیشیک کی کھانے پینے سے متعلق ایک دلچسپ عادت کا انکشاف کیا، جسے سن کر شو میں موجود افراد بھی مسکرا اٹھے۔ شو کے دوران ایک کنٹیسٹنٹ نے امیتابھ بچن سے کہا کہ ان کا اور ابھیشیک کا رشتہ کافی اچھا اور دوستانہ ہے۔ اس پر امیتابھ نے کہا ”میں ابھیشیک کو اپنا دوست سمجھتا ہوں۔ لیکن اس میں ایک عجیب عادت ہے کہ وہ پھل بالکل نہیں کھاتا۔“ امیتابھ نے بتایا کہ خاندان کے دیگر افراد پھل کھاتے ہیں، لیکن ابھیشیک کو پھل کھانا بالکل پسند نہیں۔ انہوں نے مزاحیہ انداز میں کہا کہ اگر دودھ سے بنی کوئی چیز ہو تو ابھیشیک اسے لینے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس کر سکتے ہیں، لیکن اگر پھل کھانے کی بات ہو تو وہ اس کے لیے بالکل تیار نہیں ہوتے۔ پروگرام میں ہونے والی یہ دلچسپ گفتگو کچھ ہی دیر بعد جذباتی ہو گئی۔ امیتابھ بچن نے اپنے والد اور معروف شاعر ہری ونش رائے بچن کی ایک نظم کا ذکر کیا۔ یہ نظم والد اور بیٹے کے رشتے، وراثت اور ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہونے والی سوچ کے بارے میں ہے۔ امیتابھ نے اپنے والد کی نظم کی ایک معروف سطر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ”میرے بیٹے، بیٹے ہونے سے میرے وارث نہیں ہوں گے۔ جو میرے وارث ہوں گے، وہ میرے بیٹے ہوں گے۔“ امیتابھ کے اس بیان نے شو میں والد اور بیٹے کے رشتے کی گہرائی کو بھی اجاگر کیا۔ اس سے قبل ”کون بنے گا کروڑ پتی“ کی ایک قسط میں امیتابھ بچن نے اپنی زندگی کے ایک پرانے خواب کا بھی ذکر کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک وقت میں ان کے ذہن میں آئی ایف ایس میں جانے کا خیال آیا تھا۔ وہ سول سروس کا امتحان دینے اور ہندوستانی فارن سروس میں کریئر بنانے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

گلوکار انکت بالیان قتل معاملہ، شاملی پولیس نے 2 شوٹروں کا کیا انکاؤنٹر، 2 پولیس اہلکار زخمی

پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والے ملزمان کی شناخت سُمت اور موہت کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں کا تعلق ہریانہ کے سونی پت ضلع سے بتایا گیا ہے۔

پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والے ملزمان کی شناخت سُمت اور موہت کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں کا تعلق ہریانہ کے سونی پت ضلع سے بتایا گیا ہے۔ شاملی کے ایس پی نریندر پرتاپ سنگھ نے تصدیق کی کہ انکت بالیان کے قتل میں شامل چار شوٹروں میں یہ دونوں بھی شامل تھے۔ اتر پردیش کے شاملی میں پولیس نے ہریانہ کے مشہور گلوکار انکت بالیان کے قتل کے معاملے میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے دو مشتبہ قاتلوں کو انکاؤنٹر میں ہلاک کر دیا۔ پیر کی صبح ہونے والی اس مڈبھیڑ میں دو پولیس اہلکار بھی شدید زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس حکام کے مطابق، زخمی حالت میں اسپتال لے جاتے وقت دونوں مشتبہ شوٹروں نے ایک مجرم راہل کا نام لیا۔ پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والے ملزمان کی شناخت سُمت اور موہت کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں کا تعلق ہریانہ کے سونی پت ضلع سے بتایا گیا ہے۔ شاملی کے ایس پی نریندر پرتاپ سنگھ نے تصدیق کی کہ انکت بالیان کے قتل میں شامل چار شوٹروں میں یہ دونوں بھی شامل تھے۔ پولیس نے دونوں کو انتہائی مطلوب ملزمان قرار دیا تھا۔ ایس پی نریندر پرتاپ سنگھ نے انکاؤنٹر کے بعد صحافیوں کو بتایا کہ 26 اگست کو شاملی ضلع میں ایک بڑی واردات ہوئی تھی۔ کوتوالی تھانہ علاقے میں ایک جم کے قریب مشہور ہریانوی گلوکار انکت بالیان کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ واقعے کے بعد پولیس نے پورے ضلع میں ہائی الرٹ نافذ کرتے ہوئے چیکنگ اور ناکہ بندی بڑھا دی تھی۔ ایس پی کے مطابق رات 12 بجے سے صبح تک ضلع بھر میں ناکہ بندی اور چیکنگ مہم چلائی جا رہی تھی۔ اسی دوران تقریباً صبح 3:30 بجے صدر کوتوالی علاقے کے انڈسٹریل ایریا میں باغپت رجسٹریشن نمبر والی ایک گاڑی میں دو نوجوان پہنچے۔ پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے پولیس کی گاڑی اور اہلکاروں پر فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے بعد دونوں ملزمان گاڑی موڑ کر کوتوالی کی جانب فرار ہونے لگے۔ آگے بھی پولیس کی چیکنگ جاری تھی، جہاں ملزمان نے دوبارہ پولیس ٹیم پر فائرنگ کی، جس سے پولیس کی گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد ملزمان شہر کی جانب فرار ہونے کی کوشش کرنے لگے اور ایک مقام پر پوزیشن لے کر پولیس پر فائرنگ شروع کر دی۔ اسی دوران سینئر افسران بھی موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس کی جوابی فائرنگ میں دونوں ملزمان شدید زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب ملزمان کی فائرنگ سے دو پولیس اہلکار بھی شدید زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس نے زخمی ملزمان کو بھی حراست میں لے کر اسپتال پہنچایا، جہاں علاج کے دوران دونوں کی موت ہو گئی۔ پولیس نے دونوں شوٹروں کے قبضے سے دو 9 ایم ایم پستول، ایک .32 کیلیبر پستول اور 26 کارتوس برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایس پی کے مطابق اسپتال لے جاتے وقت پولیس ٹیم نے زخمی ملزمان سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے بتایا کہ ہریانہ کے ایک مجرم راہل نے انہیں انکت بالیان کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔

محسن خان اور انڈین اداکارہ رینا رائے: ’میں نے شادی سے پہلے ان کی کوئی فلم نہیں دیکھی تھی‘

پاکستان اور انڈیا کے درمیان بنگلور میں پہلا ٹیسٹ ابھی شروع نہیں ہوا تھا کہ انڈین فلموں کے ایک مشہور ہدایت کار نے ایک معروف پاکستانی کرکٹر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب وہ کرکٹر سے ملے تو اُنھوں نے محسن خان کو اپنی فلم میں کام کرنے کی پیشکش کر دی

یہ ستمبر 1983 کی بات ہے۔ پاکستان اور انڈیا کے درمیان بنگلور میں پہلا ٹیسٹ ابھی شروع نہیں ہوا تھا کہ انڈین فلموں کے ایک مشہور ہدایت کار نے ایک معروف پاکستانی کرکٹر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب وہ کرکٹر سے ملے تو اُنھوں نے محسن خان کو اپنی فلم میں کام کرنے کی پیشکش کر دی۔ ’میرے پاس آپ کے لیے ایک کردار ہے۔‘ جواب ملا کہ ’آپ جانتے ہیں کہ میں اس وقت کرکٹ میں بہت زیادہ مصروف ہوں۔ میں جتنے طویل عرصے تک ممکن ہو سکے اپنے ملک کے لیے کھیلنا چاہتا ہوں۔ لیکن جب میں کرکٹ چھوڑ دوں گا تو آپ سے وعدہ ہے کہ میں یہ کردار ادا کروں گا۔‘ چند جملوں پر مشتمل یہ ملاقات اُس وقت تو ختم ہو گئی لیکن کچھ عرصے بعد دونوں کی ممبئی میں دوبارہ ملاقات ہوئی۔ تب ہدایت کار نے کرکٹر کو اُن کا وعدہ یاد دلایا اور کہا: ’فلم کا موضوع اچھا ہے۔ میں دھرمیندر اور ونود کھنہ کو پہلے ہی کاسٹ کر چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس فلم میں آپ کو تیسرے ہیرو کے طور پر کاسٹ کروں۔‘ اور اس گفتگو کے بعد اُس کرکٹر کی بالی وڈ کی چمکتی دنیا میں انٹری ہو گئی۔ وہ پاکستانی کرکٹر محسن خان تھے جبکہ ہدایت کار جے پی دتہ تھے۔ جے پی دتہ اور محسن خان کا ذکر ایک اور نام کے بغیر ادھورا ہے۔ وہ نام اداکارہ رینا رائے کا ہے۔ رینا رائے اور جے پی دتہ کے درمیان دوستی تھی۔ دراصل محسن خان کے فلمی کیریئر کو شروع کرنے اور آگے بڑھانے میں رینا رائے ہی سب سے آگے تھیں۔ محسن خان اور رینا رائے کی پہلی ملاقات لندن میں ہوئی تھی۔ اُس وقت محسن خان انگلینڈ میں لیگ کرکٹ کھیل رہے تھے اور رینا رائے اپنی بہن کے ساتھ وہاں آئی ہوئی تھیں۔ محسن کو رینا رائے سے اُن کی بہن نے ہی متعارف کروایا تھا۔ اُنھوں نے بتایا تھا کہ رینا رائے انڈین فلموں کی نمایاں اداکاراؤں میں سے ایک ہیں۔ تاہم محسن خان کو فلموں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ دنیا انھیں ایک سٹائلش کرکٹر کے طور پر جانتی تھی۔ محسن خان کہتے ہیں کہ ’میں نے شادی سے پہلے رینا رائے کی کوئی فلم نہیں دیکھی تھی۔ فلموں میں میری دلچسپی صرف اتنی تھی کہ گھر سے نکلتے وقت اگر امیتابھ بچن کا کوئی فلمی منظر سکرین پر آ جاتا تو میں چند لمحوں کے لیے اسے دیکھنے کو رک جاتا۔ اس کے علاوہ میں فلمیں بالکل نہیں دیکھا کرتا تھا۔‘ محسن خان اور رینا رائے کی دوستی محبت میں بدل گئی۔ پھر دونوں 1983 میں رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ انڈیا میں اس سے پہلے بھی کرکٹر نواب منصور علی خان پٹودی اور اداکارہ شرمیلا ٹیگور کی شادی ہو چکی تھی۔ بعد میں بھی کئی کرکٹرز نے اداکاراؤں سے شادیاں کیں لیکن کسی پاکستانی کرکٹر کا کسی انڈین اداکارہ کو شریکِ حیات بنانا اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا۔ دونوں اُس وقت اپنے اپنے کیریئر کی بلندی پر تھے۔ شادی کے بعد رینا رائے فلمی دنیا سے کنارہ کش ہو کر پاکستان میں رہنے لگیں۔ لیکن پھر وہ وقت آیا جب محسن خان اور رینا رائے کی راہیں جدا ہو گئیں۔ 90 کی دہائی کے آغاز میں اُن کی طلاق کی خبر میڈیا میں اتنی ہی بڑی سرخی تھی جتنی اُن کی شادی کی خبر تھی۔ رینا رائے طلاق کے بعد دوبارہ انڈیا واپس چلی گئیں۔ اُنھوں نے پھر فلموں میں کام بھی کیا۔ بعد ازاں وہ ٹی وی کے مختلف پروگراموں میں بطور مہمان بھی نظر آئیں۔ ان کی ایک بیٹی بھی ہے جس کا نام پہلے جنت تھا۔ بعد میں اس کا نام صنم خان ہو گیا۔ دونوں کے درمیان بیٹی کی تحویل کا معاملہ بھی رہا۔ ابتدا میں بیٹی اپنے والد کے پاس تھی لیکن بعد میں اپنی والدہ کے پاس چلی گئی۔ محسن خان نے ایک انٹرویو میں کہا تھا: ’میں نے ایک انسان سے اُس کی خوبصورتی اور شہرت نہیں بلکہ اُس کی عادت اور اچھے رویے کو دیکھ کر شادی کی تھی۔ میں نے شادی سے پہلے رینا رائے کی کوئی فلم نہیں دیکھی تھی۔ شاید میری اس بات پر کوئی یقین نہ کرے لیکن یہ سچ ہے۔‘ فلم بٹوارہ میں کام کرنے کا تجربہ محسن خان کے لیے خاصا دلچسپ رہا۔ اس فلم میں دھرمیندر، ونود کھنہ اور شمی کپور جیسے بڑے بڑے نام شامل تھے۔ ان کے سامنے اداکاری کرنا آسان کام نہیں تھا، خاص طور پر ایسے شخص کے لیے جسے اس شعبے کا کوئی تجربہ نہ ہو۔ لیکن جے پی دتہ کی ہدایات اور مشوروں نے محسن خان کے لیے ایک پولیس افسر کا کردار نبھانا آسان بنا دیا۔ جے پی دتہ نے انھیں کرکٹ کی زبان میں ایک منظر سمجھاتے ہوئے کہا: ’فرض کریں آپ نے سنچری بنائی ہے لیکن پھر بھی آپ کی ٹیم ہار گئی ہے۔ ایسی صورت میں آپ خوشی سے زیادہ دکھ کو کس طرح محسوس کریں گے؟‘ محسن خان کے لیے خوشی کا لمحہ وہ تھا جب فلم ’بٹوارہ‘ میں اپنے کردار پر انھیں فلم فیئر ایوارڈ میں بہترین معاون اداکار کے زمرے میں نامزد کیا گیا۔ محسن خان کو ذاتی طور پر فلم ’ساتھی‘ پسند ہے، جس کے ہدایت کار مہیش بھٹ تھے۔ وہ کہتے ہیں: ’بھٹ صاحب بے حد علم رکھنے والے انسان ہیں۔ آپ اُن کے ساتھ بیٹھ کر زندگی کے فلسفے کو بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔‘ محسن خان نے بالی وڈ کی 13 فلموں میں کام کیا۔ 1997 میں ریلیز ہونے والی ’مہانتا‘ اُن کی آخری بالی وڈ فلم تھی۔ اُنھوں نے کئی پاکستانی فلموں میں بھی کام کیا جن میں راز، پیاسا ساون، ہاتھی میرے ساتھی، جنت، انسانیت، بیٹا، گھونگھٹ، دل تیرا عاشق اور چلتی کا نام گاڑی شامل ہیں۔ پاکستان میں اُن کی آخری فلم ’سالا بگڑا جائے‘ تھی جو 1999 میں ریلیز ہوئی۔ محسن خان کی زیادہ تر فلمیں باکس آفس پر کامیاب نہ ہو سکیں۔